قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ

(الف)

صفحہ	عنوان
۳۰	❖ انشورنس کمپنی کے ملازم ....
۳۱	❖ اوجھڑی ....
۳۱	❖ اولاد ....
۳۱	❖ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا ....
۳۲	❖ اونٹ ....
۳۳	❖ ایام نحر میں شک ہوگیا ....
۳۳	❖ ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا ....
۳۴	❖ ایک حصہ دار مرگیا ....
۳۴	❖ ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے ....
	(ب)
۳۵	❖ بال ....
۳۵	❖ بال جلا کر پکانا ....
۳۶	❖ بالغ ہوا ....
۳۶	❖ بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا ....
۳۶	❖ بانجھ ....
۳۷	❖ باؤلے جانور ....
۳۷	❖ بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور ....
۳۷	❖ بٹ ....
۳۸	❖ بچہ ....

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(ح)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(ز)

(س)

(ش)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(ک)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عرض مؤلف

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے، واجب اور فرض کی ادائیگی عملاً لازم اور ضروری ہے، قربانی واجب ہونے کے باجود قربانی نہ کرنے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے، اور جس پر قربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے ہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکتا ہے، قربانی کی قیمت ادا کرنے سے ذمہ داری ادانہیں ہوتی، اور قربانی نہ کرنے پر سخت وعید بھی آئی ہے۔

اور یہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، اور قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور آخرت میں نیکیوں کی حد سے زیادہ ضرورت ہوگی اور پلصراط سے گذرنا بھی آسان ہوگا۔

اور قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہر صاحب نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پر قربانی کے ذریعہ اس کا شکریہ ادا کرنا ہے، جو قربانی کرتا ہے وہ شکر گذار بندہ ہے اور جو قربانی نہیں کرتا وہ ناشکرا ہے، اور شکریہ ادا کرنے والے کی نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری کرنے والے کی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اور قربانی کے بہت سارے مسائل ہیں، اور مسائل کا علم حاصل کئے بغیر قربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کا خطرہ باقی رہتا ہے، اس لئے بندہ نے قربانی کے ضروری ضروری مسائل کو حرف تہجی کی ترتیب سے جمع کردیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے اور مسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کام کو شرف قبولیت سے نوازیں اور کتاب کو مقبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی

استاذ و مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/۵

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، **مثل امتی مثل المطر لایدری أوله خیر أم آخره** یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین وشریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف وخلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہوسکتا۔

دوراول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت ورفاقت، مدد وحمایت تبلیغ ودعوت، اعانت وتقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام ورواج بخشا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین وتاسیس کا شرف حاصل ہے تو متاخرین کو تسہیل وترتیب، تہذیب وتنقیح اور توسیع، تاکید وتلخیص کی فضیلت حاصل ہے، لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ

وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کردیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کررکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کرچکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال قربانی کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک وتعالی ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبدالمجید دین پوری
استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۷/۴/ ۱۴۲۷ھ۔۶۔۵۔۲۰۰۶ء

آنکھ

☆...... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ہے۔(۱)

☆...... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف ورواج کی

---

(۱) ولایضحی بالعمیاء والعوراء والعجفاء ومقطوع اکثرالعین ای التی ذهب اکثرنورعینها فاطلق القطع علی الذهاب والصحیح انه الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیروعلیه الفتوی. هندیه ج:۵ص:۲۹۷.شامی ج:۶ص:۳۲۳.بدائع ج:۵ص:۷۵.اماالذی یرجع الی التضحیة ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۶.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۳،رشیدیه. والعین قالوا: تشد المعیبة بعدان لاتعتلف الشاة یوما اویومین ثم یقرب العلف الیهاقلیلا قلیلا فاذا رأته من موضع اعلم علیه ثم تشد الصحیحة وقرب الیها العلف کذلک فاذا راته من مکان اعلم علیه ثم ینظرالی تفاوت مابینهما فان کان ثلثافالذاهب هوالثلث وان نصفا فالنصف ،هندیه ج:۵ ص:۲۹۸، رشیدیه .ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۴، سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۷، سعید. بدائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیة .

(۲) والحولاء تجزی :وهی التی فی عینها حول .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۸ .رشیدیه.

(۳) ولوضحی عن اولاده الکباروزوجته لایجوزالا باذنهم ،بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل واماکیفیة الوجوب ،ط:سعید. ولوضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده لیس هذا فی ظاهر الروایة وقال الحسن بن زیاد وان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا لان نصیب من لم یأمرصار لحما فصارالکل لحما کذا فی فتاوی قاضیخان، فتاوی هندیه ج:۵ =

وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہوجائے گی ،صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی ، بلکہ عرف ورواج کافی ہوجائے گا۔(۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو،تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لیناضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادانہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی

☆......موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کارواج عام ہورہاہے،اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے ،شرعااس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہوتو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کوترجیح دینابہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہوجائے اور پریشانی بھی نہ ہو،اور کھال بھی مستحق لوگوں کومل جائے۔(۳)

☆......اجتماعی قربانی میں ایک بات کاخاص طور پرخیال رکھناضروری ہےاوروہ یہ ہے کہ جان بوجھ کرحرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہوورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی،اس لئے اجتماعی قربانی کاانتظام کرنے والےاداروں پرضروری ہے کہ اس بات کاخیال رکھیں ،اوراس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کرآویزاں کریں'' کہ حرام آمدنی والے مثلا ،سود،

= ص:۳۰۲،فصل فی الاضحیۃ عن الغیر، الدرمع الرد ج:٦ص:۳۳۵.ط:سعید.

(۱) قال فی الذخیرۃ لعلہ ذهب إلی ان العادۃ اذا جرت من الاب فی کل سنۃ صار کالاذن منهم فان کان علی هذا الوجه فما استحسنه ابویوسف مستحسن.ردالمحتارج:٦ ص:۳۱۵، کتاب الاضحیۃ ،ط:سعید.

(۲) ضحی بقرۃ عن نفسه وعن ستۃ من اولادہ ان صغارا جازوان کبارا اجازبأمرهم والالا. هندیه ج:۵ص:۳۰۲.ط:رشیدیه. السابع الاضحیۃ عن الغیر.فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:٦ص:۲۹۵.البحرج:۸:ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:٦۷.فصل واما کیفیۃ الوجوب .

(۳) والبقروالبعیریجزی عن سبعۃ اذا کانوا یریدون وجه الله تعالی والتقدیربالسبع یمنع الزیادۃ ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصۃ ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴.فتح القدیر ج:۸ =

جواء، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔(۱)

☆...... اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتدا ہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔(۳)

ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔(۴)

= ص: ۴۲۹ .ط:رشیدیه .البحر ج: ۸ص:۱۷۴ . ط: سعید. بدائع ج:۵ ص: ۷۰ـ ۷۲،فصل اما محل اقامة الواجب .ط:سعید.

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ رواه الترمذى .جمع الجوامع ج:۲ص:۲۴۸،رقم الحديث :۵۳۸۰،دارالكتب العلمية ،بيروت.عن أبى هريرة أن رسول الله ﷺ قال:ان الله يقبل الصدقة ولايقبل منهاالا الطيب،يقبله بيمينه الخ مسند احمد ج:۹ ص:۱۵۰ .رقم الحديث:۹۲۱۷،ط:دارالحديث القاهرة .

(۲)ذبح حيوان مخصوص بنية القربة فى وقت مخصوص قال فى البدائع فلاتجزئ التضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة ،ردالمحتار ج:٦ ص: ۳۱۲. سعيد.

(۳) فتاوى رحيميه ج:۱۰ ص:۴۵ .دارالاشاعت.

(۴) قلت (ويظهران العارية كالمغصوبة لكونها مضمونة بالدين)الدرالمختاروفى البدائع و كل جواب عرفته فى الوديعة فهوالجواب فى العارية والاجارة بان استعارناقة اوثورا اوبعيرا =

اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پراس کے لئے مجسمے، ہیکل اور مخصوص شکل کھڑے کر دینے یا کوئی تعمیر کر دینے کو کافی سمجھا جاتا ہے، اوراس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کا اعزاز اور عزت کو ظاہر کیا جاتا ہے، اور کچھ دیر تک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگار قائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیر اور تنصیب کی قدیم رسم کو چھوڑ کران کے افعال کی نقل کرنے کو عبادت بنادیا اور قیامت تک لوگوں پر لازم کر دیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یاد ہر وقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کے اس نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدار ہوتا ہے، مجسمات اور تعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخر کار حوادث کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گی نام ونشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔(۱)

اضحیٰ

''اضحیٰ'' قربانی کے معنی میں ہے، یوم الاضحیٰ کا معنی قربانی کا دن۔(۲)

= ضحی به انه لایجزیه عن الاضحية سواء اخذها المالک اوضمنه القيمة لانها امانة في يده، ردالمحتارج:٦ص:٣٣١.بدائع ج:٥ص:٧٧اما الذى يرجع الى محل التضحية.هنديه ج:٥ص:٣٠٣.الباب السابع ،ط:رشيديه.

(۱) انا كذلك نجزى المحسنين اى مثلما جازيناک بالعفوعن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة نجزى كل محسن على طاعته ونثيبه على فعله وهوتعليل لما انعم الله على ابراهيم وابنه من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة ،وتركنا عليه فى الآخرين اى ابقينا له فى الامم القادمة ثناء حسنا وذكراجميلا فاحبه اتباع الملل كلها اليهودية والنصرانية والاسلام وكذا اهل الشرك.التفسيرالمنيرفى العقيدة والشريعة والمنهج الدكتوروهبة الزحيلى ج:٢٣ ص:١٢٢.سورة الصافات آيت:١٠٨.ط:دارالفكر.

(۲) اضحى جمعه اضحية هى اسم لما يذبح ايام الاضحى ،الدرمع الردج:٦ص:٣١١، ط: سعيد البحرج:٨ص:١٧٣.كتاب الاضحية،ط:سعيد.فتح القديرج:٨ص:٤٢٤.=

اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام "اعوذ باللہ" تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرات تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک " اعوذ باللہ " قرات کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثنا پڑھے۔ (۱)

افضل جانور

☆...... اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورتمند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔ (۲)

☆...... بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔ (۳)

☆...... اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔ (۴)

= كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .قال الطيبى :الاضحية مايذبح يوم النحرعلى وجه القربة وبه سمى يوم الاضحى ،مرقاة المفاتيح ج:۳ص:۳۰۲،كتاب الاضحية ،ط: امداديه

(۱) (ويوخر) الامام التعوذ (عن تكبيرات العيد) لقراء ته بعدها .الدرمع الرد ج: ۱ص:۴۸۹،ط: سعيد

(۲) فان كان سبع البقرة اكثرلحما فهوافضل ، والأصل فى هذا إذا استويا فى اللحم والقيمة أطيبهما لحما أفضل ،وإذا اختلفا فيهما فالفاضل اولى ، ردالمختار،كتاب الاضحية ج:۶ ص:۳۲۲،ط:سعيد. عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشيديه. و كان الاستاذ يقول بان الشاة العظيمة السمينة تساوى البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة لان جميع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ، شامى ج:۶ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۳) والمستحب ان تكون الاضحية اسمنها واحسنها واعظمها ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۳۰۰.شامى ج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذى يرجع الى الاضحية ،ط:سعيد. مظاهر حق ج:۲ص:۳۰۵.ط:دارالاشاعت.

(۴) الشاة افضل من سبع البقرة اذا استويا فى القيمة واللحم ،الدرمع الرد ج:۶ =

☆......بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

☆......مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

☆......جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے، اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

"اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرنا

صرف "اللہ اکبر" کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

= ص:۳۲۲. ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.الباب الخامس ،ط:رشیدیه .

(۱) الکبش والنعجة اذااستویافی القیمة واللحم فالکبش افضل ،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۰. الباب الخامس ،ط:رشیدیه.شامی ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعید.

(۲) ان الانثی افضل من الذکر اذا استویا قیمة .الدرالمختارشامی ج:۶ص:۳۲۲.هندیه،الباب الخامس ، ج:۵ص:۲۹۹

(۳) وفی العتابیة وکان الاستاذ یقول :بأن الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة ؛لان جمیع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ،ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۲.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.والاصل فی هذا اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبهما لحما افضل ، رد المحتار ج:۶ص:۳۲۲،ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه .

(۴) ویکره جرها برجلها الی المذبح ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح الباب الاول ،ط:رشیدیه. شامی ج:۶ص:۲۹۶.بدائع ج:۵ص:۶۰،۷۸.فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة ،سعید.

(۵) لواقتصرعلی قوله الله اکبرقاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتار ج:۶ص:۳۰۱،کتاب الذبائح ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۴۸.هندیه ج:۵ص:۲۸۶.وذکرالحلوانی ان المستحب =

’’اللہ اکبر‘‘ کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف ’’ بسم اللّٰہ ‘‘کہنا کافی ہے ’’ اللّٰہ اکبر ‘‘کہنا ضروری نہیں البتہ ’’ بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر ‘‘دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

امانت کی رقم

☆......امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں ،ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا ،اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم مالک کو واپس کردے ۔(۲)

امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے ایک آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلادیتی ،امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالی کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کیلئے حلال کردیا گیا ۔(۳)

اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے،وزن کرکے (برابر کرکے) تقسیم کرنا ضروری ہے ، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہوجائیگا ، اور سود لینا

= ان یقول باسم اللہ اللہ اکبر ثلاثا ،البحر الرائق ج:۸ص:۱۶۹ ،کتاب الذبائح ط:سعید.

(۱) منها التسمية حالة الزكاة عندنا ای اسم كان فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۸۵،کتاب الذبائح ،الباب الاول،ط:رشیدیه.و المستحب ان يقول بسم الله الله اكبربلاواو .الدر المختار شامی ، کتاب الذبائح ،ج:۶ ص:۳۰۱ط :سعید.

(۲) قلت ويظهر ان العارية كالوديعة الخ وفی البدائع و كل جواب عرفته فی الوديعة فهو الجواب فی العارية بان استعار ناقة اوثورا اوبعيرا فضحى به انه لايجزيه عن الاضحية سواء اخذها المالک اوضمنه القيمة لانها امانة فی يده وانما يضمنها بالذبح فصار كالوديعة ،رد المحتار ج: ۶ص: ۳۳۱. هنديه ج:۵ص:۳۰۳،الباب السابع.بدائع ج:۵ص:۷۷،اما الذی يرجع الی محل التضحية.

(۳)احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ،ص:۷،۸.ط:ادارۃ المعارف.

دینا کھانا سب حرام ہے۔(۱)

اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کادارومدار سود یا جوئے پر ہے،اورسود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اورحرام آمدنی سے قربانی کرنا جائزنہیں ہے،لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کوشریک کرنا درست نہیں جسکی آمدنی صرف یاغالب انشورنس کمپنی کی ہے۔

ہاں اگرایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اوروہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو ایسی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لیکر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اورمشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۳)

(۱) واذا جاز عن الشركة يقسم اللحم بالوزن لانه موزون واذا قسموا جزافا لايجوز إلا إذا كان معه شيئ آخرمن الاكارع والجلد ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص: ۶۷.فصل اما كيفية الوجوب. فتح القديرج:۸ص:۴۳۰.شامی ج:۶ص:۳۱۷.هنديه ج:۵ ص:۳۰۶. ويقسم اللحم وزنا لاجزافا،اما عدم جوارالقسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليك واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة واما عدم جوازالتحليل فلان الربا لايحتمل الحل بالتحليل ،شامی ج:۶ ض:۳۱۷. بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل اما كيفية الوجوب .

(۲) ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.البحرج:۸ ص: ۱۷۶فتح القديرج:۸ص:۴۳۳.ط:رشيديه .شامی ج:۶ص:۳۲۳.بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذی يرجع الى محل التضحية ،

(۳) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،شامی ج:۶ص:۳۸۵.ردالمحتارج:۵ص:۹۹.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۴۹. وان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة وقال الورثة :اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة وان كان شريک الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ ،الدرالمختارشامی ج:۶ص:۳۲۶.فتح القديرج: ۸ص: ۴۲۵. ط:رشيديه .كتاب الاضحية. عن سعد قال قال النبی ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ ،رواه الترمذی ،جمع الجوامع =

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

اولاد

اگر اولاد خود صاحب نصاب ہوتو خود ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی ، اور اگر وہ صاحب نصاب نہ ہوتو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں ، باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆...... اگر اولاد بالغ ہے اور سب مالدار صاحب نصاب ہیں تو اس صورت

= للامام السیوطی ج:۲ ص:۲۴۸، رقم الحدیث : ۵۳۸۰. ط:دارالکتب العلمیة ،بیروت . عن ابی هریرةؓ یقول ان رسول الله ﷺ ان الله عزوجل یقبل الصدقة ولایقبل منها الا الطیب فیقبلها بیمینه تبارک وتعالی ویربیها لعبده المسلم اللقمة کما یربی احدکم مهرة اوفصیله حتی یوافی بها یوم القیامة مثل احد ،مسند احمد ج:۹ ص:۱۵۰ .رقم الحدیث : ۹۲۱۷. ط: دار الحدیث ،القاهرة .

(۱) وکره تحریما من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر للاثر الوارد فی کراهة ذلک. الدر المختار شامی ج:۶ ص: ۷۴۹،مسائل شتی. ط: سعید. اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے۔

(۲) کتاب الاضحیة ......تجب علی حرمسلم موسرمقیم عن نفسه ،ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته الا باذنه ،البحر ج:۸ ص:۱۷۳، ۱۷۸ .بدائع ج:۵ ص:۶۴، ۶۷. فصل اما کیفیة الوجوب ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳ .الباب الاول .شامی ج:۶ ص: ۳۱۵.لاعن طفله ای من مال الاب قال فی الخانیة انه یستحب ولایجب ،ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۱۵. ط:سعید.

(۳) ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار الا باذنه ،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۲۹۳ .کتاب الاضحیة ،الباب الاول فی تفسیرها.

میں ہرایک پرضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی اداہوجائیگی اوروالد کوثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گاتو ہرایک پرلازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگارہوں گے۔(۱)

☆......اگراولادنابالغ ہےتو ان پرقربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کےنزدیک سات ہی افرادشریک ہوکرقربانی کرسکتے ہیں نیزسات افرادکی شرکت میں قربانی صحیح ہونامتفق علیہ ہے، اوراس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہےتومتفق علیہ قول پرعمل کرنازیادہ احتیاط پرمبنی ہے۔کفایت المفتی ج/۸/۱۸۸.(۳)

(۱) ولوضحی ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان کانوا اصغارا اجزأه واجزأهم وان کانوا کبارا فان فعل ذلک بامرهم فکذلک وان کان بغیرامرهم لم یجزعلی قولهم ،البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷۸ . ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل اماکیفیة الوجوب .شامی ج:۶ص: ۳۱۵. عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من کان له سعة ولم یضح فلایقربن مصلانا ،البحرج:۸ ص: ۱۷۳ .فتح القدیرج:۸ص:۴۲۷. ابن ماجه ص:۲۲۶. باب الاضاحی واجبة هی ام لا ،ط: قدیمی کتب خانه .

(۲) وقوله لاعن طفله یعنی لایجب علیه عن اولاده الصغارلانهاعبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،شامی ج:۶ص:۳۱۵.ط:سعید. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳ .ط:سعید.

(۳) ومنهم من فصل بین البعیروالبقرة فقال البقرة لاتجوزعن اکثرمن سبعة فاما البعیرفانه یجوزعن عشرة ولنا ان الاخباراذا اختلفت فی الظاهریجب الاخذ بالاحتیاط وذلک فیما قلنا لان جوازه عن سبعة ثابت بالاتفاق وفی الزیادة اختلاف فکان الاخذ بالمتفق علیه اخذ بالمتیقن.بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۱.ط:سعید،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب، سعید. فتح القدیرج:۸ص:۴۲۹. ط:رشیدیه.البحرج:۸ص:۱۷۴ .فاشترکنافی الجزورعن عشرة قال الجمهورانه منسوخ بالحدیث الآتی عن جابرقال نحرنا بالحدیبیة مع النبی ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة وبالجملة العمل علی حدیث جابراولی واحوط.حاشیه ابن ماجه ص:۲۲۶ .ط:قدیمی کتبخانه .

ایام نحر میں شک ہوگیا

اگر ایام نحر میں شک ہوگیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، تاخیر ہوجانے کی صورت میں قربانی کرکے سب گوشت کا صدقہ کردینا مستحب ہے۔(۱)

ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆......مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کرکے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچاتا ہے اس لئے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆......اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وإذا شک فی یوم الأضحی ، فالمستحب أن لایوخرالی الیوم الثالث فإن اخریستحب أن لایأکل منه ویتصدق بالکل ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۵ .کتاب الاضحیة الباب الثالث .

(۲) قال فی البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسول اللهﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخرعمن لم یذبح من امته وان کان منهم من قدمات قبل ان یذبح ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٦،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

(۳) لوضحی عن میت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها وان تبرع بها عنه له الاکل لانه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ردالمحتارج:٦ص:٣٣٥،ط: سعید. فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صارنصیبه للقربة فلایمنع جواز ذبح الباقین،بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

ایک حصہ دار مرگیا

سات افراد نے شریک ہوکرایک بڑا جانورقربانی کیلئے خریدا اورقربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مرگیا،مگرمردہ کے ورثاء نے ان شرکاءکواجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اوراپنی طرف سے قربانی کریں،اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اوراپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگااورسب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔(۱)

اوراگرمیت کے وارثوں کی اجازت کے بغیرقربانی کریں گےتودرست نہیں ہوگی اورکسی بھی شریک کی قربانی ادانہیں ہوگی۔(۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پرقربانی واجب ہےاوروہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرےتوواجب قربانی ایک بکرے سے اداہوجائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی،لیکن بڑے جانورکے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانورکی قربانی کرےگاتوپورے جانور سے واجب قربانی اداہوگی۔(۳)

---

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ،الدرالمختارشامى ج:٦ ص:٣٢٦،بدائع ج:٥ ص: ٧٢. هنديه ج:٥ص:٣٠٥.الباب الثامن ط:رشيديه .

(۲) ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة ،الدرالمختارشامى ج:٦ ص: ٣٢٦. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٨.كتاب الاضحية ،ط:سعيد.هنديه الباب الثامن ، ج:٥ ص: ٣٠٥ .

(۳) ولوضحى بأكثرمن واحدة ، فالواحدة فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء ، خلاصة الفتاوى ج:۴ص:٣١٥. ولوأن رجلا موسراضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحية واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى ،شامى ج:٦ص:٣٣٣،كتاب الاضحية،ط: سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص:٧١.فصل محل اقامة الواجب ،ط:سعيد.

بال

☆......قربانی کرنے والا کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے بال کتروائے، قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے۔(۱)

☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)، اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۴)

بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے۔(۵)

---

(۱) عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ،ترمذی ج:۱ص:۲۷۸،ط:سعید.ومسئلة حدیث الباب مستحبة والغرض التشاکل بالحجاج ،العرف الشذی ج:۱ ص:۲۷۸،ط:سعید. عن ابن عمرقال قال رسول الله ﷺ امرت بیوم الاضحی عید اجعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارایت ان لم اجدالامنیحة انثی افاضحی بها قال لاولکن خذ من شعرك واظفارک ونقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله ،رواه ابوداؤد والنسائی ،مرقاة المفاتیح ج:۳ص: ۳۱۶. کتاب الاضحیة ، ط:امدادیه .

(۲) وکذا تجزئ المجزورة وهی التی جزصوفها کذا فی فتاوی قاضیخان ،فتاوی هندیه ج: ۵ ص:۲۹۸.الباب الخامس ،ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۵.بدائع ج:۵ص: ۷۸.ط : سعید.

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یکره ان یحلبها اویجزصوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب السادس،ط: رشیدیه

(۴) ولوجزصوفها یتصدق به ولاینتفع به، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،الباب السادس. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة . شامی ج:۶ص:۳۲۹.

(۵) فی الخانیة الرأس والاکارع لحم فی یمین الاکل قلت ولعل وجهه ان الرأس والأکارع مشتملة علی اللحم وغیره ،ردالمحتارج:۳ص:۷۷۳،مطلب فی اعتبارالعرف العملی. ط:سعید. کفایت المفتی ج:۵ ص:۲۶۳

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰۔۱۱۔یا۱۲ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوااور وہ مالدار ہےتو اس پر ایک حصہ قربانی کرنالازم ہے۔(۱)

بالغ اولادکی طرف سےقربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرناباپ کے ذمہ ضروری نہیں(۱)،اگر بالغ اولاد خود مالدار ہےتو وہ خود قربانی کرے یاباپ کواجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کرسکتاہے۔(۳)

بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پر ممانعت کاحکم نہیں آیااور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے،جس طرح جانور کاخصی ہونا اور خصی سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے،اسی طرح بانجھ ہونا بھی بلکہ بانجھ جانوراکثروبیشترلحیم وشحیم(خوب موٹا تازہ)ہوتاہے،اور گوشت بھی عمدہ ہوتاہے،اس لئے قربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغارفی أيام النحروهوموسريجب عليه باجماع أصحابنا؛لأن الاهلية من الحرفی آخرالوقت لافی أوله ،بدائع ج:۵ص:۶۴،كتاب التضحية ،فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعيد.شامی ج:۶ص:۳۱۶،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحی عن اولاده الكبارو امرأته إلاباذنه ،عالمگيری ج:۵ص: ۲۹۳ . شامی ج:۶ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۴ .فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:۸ ص: ۱۷۸ .ط:سعيد.

(۳) ولوضحی بدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلک بامرهم فكذلک وان كان بغيرامرهم لم يجزعلى قولهم ،بدائع ج:۵ص : ۶۷ ،فصل اماكيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۸ .شامی ج:۶ص:۳۱۵،ط:سعيد.

(۴) تجوزالتضحية بالعاجزة عن الولادة لكبرسنها .هنديه ج:۵ص:۲۹۷ . الباب الخامس ، ط:رشيديه.ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۵.ط:سعيد.

باؤلے جانور

باؤلے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤلے پن کی وجہ سے کھا پی نہ سکتا ہوتو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۱)

بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا بنص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہوجاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگر چہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہوگیا ہے مگر شرعا اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک مین ہے) لہذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح عام دنوں میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔(۲)

بٹ

بٹ (اوجھڑی) بلاکراہت حلال ہے۔(۳)

---

(۱) وتجوزالثولاء :وهی المجنونة إلا اذا كان ذلك يمنع الرعی والاعتلاف ،عالمگیری ج: ۵ ص:۲۹۸،الباب الخامس ،ط:رشیدیه .ردالمحتارج:٦ ص:۳۲۳ ،ط:سعید. البحرج: ۸ ص: ١٧٦ .والثولاوهی المجنونة لانه لایخل بالمقصود اذاكانت تعتلف ، البحرالرائق ج:۸ ص: ١٧٦ ،ط:سعيد.

(۲) معارف القرآن مولانامفتی محمد شفیع صاحب ؒ تحت الآية " وما اهل به لغيرالله" ج: ۲ ص: ۴۲۳،۴۲۴ .ادارة المعارف.فتاوى رحيميه ج: ١٠ ص: ۵۴ .دارالاشاعت .

(۳) وكرة تحريما من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكرللاثرالوارد فی كراهة ذلک .اوراوجھڑی ان سات اشیاء میں نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے الدرالمختار ج:٦ ص:۷۴۹ ۔مسائل شتی ط:سعید۔

بچہ

☆......اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(۱)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عید گاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(۲)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔گائے، بیل، بھینس، اوراونٹ نر و مادہ ہیں۔(۳)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆......ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(۴)

☆......بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

(۱) وقوله لاعن طفله يعني لايجب عليه عن اولاد الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،وفي الكافي الاصح انه لايجب ذلک وليس للاب ان يفعله من مال الصغير،البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴ .ط:سعيد.شامي ج:٦ ص:۳۱۵ .بدائع ج:۵ص:٦۴ .فصل اما شرائط الوجوب .

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الابل اوالبقرويدخل في كل جنس نوعه والذكر و الانثى منه والجاموس نوع من البقر،فتاوى هنديه ،ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس، ط: رشيديه .بدائع ج:۵ص:٦۹ ،فصل اما محل اقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷۷ . ط: سعيد.

(۴) اوسبع بدنة بيان للقدرالواجب والقياس ان لايجوزالبدنة كلها الا عن واحد لان الاراقة قربة لاتتجزأ ،بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .ط:سعيد.البحرالرائق ج:۸ص: ۱۷۴ .كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۵) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ص: ۷۰،ط:سعيد.

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یاپانچ یااس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگرصرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔(۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کوذبح کرتے وقت " بسم اللّٰه اللّٰه اکبر "کہنا بھول گیا،اور جانور کوذبح کرلیاتو اس جانور کا گوشت حلال ہے،کھانا جائز ہے،کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بناپرفرض کرلیاجائیگا کہ اس نے اللہ کے سواء کسی اور کے نام پرذبح نہیں کیا۔(۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰه و اللّٰه اکبر " واو کے ساتھ،اور " بسم اللّٰه اللّٰه اکبر " واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں ،البتہ " واؤ " کے بغیر " بسم اللّٰه اللّٰه اکبر " زیادہ بہتر ہے کہیں " اللّٰه اکبر " بسم اللّٰه پرمقدم ہے اور کہیں موخر ہیں ،تمام صورتیں درست ہے۔(۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں " بسم اللّٰه " ذبح کے ساتھ متصل ہوناشرط ہے،یعنی بسم اللّٰه کہتے ہی ذبح کرے، " بسم اللّٰه " پڑھنے کے بعدذبح کرنے سے پہلے اورکوئی

(۱) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره فى الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴. ط: سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن .

(۲) قيدنابقوله عمدا لانه لوترک التسمية ناسيا يحل اكلها وهومذهب على وابن عباس ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۸ .هنديه ج:۵ص:۲۸۸.شامى ج:۶ص:۲۹۹ .

(۳) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبربلاواؤوكره بها لانه يقطع فورالتسمية وفى الجوهرة وان قال بسم الله الرحمن الرحيم فهوحسن ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱. ط: سعيد. البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۹ .ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۶.كتاب الذبائح ،الباب الاول .

کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کے " **بسم اللّٰه** " پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی " **بسم اللّٰه** " سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔(۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دنوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) رجل ذبح شاة فسمى وتركها ومال الى الاخرى وذبحها بتلك التسمية لم يحل ، فتاوى سراجيه باب التسمية على الذبيحة ص: ۳۰۹. ولواضجع شاة واخذ السكين وسمى ثم تركها وذبح شاة اخرى وترك التسمية عامداعليها لاتحل ،هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸. كتاب الذبائح. البحرج:۸ص: ۱۶۹. كتاب الذبائح،ط:سعيد. لان ايقاع الذبح متصل بالتسمية بحيث لايتخلل بينهما شيئ. البحر ج:۸ص: ۱۶۸. شامى ج:۶ ص: ۳۰۲. كتاب الذبائح ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب. شامى ج:۶ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل فى محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۳) واما سنه فقد ذكرالقدورى ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهروالثنى ابن سنة وتقدير هذه الاسنان بماقلنا يمنع النقصان ولايمنع الزيادة حتى لوضحى باقل من ذلك شيئا لايجوز،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس .شامى ج:۶ص:۳۲۱. و البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷ .بدائع الصنائع ج:۵ص: ۶۹ .فصل اما محل اقامة الواجب.

(۴) فلاتجوزالشاة والمعزإلا عن واحد وان كانت سمينة ،هنديه ج:۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. ط: ماجديه. البحرج:۸ص: ۱۷۴، كتاب الاضحية،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص:۷۰ ،كتاب التضحية فصل اما محل اقامة الواجب .تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۹ كتاب الاضحية . رشيديه .

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے اور وہ جانور مر جائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگر چہ بندوق چلاتے وقت " بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر " کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آ جائے اور "بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر" کہہ کر ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔(۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کر ڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولایؤکل مااصابته البندقة ، فتاوی سراجیه ص:۳۰۷. ط:مدرسه فاطمة الزهراء .

(۲) فان ترکها ای الزکاة عمدا مع القدرة علیها فمات حرم وکذا یحرم لوعجزعن التذکیة بان لم یجد آلة اصلا اویجد لکن لایبقی من الوقت مایمکن تحصیل الآلة والاستعداد للذابح .ردالمحتار ج:٦ ص:۴۷۰، کتاب الصید .البحر ج:۸ص:۲۲۳، کتاب الصید. ولابد من التسمية عند الارسال ……وان ادرکه حیازکاه ،البحر ج:۸ص:۲۲۱،۲۲۳. شامی ج:٦ ص:۴٦۸. کتاب الصید. ط:سعید.

(۳) لوغلط رجلان فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه عن نفسه انه یجزئ کل واحد منهما اضحیة عنه استحسانا ،بدائع ج:۵ص:٦۷،فصل اما کیفیة الوجوب.ط:سعید. (ولو غلط اثنان وذبح کل شاة صاحبه) ………… (صح) الدرالمختارشامی ج:٦ص: ۳۲۹، ط: سعید.البحر ج:۸ص:۱۷۹.هندیه ج:۵ص : ۳۰۵. غلطا فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه جازت التضحیة ،فتاوی سراجیه ص:۳۱۳، باب مایستحب من التضحیة .ط: مدرسة فاطمة الزهراء ،کراتشی .

بھینس

بھینس اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے۔(۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگيری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس . شامی ج:۶ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ط:سعيد.البحرج: ۸ ص:۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ،ط: سعيد .

(۲) والحولاء تجزئ وهى التى فى عينها حول .هنديه ج:۵ص:۲۹۸.البحرج:۸ص:۱۷۶.شامی ج:۶ص:۳۲۵.كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ،،عالمگيری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب.شامی ج:۶ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ،ط: سعيد .

(۴) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا او كتابيا ذميا اوحربيا الخ . لاتحل تارك ذبيحة تسمية عمدا ، شامی ج:۶ص:۲۹۶،۲۹۹،كتاب الذبائح ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۵ كتاب الذبائح ط:رشيديه، ۲۸۶ . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸.ط:سعيد.

بیوی

☆...... اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے، یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے، تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہوجائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہوجانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہوجائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور جانور حرام ہوجائے گا۔ (۴)

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر لاالذكورفتجب على الانثى ، قوله اليساربان ملک مائتى درهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه ......يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ،ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٢ ،هنديه ج:٥ص:٢٩٢ ،البحرج:٨ص:١٧٣ ،ط: سعيد .

(۲) وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكبار وامرأته إلا باذنه ،عالمگيرى ج:٥ ص: ٢٩٣ ،الباب الاول ،البحرج:٨ ص:١٧٨ . شامى ج:٦ ص:٣١٥ ،بدائع ج:٥ص:٦٧ . فصل اما كيفية الوجوب .

(۳) تجب على حرمسلم موسرمقيم عن نفسه ......شاة اوسبع بدنة فجريوم النحر ،البحر ج: ٨ ص:١٧٣ ،شامى ج:٦ ص:٣١٢ ،هنديه ج:٥ص:٢٩٢ ، كتاب الاضحية ،الباب الاول .

(۴) وكره كل تعذيب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ ،قبل ان تبرد) اى تسكن عن =

(پ)

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(۱)

پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔(۲)

تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

= الاضطراب، الدرالمختارکتاب الذبائح ،شامی ج:۶ص:۲۹۶. (ذبح شأة) مریضة (فتحرکت أوخرج الدم حلت وإلا لاإن لم تدرحیاته) عند الذبح ،وإن علم حیاته (حلت) مطلقا(ون لم تتحرك ولم یخرج الدم)الدرالمختار،کتاب الذبائح،شامی ج:۶ص:۳۰۸. (قوله ان بقیت حیة الخ) قال الفقیه ابوبکرالاعمش :وهذا انما یستقیم ان لوکانت تعیش قبل قطع العروق بأکثرمما یعیش المذبوح حتی تحل بقطع العروق لیکون الموت مضافاإلیه ،وإلا فلاتحل لأنه یحصل الموت مضافا الی الفعل السابق الخ شامی ج:۶ص:۲۹۶.ط: سعید.

(۱) (قوله شراها لها) فلوکانت فی ملکه فنوی أن یضحی بها أواشتراها ولم ینوالاضحیة وقت الشراء ثم نوی بعد ذلک لایجب لأن النیة لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامی ج:۶ ص: ۳۲۱،کتاب الاضحیة ،سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۲۸،دارالاشاعت .

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دوبیٹوں ہابیل وقابیل نے دی'' اذ قربا قربانا ''یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کرکے قربانی پیش کی ،حسب دستور آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کوکھالیا اور قابیل کی قربانی کوچھوڑ دیا۔(۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلے انبیاء کے زمانہ میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کواللہ تعالیٰ قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اوراس کوجلادیتی تھی۔(۲)

تشریق کی وجہ تسمیہ

☆......''تشریق''لفظ سے ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کوٹکڑے ٹکڑے کردیتے تھے،اورانہیں دھوپ میں سکھاتے تھے، جوگوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے ''تشریق اللحم'' کہتے ہیں ،اس مناسبت سے ایام

---

(۱) قال اللہ تعالی واتل علیهم نبأ ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخرالخ سورة المائدة آيت؛۲۷. عن ابن مسعود انه كان لايولد لادم مولود الاولد معه جارية ...... حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما......فلما قربا قرب هابيل جذعة سمينة وقرب قابيل حزمة سنبل فوجد فيها سنبلة عظيمة ففركها واكلها فنزلت النارفاكلت قربان هابيل وتركت قربان قابيل ......تفسيرابن كثيرج:۲ص:۴۸.سورة المائدة،آيت:۲۷. ،الجزء السادس المكتبة التجارية مصطفى احمد البازط:۱۴۱۲ھ.

(۲) قال الامام القاضی ثناء اللہ فانی فتی تحت قوله تعالى حتى ياتيا بقربان تاكله النارالقربان فی الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فكانوا اذاقربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لهادوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلک القربان والغنيمة فيكون ذلک علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهری ج:۲ص:۱۸۸، آل عمران آيت:۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين الكائنة فی بلدة دهلى ..تفسيرروح البيان ج:۲ص:۳۵۸،مائده آيت:۲۷، داراحياء التراث العربى .

تشریق کہلائے۔(۱)

☆......بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جاکر روزہ رکھے۔(۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آپس کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

---

(۱) قال فی البحرفبیان للواقع من افعال الناس من انهم یشرقون اللحم فی ایام مخصوصة ......بان التشریق فی اللغة کما یطلق علی القاء لحوم الاضاحی بالمشرقة یطلق علی رفع الصوت بالتکبیر......البحر ج:۲ ص:۱۶۴ ،باب العیدین،ط:سعید.شامی ج:۲ص: ۱۷۷. مطلب فی تکبیرالتشریق ،ط:سعید.فتح القدیر ج:۲ ص:۴۸،ط:رشیدیه .

(۲) قال فی الفتح فان التشریق فی ایام التشریق یجب ان یحمل علی التکبیراوالذبح اوتشریق اللحم باظهاره للشمس بعد تقطیعه لیتقدد وعلی کلیهما یدخل یوم النحرفیها.فتح القدیرج:۲ص:۴۸،فصل فی تکبیرات التشریق .ط:رشیدیه .

(۳) اما الصیام فی الایام المکروهة فمنها صوم یومی العید وایام التشریق ......عندنا یکره الصوم فی هذه الایام ،والمستحب هوالافطار،بدائع ج:۲ص:۷۸کتاب الصوم،ط:سعید. البحرالرائق ج:۲ص:۲۵۷،۲۵۸،ط:سعید. شامی ج:۲ص:۳۷۵،ط:سعید.

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہوجائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔(۱)

تکبیرات تشریق

☆...... اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد.(۲)

☆......نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔(۴)

☆......سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

---

(۱) امداد الفتاوی ج:۳ص: ۵۴۹.ط:ادارۃ المعارف.

(۲) اما عدده وماهيته فهوان يقول مرة الله اكبرالله اكبر لااله الا الله والله اكبرالله اكبروللہ الحمد. عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۲ .ط:رشیدیہ .البحرج:۲ص:۱۶۵ .ط:سعید.

(۳) واما صفته فانه واجب ،عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۲ ط:رشیدیہ.البحرج:۲ص:۱۶۵. بدائع ج:۱ ص:۱۹۵ .ط:سعید. اما وقته فاوله عقب صلواة الفجرمن يوم عرفة واخره فى قول ابى يوسف ومحمد رحمهما الله عقيب صلوة العصرمن اخرايام التشريق هكذا فى التبيين والفتوى والعمل فى عامة الأمصاروكافة الاعصارعلى قولهما كذا فى الزاهدى، عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۲ .البحرج:۲ص:۱۶۵ .بدائع ج:۱ ص:۱۹۵ .فصل اما محل أدائه ، ط:سعید، شامی ج:۲ ص:۱۷۸ .ط:سعید.

(۴) (وقالابوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا أومسافرا أوامرأة ؛ لأنه تبع للمكتوبة (إلى) عصراليوم الخامس (آخرايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى على عامة الأمصار وكافة الاعصار ،الدرالمختارشامی ج:۲ص:۱۷۹، ۱۸۰ . لكن المرأة تخافت .الدرالمختار شامی ج:۲ ص:۱۸۰ .ط:سعید.

جائیں گی۔(۱)

☆......اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆......تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

☆...... باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

(۱) وينبغی ان يكبرمتصلا بالسلام حتى لوتكلم اواحدث متعمدا سقط كذا فی التهذيب، عالمگيری ج:۱ص:۱۵۲، ط:رشيديه . البحرج:۲ص:۱۶۵.بدائع ج:۱ص:۱۹۶، فصل اما محل ادائه .ط:سعيد.

(۲) ومن نسی صلواة من ايام التشريق فذكرها فی ايام التشريق من تلك السنة قضاها و كبر كذا فی الخلاصة ،عالمگيری ج:۱ص:۱۵۲، ط:رشيديه.البحرج:۲ ص:۱۶۶، ط: سعيد. بدائع ج:۱ص:۱۹۸،فصل فی بيان حكم التكبير.ط:سعيد.

(۳) ووجوبه (على امام مقيم) بمصر(و) على مقتد (مسافراوقروی اوامرأة) بالتبعية،الرد مع الدر ج:۲ص:۱۷۹.ط:سعيد.البحرج:۲ص:۱۶۶.بدائع ج:۱ص:۱۹۷.ويجب على مقيم اقتدى بمسافرلأنه صارتبعا لامامه ، شامی ج:۲ص:۱۸۰.البحرج:۲ ص: ۱۶۶. بدائع ج:۱ص: ۱۹۸. هنديه ج:۱ص:۱۵۲.

(۴) (وقالا بوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا اومسافرا اوامرأة لانه تبع للمكتوبة ، الرد مع الدرج:۲ص:۱۸۰.ط:سعيد.بدائع ج:۱ص:۱۹۷،ط:سعيد.هنديه ج:۱ص:۱۵۲.

(۵) (ويجب تكبيرالتشريق) فی الاصح للامربه (مرة) وان زاد عليها يكون فضلا .رد المحتارعلى الدرج:۲ص:۱۷۷.ط:سعيد. هنديه ج:۱ص:۱۵۲،ط: رشيديه. البحرج:۲ص:۱۶۴.ط: سعيد.

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، **اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے **لاالہ الااللّٰہ و اللّٰہ أکبر** اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا **اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد**۔ (۱)

تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے تو بہ کرنا لازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہو جائے۔(۲)

تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جسطرح بھی "بسم اللہ اللہ أکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگر چہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اور رس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔(۳)

---

(۱) قال فی البحروقد ذکر الفقهاء انه ماثورعن الخلیل علیه السلام واصله ان جبریل علیه السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة علی ابراهیم فقال الله اکبرالله اکبرفلماراه ابراهیم علیه السلام قال لا اله الا الله والله اکبرفلما علم اسماعیل الفداء قال اسماعیل الله اکبرولله الحمد کذا فی غایة البیان، البحرالرائق ج:۲ ص:۱۶۵، باب العیدین. ط:سعید.

(۲) قال فی البحر:واما محل ادائه فدبرالصلاة وفورها من غیران یتخلل مایقطع حرمة الصلاة حتی لوضحک ......اوتکلم عامدا اوساهیا اوخرج من المسجد لایکبرلان التکبیر من خصائص الصلاة حیث لایؤتی به الا عقیب الصلاة فیراعی لاتیانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها. البحرالرائق ج:۲ ص:۱۶۵. بدائع ج:۱ ص:۱۹۶، فصل اما محل ادائه ط:سعید.

(۳) والذبح قطع الاوداج ...... وحل ذبیحة مسلم وکتابی ...... وذکرالحلوانی ان المستحب =

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔(۱)

تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰه** "کہنا ضروری نہیں ،صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر " **بسم اللّٰه** " کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر " **بسم اللّٰه** " کہنا ضروری نہیں۔(۲)

تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کر دینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل وعیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔(۳)

= ان یقول :بسم اللہ اللہ اکبر ثلاثا، البحر ج:۸ص:۱۶۷ و ۱۶۹ .هنديه ج:۵ص:۲۸۵و ۲۸۸.

(۱) لكن المرأة تخافت ،الدرمع الرد ج:۲ص:۱۷۹. عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲.اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کیلئے بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیعؒ ط:ادارۃ المعارف،ص:۳۴۔

(۲) رجل اراد ان يضحى فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتى تعاونا على الذبح قال الشيخ الامام يجب على كل واحد منهما التسمية حتى لوترک احدهما التسمية لايجوز،هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب السابع.

(۳) الافضل ان يتصدق بثلث الاضحية ،فتاوى سراجيه ،ص:۳۱۵، باب مايفعل بالاضحية بعد الذبح . والافضل ان يتصدق بالثلث ، بدائع ج:۵ص:۸۱، ط:سعيد.هنديه ج:۵ص: ۳۰۰.شامی ج:۶ص:۳۲۸. والتصدق افضل الاان يكون الرجل ذاعيال وغيرموسع الحال فان الافضل له حينئذ ان يدعه لعياله يوسع به عليهم . بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. اماالتصدق باللحم.شامی ج:۶ص:۳۲۸.هنديه ج:۵ص:۳۳۰،الباب الخامس

تھن

☆......اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔(۱)

☆......اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

☆......جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔(۳)

☆......اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہو جانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے، لیکن دو تھن خشک ہو جائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔(۴)

☆......جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔(۵)

☆......جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔(۶)

(۱، ۲، ۴) وقال العلامة ابن عابدين رحمة الله تحت قوله (قوله وهى التى عولجت الخ) و فى التتارخانية والشطورلاتجزء وهى من الشاة ماقطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل و البقرماقطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٤، ٣٢٥. هنديه ج:۵ص:٢٩٩،الباب الخامس.

(٣) ولاتجوزالحذاء وهى المقطوعة ضرعها ، شامى ج:٦ ص:٣٢٤. هنديه ج:۵ص:٢٩٨

(۵) ولاتجوزالجداء وهى التى يبس ضرعها ، هنديه ج:۵ص:٢٩٨،الباب الخامس. شامى ج:٦ ص: ٣٢٤،ط:سعيد. البحرج:٨ص:١٧٦،ط:سعيد.

(٦)ولاتجوزالحذاء وهى المقطوعة ضرعها،هنديه ج:۵ص:٢٩٨. شامى ج:٦ ص: ٣٢٤.ط:سعيد. البحرج:٨ص:١٧٦،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(ج)

جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆......جان کے بدلہ جان ہوجائے ، جانور کی جان چلی جائے اورانسان کی جان بچ جائے ،یعنی اللہ تعالی جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں ، یہ خیال بے اصل ہے،شریعت کی کسی دلیل سے یا ثابت نہیں ہے،البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے ،اور یہ خیال کیاجائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالی کی رحمت کومتوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالی کی رحمت کومتوجہ کرے گی اور اللہ تعالی اپنی رحمت سے مریض کوشفاعطافرمادے گا، تو یہ جائز ہے۔(۱)

☆......بعض لوگ صدقہ میں جان کابدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں ،اور بکرے وغیرہ کوتمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کاہاتھ لگوا کرخیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کوذبح کرتے ہیں ، اوراس کے بعد خیرات کرتے ہیں ،اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہوجاتی ہیں ، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں ،اورجان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ ، یہ عقیدہ اوراعتقاد شریعت کےخلاف ہےاس قسم کا اعتقادرکھنادرست نہیں ۔(۲)

(۱، ۲) ولوتركت التضحية ومضت ايامها تصدق بها حية ، وفی الشامية :(قوله تصدق بها حية)لوقوع الياس عن التقرب بالإراقة ، وان تصدق بقيمتها اجزاءه ؛لإن الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هوالمقصود.الدرالمختارمع الرد كتاب الاضحية ج:٦ص: ۳۲۰، ط:سعيد. كفايت المفتی ج:۸ص:۲۵۲،كتاب الاضحية والذبيحة . ط:دار الاشاعت

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

جانور خریدا اور آدمی مرگیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہوگیا تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہوجائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کرسکا

کسی پر قربانی واجب تھی، لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کرسکا تو زندہ جانور صدقہ کردیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

---

(۱) احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۱۳، کتاب الاضحیة والعقیقة ط:سعید.

(۲) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الأضحیة ، ھندیه ج:۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .البحر ج:۸ص:۱۷۵.وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد ، کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲٦ . بدائع ج:۵ ص: ۷۲ .ھندیه ج:۵ ص:۳۰۵،الباب الثامن. وجه الاستحسان ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه ، بدائع ج:۵ص: ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعید.شامی ج:٦ص: ۳۲٦. ط: سعید.

کردیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔(۱)

اور اگر جانور ضائع ہوگیا اور قربانی نہ کرسکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کردینا واجب ہے۔(۲)

جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۳)

---

(۱) اذا وجب شاة بعينا أواشتراها ليضحى بها فمضت ايام النحرقبل أن يذبحها تصدق بها حية ، ولايأكل من لحمها لأنه انتقل الواجب من اراقة الدم إلى التصدق ، وان لم يوجب ولم يشتروهوموسروقد مضت ايامها تصدق بقيمة شاه تجزى للاضحية ، شامى ج:٦ ص: ۳۲۱. هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ۲۹٦. الباب الرابع،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ص:٦۷،فصل واماكيفية الوجوب .فتاوى سراجيه ص:۳۱۵ . الدرمع الردج:٦ص:۳۲۰ .ط:سعيد.

ذكرفى البدائع :ان الصحيح ان الشاة المشتراة للاضحية اذا لم يضح بها حتى مضى الوقت يتصدق الموسربعينها حية كالفقيربلاخلاف بين اصحابنا ،شامى ج:٦ص:۳۲۱.بدائع ج:۵ص؛٦۸ ،فصل اما كيفية الوجوب ، ط:سعيد.

(۲) (و) تصدق (بقيتمها غنى شراها اولا) لتعلقها بذمته بشرائها اولا ، الدرمع الردج:٦ ص:۳۲۱، ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۴،الباب الاول ،ط:رشيديه. البحرج: ۸ ص: ۱۷٦ . ط:سعيد.

(۳) وندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ،رواه مسلم والمذبح المرئ والحلقوم والودجان . البحرج:۸ص:۱۷۰،كتاب الذبائح ،ط: سعيد. شامى ج:٦ص:۲۹۴، ۲۹٦ ،ط:سعيد. ومنها الترفيق فى قطع الاوداج ...... ويكره ان يحد للشفرة بين يديها ، هنديه ج: ۵ ص:۲۸۷. والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه . هنديه ج:۵ص:۲۸۸،كتاب الذبائح ،الباب الاول .

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔(۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلا دیتی تھی۔(۳)

---

(۱) أواشتراها ولم ينوالاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلک لايجب لان النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامی ج:٦ ص: ۳۲۱. کتاب الاضحية،ط:سعيد.

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحربايام لمافيه من الاستعداد من القربة واظهار الرغبة فيها فيكون له فيه اجروثواب ،بدائع ج:۵ص:۷۸ ، ط:سعيد.فصل واما بيان مايستحب قبل التضحية .هنديه ج:۵ص:۳۰۰.الباب السادس،ط:رشيديه.

(۳) قال الامام ثناء الله فانى فتى تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النارالقربان فى الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لها دوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلک القربان والغنيمة فيكون ذلک علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهرى ج:۲ص:۱۸۸.آل عمران آيت :۱۸۳. تفسيرروح البيان ج:۲ ص: ۳۵۸. سورة المائدة، آيت:۲۷. ط:داراحياء التراث العربى ،ط:۱۴۲۱ھ .

جانور گم ہو گیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہو گیا، اور اس نے قربانی کے لئے دسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہو گئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔(۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہو گئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کر دیں۔(۳)

---

(۱) ولوضلت فشرت اخرى فظهرت فعلى الغنى احداهما اى على التفصيل المارمن أنه لوضحى بالاولى اجزأه ولايلزمه شيئ ولوقيمتها اقل وان ضحى بالثانية قيمتها اقل تصدق بالزائد ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦. على الفقير كلاهما ،الدرمع الرد ج:٦ ص:٣٢٦.

(۲) الفقير اذا اشترى شاة للاضحية فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الاولى فعليه ان يضحى بهما ،البحر ج:٨ ص:١٧٥ ،ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٦ ،فصل اما كيفية الوجوب ،هنديه ج:٥ ص:٢٩٤ ،الباب الثانى. شامى ج:٦ ص:٣٢٦ ،ط:سعيد.

(۳) رجل اشترى شاة للاضحية واوجبها بلسانه ثم اشترى اخرى جازله بيع الاولى فى قول ابى حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الاولى فذبح الثانية فانه يتصدق بفضل مابين =

جانور نایاب ہوجائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ ،شورش ،کرفیو، قتل وقتال ،فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہوجائیں ،اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

جانوروں کی عمریں

☆.....قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے ،بیل ،بھینس: دو سال کی۔(۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے،اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

= القیمتین لانه لما اوجب الاولی بلسانه فقد جعل مقدارمالیة الاولی لله تعالی فلایکون له ان یستفضل لنفسه شینا ولهذا یلزمه التصدق بالفضل ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۴.الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذروماهوفی معناه . البحر ج:۸ص:۱۷۵،ط:سعید.

(۱) قوله وتصدق بقیمتها غنی شراها اولا وتعقبه الشیخ شاهین بان وجوب التصدق بالقیمة مقید بمااذا لم یشتر، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۱،ط:سعید. کفایت المفتی ج:۸ص:۲۱۲. کتاب الاضحیة والذبیحة .ط:دارالاشاعت

(۲) وحول من الشاة ،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید. والثنی من الضأن والمعزابن سنة ،البحرج:۸ص:۱۷۷.ط:سعید.

(۳) ومن البقرابن سنتین البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۷۰.وحولین من البقرو الجاموس ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۲.

(۴) وهوابن خمس من الابل الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص؛۷۰. ومن الابل ابن خمس سنین.البحرج:۸ص:۱۷۷.هندیه ج:۵ص:۲۹۷.وفی البدائع تقدیرهذه الاسنان بماذکرلمنع النقصان لاالزیادة فلوضحی بسن اقل لایجوز، ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۲. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہومگر اتنا موٹا، تازہ فربہ ہوکہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہوتو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہوتو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔(۱)

☆......اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہوتو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

☆...... جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہوجائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں ،اوراگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے،(البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔(۳)

☆......کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہوکہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۴)

---

(۱) وقالوا هذا اذا كان الجذ ع عظيما بحيث لوخلط بالثيات لايشتبه على الناظرين، البحر ج:۸ص:۱۷۷. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵. كتاب الاضحية ط:رشيديه. والجذ ع من الضأن مائمت له ستة اشهر عند الفقهاء ،البحر ج:۸ص:۱۷۷.ط:سعيد. فلوصغير الجثة لايجوزالا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية رد المحتار ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعيد.

(۲) وفى البدائع :تقديرهذه الأسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة فلوضحى بسن اقل لايجوز،وباكبريجوزوهوافضل ،شامى ج:۶ص:۳۲۲. هنديه ج:۵ص:۲۹۷.بدائع ج:۵ ص: ۷۹.فصل اما محل اقامة الواجب .

(۳) وصح الثنى فصاعدا من الثلاثة والثنى هوابن خمس من الإبل وحولين من البقروالجاموس وحول من الشاة ، الدرمع الرد ج:۶ ص: ۳۲۲. (قوله ان كان الخ) فلوصغير الجثة لايجوزإلا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية ......وفى البدائع تقديرهذه الاسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة ،فلوضحى بسن اقل لايجوز، وبأكبريجوزوهوافضل ، شامى ج:۶ص:۳۲۲. عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

(۴) فلوصغير الجثة لايجوزالاان يتم له سنة ويطعن فى الثانية،ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۲.سعيد.

جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کا نظام یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو اللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہوجاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے، جیسا کہ کنویں سے جتنا زیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔ (۱)

جائیداد مشترک ہے

☆......مثلاً اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سبکچھ ہے، حویلیاں، جائیداد زمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو س صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہگی۔

☆......مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سیا لگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص:۲۹،۳۰، ط: ادارۃ المعارف.

(۲) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار(واليساربان ملک مائتی درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع تحتاجه) الذی يتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدرمع الرد، كتاب الاضحية ، ج:٦ص:٣١٢. هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ،الباب الاول =

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے "جرسی گائے" کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔(۱)

= فی تفسیرها ،البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحية ،ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴ ،فصل اما فی شرائط الوجوب،ط:سعيد.تكملة فتح القدير ج:۸ص:۴۲۵، کتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۱) فإن كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للأم حتى لوكانت البقرة وحشية و الثور أهليا لم تجز، وقيل إذا نزا ظبي على شاة أهلية فان ولدت شأة تجوز التضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز،عالمگيری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۵۵،کتاب الاضحية. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹ ،فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعيد.شامی ج:۶ ص:۳۲۲، کتاب الاضحية ، ط: سعيد. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷. کتاب الاضحية . ط: سعيد.

جلدی بیماری

اگر کسی جانور کو جلدی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں۔(۱)

جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے۔(۲)

حاجی

☆......اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۳)

☆......اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۴)

(۱) ویضحی ...... (والجرباء السمینة) فلومهزولة لم یجز، لأن الجرب فی اللحم نقص، الدرالمختارمع الرد ج:۶ ص:۳۲۳،ط:سعید. فان کانت سمینة ولم یتلف جلدها جاز؛لانه لایخل بالمقصود ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶،کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها کذا فی السراجیة ،عالمگیری ج:۵ص:۳۰۰، الباب السادس ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۹.بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۸.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة .

(۳) ولاتجب الاضحیة علی الحاج ، وأراد بالحاج المسافر،بدائع ج:۵ص:۶۳، فصل اما شرائط الوجوب.شامی ج:۶ص:۳۱۵،ط:سعید.

(۴) ومنها الاقامة ،بدائع ج:۵ص:۶۳، فصل اما شرائط الوجوب، ط:سعید.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳.ط:سعید.تکملة فتح القدیرج:۸ص:۴۲۵.شامی ج:۶ص:۳۱۲. ط: سعید. عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲،کتاب الاضحیة ،الباب الاول فی تفسیرها ،ط: رشیدیه.

☆......حج قران اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔(۱)

☆......اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔(۲)

حجامت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کر کے حجامت بنوائے ،قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔ البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(۳)

حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے، اور وہ یہ ہیں۔

☆......دم مسفوح یعنی بہنے والا خون

---

(۱) قال اصحابنا انه دم نسک وجب شکرا لماوفق للجمع بین النسکین بسفر واحد .بدائع ج:۲ ص:۱۷۴ ،فصل واما بیان مایجب علی المتمتع والقارن ،ط:سعید.

(۲) فاما أهل مكة فتجب عليهم الاضحية وان حجوا ، بدائع ج:۵ ص:۶۳، فصل اماشرائط الوجوب ،ط:سعید. شامی ج:۶ ص:۳۱۵ ، كتاب الاضحية .

(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحى فلايمس من شعره وبشره شيئا ، وفى رواية من راى هلال ذى الحجة واراد ان يضحى فلاياخذ من شعره ولامن اظفاره ، ترمذی ج:۱ ص:۲۷۸،ط:سعید. قال الامام الملا علی قاری تحت هذا الحديث فظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة ......قال التوربشتی ذهب بعضهم الى ان النهى عنهما للشبه بحجاج بيت الله الحرام المحرمين ، مرقاة المفاتيح ،ج:۳ ص:۳۰۶،كتاب الاضحية . ط:امداديه .

☆...... پیشاب کی جگہ (نرومادہ کی)

☆...... خصیے (فوطے)

☆...... پاخانے کی جگہ

☆...... غدود (سخت گوشت)

☆...... مثانہ (پیشاب کی تھیلی) (۷) پتہ (۱)

کنز اور طحطاوی میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا، اور وہ دودھ کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔ (۲)

حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (۳)

حاملہ جانور

☆...... جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کرلیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

(۱) (کرہ تحریما من الشاۃ سبع الحیاء الخصیۃ والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکر) (قولہ من الشاۃ) ذکرالشاۃ اتفاقی لان الحکم لایختلف فی غیرھا من الماکولات (قولہ الحیاء) ھوالفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قولہ والغدۃ) بضم الغین المعجمۃ کل عقدۃ فی الجسد اطاف بھا شحم وکل قطعۃ صلبۃ بین العصب ولاتکون فی البطن (قولہ والدم المسفوح) اما الباقی فی العروق بعد الذبح فانہ لایکرہ ،ردالمحتارمع تنویرالابصارج:٦ص:۷۴۹،مسائل شتی ،ط:سعید.

(۲) وزید نخاع الصلب ،طحطاوی علی الدرالمختارج:۴ص:۳۶۰.مسائل شتی .

(۳) وشرط کون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان کان صیدا ،درمع الرد ج:٦ ص: ۲۹٦. البحرج:۸ص:۱٦۸،ط:سعید. ھندیہ ج:۵ص:۲۸۵.کتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشیدیہ .بدائع ج:۵ص:۴۵.فصل اما شرائط رکن الزکاۃ .

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مرگیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔(۱)

☆...... اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کردیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کر کے کھالیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کردی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۲)

حصے

☆...... بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہوکر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

(۱) شاة أوبقرة اشرفت على الولادة ،قالوا يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد ، وهذا قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى ،لأن عنده الجنين لايتذكى بذكاة الام ، عالمگيرى ج:۵ ص: ۲۸۷، كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشيديه. ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام ، شامى ج:۶ ص: ۳۲۲، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص: ۳۰۱، الباب السادس.

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم،فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحريتصدق به حيا، فان ضاع أو ذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فان بقى عنده و ذبحه لعام القابل اضحية لايجوز، وعليه أخرى لعامه الذى ضحى ويتصدق به مذبوحا مع قيمة مانقص بالذبح ،الفتوى على هذا. شامى ج:۶ ص: ۳۲۲،سعيد.هنديه ج:۵ص: ۳۰۲.الباب السادس.

افراد شریک ہوجائیں مثلاً ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہوجائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھا یا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

خارشی جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۲)

---

(۱)عن جابررضی اللہ عنہ قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة ......ولایجوزعن ثمانية لعدم النقل فيه و كذا اذا كان نصيب احدهم اقل من سبع بدنة لايجوز عن الكل لان بعضه اذا خرج عن كونه قربة خرج كله، البحرج:۸ص:۱۷۴،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعيد.و كذا قصد اللحم من المسلم ينافيهاواذا لم يقع البعض قربة خرج الكل من ان يكون قربة لان الاراقة لاتتجزأ ، البحر ج:۸ص:۱۷۸،ط:سعيد.واذاكان الشركاء فى البدنة او البقرة ثمانية لم يجزهم لان نصيب احدهم اقل من السبع ،هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن ،بدائع ج:۵ص:۷۱، ط:سعيد. و ان كان شريک الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ "هداية" لما مراى ان بعضها لم يقع قربة ،شامى ج:۶ص:۳۲۶. البحر ج: ۸ ص:۱۷۸. فتح القديرج:۸ص:۴۳۵،ط:رشيديه.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن ط:رشيديه. و منهاان لايشارک المضحى فيمايحتمل الشركة من لايريد القربة راسا فان شارک لم يجز عن الاضحية ،بدائع ج:۵ ص:۷۱.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد.

(۲) ويضحى ...... (والجرباء السمينة)فلومهزولة لم يجزلأن الجرب فى اللحم نقص ، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۲۳. ويجوزان يضحى بالجرباء ان كانت سمينة جاز؛لان الجرب فى الجلد ولانقصان فى اللحم،فتح القديرج:۸ص:۴۳۴.شامى ج: ۶ ص:۳۲۳.ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۶،ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذى يرجع الى محل التضحية .

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور کچل کر بے کار کر دینا یکساں ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔(۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔(۲)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہو ولعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔(۳)

---

(۱) والخصی افضل من الفحل لانه اطیب لحما ،هندیه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ط: رشیدیه .کذا روی عن ابی حنیفةؒ فانه سئل عن التضحیة بالخصی فقال مازاد فی لحمه انفع مما ذهب من خصیته، بدائع ج:۵ ص:۸۰،اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۶،ط:سعید.ویضحی بالجماء والخصی ،الدرالمختارمع الردج:۶ص:۳۲۳. ط:سعید.

(۲) قال فی البحر:وقد صح انه علیه السلام ضحی بکبشین املحین موجوأین الاملح الذی فیه ملحة ......والموجوء المخصی من الوجء وهوان یضرب عروق الخصیة بشیئ ، البحرج:۸ص:۱۷۶ .بدائع ج:۵ص:۸۰،ط:سعید.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۴،ط:رشیدیه.

(۳) وجاز(خصاء البهائم) حتی الهرة وأما خصاء الآدمی فحرام ، قیل :والفرس وقیدوه بالمنفعة وإلا فحرام . وفی الشامیة :(قوله وقیدوه) أی جوازخصاء البهائم بالمنفعة وهی ارادة سمنها اومنعها عن العض ، بخلاف بنی آدم فإنه یراد به المعاصی فیحرم ، شامی ،کتاب الحظروالاباحة ، فصل فی البیع ،ج:۶ص:۳۸۸.هندیه ،کتاب الکراهیة ،الباب التاسع عشر، ج:۵ ص: ۳۵۷.ط:رشیدیه .البحرالرائق ج:۸ص:۲۰۴، کتاب الکراهیة، ط: سعید.تکمله فتح القدیرج:۸ ص:۴۹۷، مسائل متفرقة ط:رشیدیه .

خنثیٰ

☆......خنثیٰ جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرایا بکری نہیں بلکہ خنثیٰ ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں،اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہوجاتی ہے تو اس کامصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کرکے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کردی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور دے سکتا ہے، اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کرسکتا ہے،لیکن اگر

(۱، ۲) لاتجوز التضحية بالشاة الخنثى ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشيديه. لان لحمها لاينضج تناثر شعر الاضحية فى غيروقته ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹.شامى ج:۶ ص: ۳۲۵،ط:سعيد.

(۳) ولايحل بيع شحمها واطرافها ......فإن باع شيئا من ذلك بماذكرنانفذ عندابى حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى وعند ابى يوسف رحمه الله تعالى لاينفذ ، ويتصدق بثمنه ، هنديه ج:۵ ص:۳۰۱،الباب السادس.بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية وعندهااما التصدق باللحم .البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸ .كتاب الاضحية ،ط: سعيد.

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کردیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کردینا واجب ہوجاتا ہے، اور اس کا مصرف صرف فقراء ومساکین ہیں مالداروں کو دینا یا ملازمین ومدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں۔(۱)

چوری کے جانور

☆......قربانی کے لئے جو جانور خرید ا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگر وہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہے تو قربانی جائز نہیں ہوگی، دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر جانور ذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدے تو گوشت کھانا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔(۳)

چھری

جانور کو ذبح کرنے کیلئے جو چھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہے تاکہ جانور

(۱) قال فی البحر :ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال اوجراب لانه جزء منها وكان له التصدق والانتفاع به الاترى ان له ان ياكل لحمها ولاباس بان يشترى به ماينتفع بعينه مع بقاء ه استحسانا ولوباعها بالدراهم ليتصدق بها جازلانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله عليه السلام من باع جلد اضحيته فلااضحية له يفيد كراهية البيع واما البيع فجائزلوجود الملک والقدرة على التسليم ،البحرج:۸ص:۱۷۸ .شامی ج:۶ص:۳۲۸. جوهرة النيرة ج:۲ص:۲۴۵ .ط:ميرمحمد.هنديه ج:۵ص:۳۰۱. بدائع ج:۵ص:۸۱. فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد.فتح القديرج:۸ص:۴۳۷،ط:رشيديه.

(۲) لأن التضحية قربة ولاقربة فى الذبح بملک الغيربغيراذنه ، على هذا يخرج مااذا اغتصب شاة انسان فضحى بها عن نفسه أنه لاتجزيه لعدم الملک ولاعن صاحبها لعدم الاذن ، بدائع ج:۵ص:۷۶.اما الذى يرجع الى محل التضحية ،ط:سعيد. كفايت المفتى ج:۸ص:۱۹۷، دارالاشاعت.

(۳) ولواشترى شاة فضحى بها ثم استحقها رجل فان اجازالبيع جازوان استرد الشاة لم يجز هنديه ،ج:۵ص:۳۰۳،الباب السابع ط:رشيديه. البحر ج:۸ص:۱۷۹،ط:سعيد.

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر "**بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر**" کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔(۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

چھوٹے گاؤں

☆...... چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

---

(۱) قال فی البحر:(وندب حد شفرته) لقوله علیه السلام ان الله کتب الاحسان علی کل شئ فإذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته ،رواه مسلم وغیره ، ویکره ان یضجعها ثم یحد الشفرة لقوله علیه السلام لمن اضجع الشاة وهویحد شفرته لقد اردت ان تمیتها موتتین هلاحددتها قبل ان تضجعها ،بدائع ج:۵ص:۲۰و۸۰،اما الذی یرجع الی آلة التضحیة .ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۸۷، ط: رشیدیه. البحرج:۸ص:۱۷۰.شامی ج:۲ص:۲۹۲،ط:سعید.

(۲) وفیها أراد التضحیة فوضع یده مع ید القصاب فی الذبح واعانه علی الذبح سمی کل وجوبا فلوترکها أحدهما أوظن أن تسمیة أحدهما تکفی حرمت ،الدرمع الرد ج:۲ص: ۳۳۴. هندیه ، ج:۵ص:۲۸۲،و۳۰۴،الباب السابع ط:رشیدیه.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم ...... ویدخل فی کل جنس نوعه و الذکروالأنثی منه والخصی والفحل لانطلاق اسم الجنس علی ذلک والمعزنوع من الغنم ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. شامی ج:۲ص:۳۲۲. البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۲۹،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید.

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

(د)

داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔(۲)

دانت

☆......جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

☆......اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے، بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو ان کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱) قال فی الاجناس :اول وقت الاضحیة لاهل السواد طلوع الفجر الثانی من یوم النحر و فی حق اهل المصر عند فراغ الامام من صلاة العید یوم النحر،المحیط البرهانی ج:۸ ص: ۴۶۱، ط:ادارة القرآن.شامی ج:۶ص:۳۱۸. البحر ج:۸ص:۱۷۵.بدائع ج:۵ ص: ۷۳. هندیه ج:۵ص؛۲۹۵.الباب الثالث ،ط:رشیدیه.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۱.ط:رشیدیه.قال فی البدائع :وروی عنه علیه السلام انه قال فی حدیث البراء بن عازب ؓ من کان منکم ذبح قبل الصلاة فانما هی غدوة اطعمه الله انما الذبح بعد الصلوة فقد رتب النبی ﷺ الذبح علی الصلاة ولیس لاهل القری صلاة العید فلایثبت الترتیب فی حقهم ، بدائع ج:۵ ص: ۷۳،اما الذی یرجع الی وقت التضحیة ،ط:سعید. البحر ج:۸ص:۱۷۵،ط:سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۵۰، کتاب الاضحیة ،دار الاشاعت .

(۳) ولابالهتماء التی لااسنان لها ، شامی ج:۶ص:۳۲۴. هندیه ج:۵ص۲۹۸،الباب الخامس. بدائع ج:۵ ص:۷۵،اما الذی یرجع الی محل التضحیة ،ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۶.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۴.ویکفی بقاء الاکثر،شامی ج:۶ ص:۳۲۴ بدائع ج:۵ ص: ۷۵.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۴، ط:رشیدیه.

(۴) ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثنی منه ابن سنة والجذع من البقر =

☆......جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہوجائے گی، لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھاسکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر ۱ میں گذرا۔(۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنيفا وماأنا من المشركين ، ان صلاتی ونسكی ومحيای ومماتی للّٰه رب العلمين ؛ پاره نمبر : آيت

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللهم منک ولک 'پھر' **"بسم اللّٰه اللّٰه اكبر"** کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللهم تقبله منی كما تقبلت من حبيبک محمد وخليلک ابراهيم عليهما الصلاة والسلام .

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو "**منی**" کی جگہ "**من فلان**" کہے

= ابن سنة والثنى ابن سنتين والجذع من الابل ابن اربع سنين والثنى منها ابن خمس ،بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس ، ط: رشيديه.والمعزابن سنة ومن البقرابن سنتين ومن الابل ابن خمس سنة .البحر ج:۸ ص: ۱۷۷ .فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵،ط:رشيديه.شامی ج:۶ ص: ۳۲۲.

(۱) واما الهتماء وهی التی لااسنان لها فان كانت ترعى وتعتلف جازت وإلا فلا،عالمگيری ج:۵ص:۲۹۸. بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذی يرجع الی محل التضحية .شامی ج:۶ ص: ۳۲۴. فتح القدير ج:۸ص: ۴۳۴، البحر ج:۸ص:۱۷۶،ط:سعيد.

(۲) ومنها ان يكون الذابح مستقبل القبلة والذبيحة موجهة الی القبلة ،بدائع ج:۵ص:۶۰، قبيل فصل اما بيان مايحرم اكله . هنديه ج:۵ص:۲۸۸،ط:رشيديه. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰، ط:سعيد. ويستحب ان يجرد التسمية عن الدعاء فلايخلط معها دعاء وانما يدعو قبل التسمية اوبعدها ويكره حالة التسمية ،بدائع ج:۵ص:۸۰، اماالذی يرجع الی من عليه التضحية،فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية .

اورفلان کی جگہ اس کا نام لے لے۔(۱)

دعاپڑھناضروری نہیں

قربانی کے جانورکوذبح کرتے وقت ''مذکورہ دعا'' پڑھناضروری نہیں بہتر ہے، لہٰذا اگر اس دعا کے بغیر'' بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر'' کہکر ذبح کیاہے تو قربانی صحیح ہوجائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔(۲)

دم

☆......جس جانورکی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائزنہیں۔ یادم تو ہےمگر دم کا تہائی حصہ یاتہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیاہوتو اس کی قربانی جائزنہیں۔(۳)

---

(۱) عن جابربن عبدالله قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجهها قال إنی وجهت وجهی للذی فطرالسموات والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وماانا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذلک امرت وانا من المسلین ،اللهم منک ولک عن محمد ﷺ وامته بسم الله والله اکبرثم ذبح ، رواه ابوداؤد ج:۲ص:۳۰.باب مایستحب من الضحایامکتبه حقانیه . مشکوة ص:۱۲۹، باب فی الاضحیة ،ط:قدیمی . بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. عن عائشةؓ ان سول الله ﷺ امر بکبش اقرن لیطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظرفی سواد فاتی به لیضحی به قال یاعائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجرففعلت ثم اخذها واخذ الکبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به، مشکوة ص:۱۲۷، قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ ص: ۸۰، ط: سعید. بسم الله اللهم منک ولک بسم الله والله اکبر،بدائع ج:۵ ص:۸۰،ط:سعید. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۶۹.

(۲) والمستحب ان یقول بسم الله اللّٰه اکبر،المحیط البرهانی ج:۸ص:۴۵۱،ط:ادارة القرآن. لواقتصرعلی قوله الله اکبر قاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتارج:۶ ص:۳۰۱، ط: سعید.

(۳)(ومقطوع اکثرالأذن أوالذنب أوالعین) فی البدائع :لوذهب بعض الأذن أوالألیة أوالذنب أوالعین، ذکرفی الجامع الصغیر :إن کان کثیرا یمنع وإن یسیرالایمنع.
واختلف أصحابنا فی الفاصل بین القلیل والکثیر، فعن أبی حنیفة اربع روایات :روی محمد عنه فی الأصل والجامع الصغیرأن المانع ذهاب اکثرمن الثلث. وعنه أنه الثلث ، وعنه أنه الربع، وعنه ان یکون الذاهب أقل من الباقی أومثله اه بالمعنی والأولی هی ظاهرالروایة =

☆......ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔(۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔(۳)

= وصححها فی الخانية حيث قال :والصحيح أنه الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير و عليه الفتوى الخ ،شامی ج:٦ص:٣٢٣،٣٢٤.هنديه ج:٥ص:٢٩٧،٢٩٨،٢٩٩. البحرج:٨ ص: ١٧٦و١٧٧ . فتح القدير ج:٨ص:٤٣٣،ط:رشيديه.بدائع ج:٥ص:٧٥، اما الذی يرجع الی محل التضحية ،ط:سعيد.

(١) أيضا

(٢) ولوذهب بعض هذه الاعضاء دون بعض من الاذن والالية والذنب ......واختلف اصحابنا بين القليل والكثيروالصحيح ان الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثيروعليه الفتوى كذا فی قاضيخان ، هنديه ج:٥ص:٢٩٨.الباب الخامس فی بيان محل اقامة الواجب . شامی ج:٦ص:٣٢٣، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٧، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.تكمله فتح القديرج:٨ص:٤٣٣.كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:٥ص:٧٥،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

(٣) (قوله ولاالتی لاالية لها خلقة) الشاة إذا لم يكن لها أذن ولاذنب خلقه ،قال محمد: لايكون هذا ولوكان لايجوز، وذكرفی الأصل عن أبی حنيفة أنه يجوز' خانية" ثم قال :وإن كان لها ألية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز، أما علی قول أبی حنيفة فظاهرلأن عنده لولم يكن لها أذن أصلا ولاالية جازالخ شامی ج:٦ص:٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.بدائع ج:٥ =

دودھ نکالنا

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

''جانور میں تبدیلی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہوجائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

= ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۶، كتاب الاضحية ، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب، رشيديه.

(۱) ويكره بيع لبنهاولواكتسب مالا من لبنها يتصدق بمثل ذلك ،البحر ج:۸ص:۱۷۹. فان كانت التضحية قريبة ينضح ضرعها بالماء الباردبدائع ج:۵ص:۷۸.ولوحلب اللبن من الاضحية قبل الذبح اوجزصوفها يتصدق به ولاينتفع به ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱. شامى ج:۶ص:۳۲۹. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد.

(۲) ومنها انه تجزى فيها النيابة فيجوزللانسان ان يضحى بنفسه وبغيره باذنه لانها قربة تتعلق بالمال فتجزئ فيها النيابة كاداء الزكاة وصدقة الفطرسواء كان الاذن نصااودلالة، بدائع ج:۵ص:۶۷ ،فصل اما كيفية الوجوب. البحرج:۸ص:۱۷۸ .هنديه ج:۵ص:۳۰۲، ط:رشيديه .شامى ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعيد.

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

☆......دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔(۲)

☆......زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفلی قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔(۳)

دیارِ غیر میں قربانی کرنا

''رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

(ذ)

ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرالے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

---

(۱) ولوضحی عن اولاده الكباروزوجته لايجوزالاباذنهم ،قال فی الذخيرة ولعله ذهب الى ان العادة اذاجرت من الاب فی كل سنة صاركالاذن منهم .شامی ج:٦ ص:٣١٥.

(۲) من ضحى عن الميت يصنع كمايصنع فی اضحية نفسه من التصدق والاكل و الاجر للميت والملک للذابح ،شامی ج:٦ ص:٣٢٦. قال فی البدائع ان الموت لايمنع التقرب عن الميت ...... فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه ، بدائع ج:۵ ص:٧٢،ط:سعيد. شامی ج:٦ ص: ٣٢٦

(۳)قال فی البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه ويحج عنه ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦. وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخرعمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قد مات قبل ان يذبح ، رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص:٧٢،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب ،ط: سعيد. من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع فی اضحية نفسه من التصدق والاكل والاجر للميت والملک للذابح ،شامی ج:٦ ص:٣٢٦،ط:سعيد.

ہے، اور" بسم الله الله أكبر" کہنے کی تلقین کرے، تاکہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔(۱)

ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھار دار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔(۲)

ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھار دار یا باریک نوکدار چیز سے" بسم الله الله اکبر" کہہ کر جانور کے جسم میں جس جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہادیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا اور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلا جانور کسی جگہ پر مٹی یا بوجھ میں دبا ہوا ہے، نکالتے نکالتے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) والافضل ان يذبح اضحيته بيده ان كان يحسن الذبح لان الاولى فى القربات ان يتولى بنفسه وان كان لايحسنه فالافضل ان يستعين بغيره ولكن ينبغى ان يشهدها بنفسه ،هنديه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس،بدائع ج:۵ص:۷۹،اما الذى يرجع الى من عليه التضحية . البحرج:۸ص:۱۷۹ . شامى ج:۶ص:۳۲۸،ط:سعيد.

(۲) وان تكون آلة الذبح حادة من الحديد ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ .بدائع ج:۵ص:۸۰.وحب بالحاء نحرالابل فى سفل العنق وكره ذبحها والحكم فى غنم وبقرعكسه فندب ذبحها ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۰۳. البحرج:۸ ص: ۱۷۱، ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۲۰، قبيل فصل امابيان مايحرم اكله، فتح القديرج۸ص:۴۱۶، ط: رشيديه.

(۳) وكفى جرح نعم كبقروغنم توحش فيجرح كصيد اوتعذرذبحه كأن ترد فى بئراوند اوصال حتى لوقتله المصول عليه مريدا ذكاته حل ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۰۳. هنديه ج:۵ ص:۲۸۵، كتاب الذبائح ،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ص:۴۳، فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان المأكول ،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۰،۱۷۱.

ذبح پر اجرت لینا

☆......قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔(۱)

☆......قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔(۲)

ذبح کا آلہ

☆...... ہر تیز دھار دار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہوگا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔(۳)

(۱) ویجوز الاستیجار علی الزکاۃ (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلک یقدر علیه، عالمگیری ج:۴ص:۴۵۴، کتاب الاجارۃ.

(۲) ولایعطی اجر الجزار منها لانه کبیع لان کلامنهما معاوضه لانه انما یعطی الجزار بمقابلة جزره والبیع مکروه فکذا مافی معناه ولقول النبی ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولاتعط اجر الجزار منهاشیئا، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۸. البحر ج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة، ط:سعید. فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۷. هندیه ج:۵ ص:۳۰۱، الباب السادس، ط:رشیدیه.

(۳) وحل الذبح بکلماافری الاوداج وانهر الدم أی اساله، الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۵. ......إلا سنا وظفراً قائمین ولوکانا منزوعین حل عندنا مع الکراهة لما فیه من الضرر بالحیوان کذبحه بشفرة کلیلة، ردالمحتار ج:۶ ص:۲۹۶، ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۴۲، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰. فتح القدیر ج:۸ص:۴۱۵، ط: رشیدیه.

☆......سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھاردار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔(۱)

☆......بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔(۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰه واللّٰه اكبر" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "بسم اللّٰه واللّٰه اكبر" کہتے جاتے تھے۔ صحیح بخاری ومسلم۔(۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلاضرورت شدید

(۱،۲) وحل الذبح بكل ماافرى الاوداج وانهر الدم ولوبنار اوبليطة أى قشر قصب اومروة هى حجرابيض كالسكين يذبح بها ، بدائع ج:۵ص:۴۲،فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۰.الدرمع الردج:۶ص:۲۹۵،كتاب الذبائح،ط: سعيد
(۳) عن انس قال ضحى النبى ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر و وضع رجله على صفاحهما ،بخارى ج:۲ص:۸۳۵، باب التكبير عند الذبح ،ط:قديمى .

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذكاة مابين اللبة واللحيين، ردالمحتار ج:٦ ص:٢٩٤،ط:سعيد. هنديه ج:٥ص: ٢٨٥، كتاب الذبائح ،ط:رشيديه. البحر ج:٨ص:١٦٩ .بدائع ج:٥ص:٤١، فصل اما بيان شرط الاكل فى الحيوان. فتح القدير ج:٨ص:٤١٢. والعروق التى تقطع فى الذكاة اربعة الحلقوم وهومجرى النفس والمرئ وهومجرى الطعام والودجان و هما عرقان فى جانبى الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هنديه ج: ٥ ص: ٢٨٧، ط: رشيديه.البحر ج:٨ص:١٧٠ .ردالمحتار ج:٦ص:٢٩٥ .بدائع ج:٥ص:٤١،ط:سعيد. فتح القدير ج:٨ص:٤١٢ .والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه ، هنديه ج:٥ص:٢٨٨،ط:رشيديه.ردالمحتار ج:٦ص:٢٩٦ .

(٢) فلاتتعين الاضحية الا بالنية ، وقال النبى ﷺ انما الاعمال بالنيات وإنما لكل امرى مانوى ويكفيه أن ينوى بقلبه ، ولايشترط أن يقول بلسانه مانوى بقلبه ؛لأن النية عمل القلب والذكرباللسان دليل عليها .بدائع الصنائع ،كتاب التضحية ج:٥ص:٧١ .ط:سعيد.

(٣) منها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ،يكفيه ان ينوى بقلبه ، بدائع ج:٥ص:٧١،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ،ط:سعيد .هنديه ج:٥ ص:٣٠٤، الباب الثامن .

ذبح کرنے کی جگہ

☆......ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔ (۱)

☆......اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔ (۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر " **بسم اللّٰه اللّٰه اكبر** " کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر " **بسم اللّٰه اللّٰه اكبر** " کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔ (۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔ (۴)

(۱، ۲) وذكاة الاختيار ذبح بين الحلق واللبة بالفتح المنحر من الصدر، شامی ج:٦ ص: ۲۹۴. و فی الجامع الصغیر ولا بأس بالذبح فی الحلق كله اسفله واوسطه واعلاه، الهندية ج:۵ ص: ۲۸۵ ط: رشيديه. شامی ج:٦ ص: ۲۹۴. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰. بدائع ج:۵ ص: ۴۱. فصل اما بيان شرط حل الاكل فی الحيوان.

(۳) وشرط كون الذابح مسلما...... شامی ج:٦ ص: ۲۹٦. هنديه ج:۵ ص: ۲۸۵، ط: رشيديه. البحر ج: ۸ ص: ۱٦۸ ا بدائع ج:۵ ص: ۴۵. فتح القدير ج:۸ ص: ۴۰۷، رشيديه.

(۴) ومنها ان يكون الذابح مستقبل القبلة، بدائع ج:۵ ص: ٦۰. قبيل فصل اما بيان مايحرم اكله =

ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، اجرت پر جانور ذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدا نہیں ہوگی۔(۱)

ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا

اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہو گیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۲)

ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانور ذبح ہو جانے کے بعد پھر حصہ کا تغیر وتبدل درست نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو شرعا اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اور ذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہوگئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

ذبح کے شرائط

☆...... ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔(۴)

= من اجزاء الحيوان .ط:سعيد. وكذلك ان ذبحها متوجهة لغيرالقبلة حلت ولكن يكره ذلك لان النية فى الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج:۱۲ ص:۳، دارالكتب العلمية ،بيروت ، لبنان.هنديه ج:۵ ص:۲۸۸ ،الباب الاول ط:رشيديه .البحرالرائق ج: ۸ ص: ۱۷۰ ،ط: سعيد.

(۱) ويجوزالاستيجارعلى الزكاة (اى الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلك يقدر عليه ،هنديه ج:۴ ص:۴۵۴، كتاب الاجارة .ط:رشيديه .

(۲) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت فى المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزاءه ،الهنديه ج:۵ ص:۲۹۹ ، ط:رشيديه ،كوئته .

(۳) عزيزالفتاوى ج: ۱ ص: ۷۱۹، كتاب الاضحية والعقيقة .

(۴) ومنها أن يكون مسلما او كتابيا ،بدائع ج:۵ ص:۴۵ ،اماشرائط ركن الزكاة ،ط:سعيد.

☆......ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔(۱)

☆......شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔(۲)

(نوٹ): یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

ذبح کے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو" بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے،نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کرلے کہ میں قربانی کر رہا ہوں، کافی ہے۔(۳)

ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆......مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھکر ذبح کرے۔(۴)

☆......جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سر داہنی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

---

(۱) ثم التسمیة فی ذکاة الاختیارتشترط عند الذبح ردالمحتار ج:۶ ص:۳۰۲.ط:سعید.

(۲) والعروق التی تقطع فی الزکاة اربعة :الحلقوم وھومجری النفس والمرئ وھومجری الطعام والودجان وھما عرقان فی جانبی الرقبة یجری فیھما الدم فان قطع کل الاربعة حلت الذبیحة ،ھندیہ ج:۵ص:۲۸۷.البحرج:۸ص:۱۷۰.شامی ج:۶ص:۲۹۵بدائع ج:۵ ص:۴۱، فصل امابیان شرط حل الاکل فی الحیوان . فتح القدیرج:۸ص:۴۱۲.ط:رشیدیہ .

(۳) ولاتأکلوا ممالم یذکراسم اللہ علیہ ،سورة الانعام آیت:۱۲۱ .ویکفیہ أن ینوی بقلبہ ولایشترط ان یقول بلسانہ مانوی بقلبہ ،بدائع ج:۵ص:۷۱،فصل اما شرائط جوازاقامہ الواجب .ط:سعید.

(۴) امدادالفتاوی ج:۳ص:۵۵۹عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ ضحی بکبشین اقرنین املحین یذبح ویکبرویسمی ویقع رجلہ علی صفحتھا ،ابوداؤد ج:۲ص:۳۰،مکتبہ امدادیہ ،ملتان .بدائع ج:۵ص:۸۰، اما الذی یرجع الی الاضحیة ط:سعید.

لٹایا جائے، اگر اس طرح لٹانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کرلیں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہوجائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کرلیا جائے، اور جلدی سے ذبح کردیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تاکہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔(۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔
موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریبا بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔(۳)

---

(۱) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ،الهنديه ج:۵ ص:۲۹۴ . مكتبه رشيديه .

(۲) وكره كل تعذيب بلافائدة ، الدرمع الرد ج:۶ ص:۲۹۶ ، ط:سعيد.وجاء في الحديث : وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ، ابوداود ج:۲ ص:۳۳، امداديه ،ملتان .

(۳) ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوزالذبح في لياليها الاانه يكره لاحتمال الغلط في الظلمة وايام النحر ثلاثة ، البحر ج:۸ ص:۱۷۶ ،ط:سعيد.هنديه ج:۵ ص:۲۹۵ ،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۵ ،فصل اما وقت الوجوب ،ط:سعيد.شامي ج:۶ ص:۳۱۲.

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)

رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کردینا مستحب ہے،اور اگر فروخت کردی تو اس کی قیمت صدقہ کردینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے،اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے،اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہہ دے،تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے،شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو،یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو،ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال اوالجمال علی الکمال یمنع الاضحیة ومالایکون بهذه الصفة لایمنع ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹ .ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۳.فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۴۹، ط:دارالاشاعت .

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰.بدائع ج:۵ ص: ۸۱. ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال وجراب ،شامی ج:۶ص:۳۲۸.البحرج:۸ ص: ۱۷۸ .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،ط:رشیدیه .ویتصدق بثمنه لان القربة ذهبت عنه فیتصدق به ،بدائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.شامی ج:۶ ص: ۳۲۹.

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جارہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہٰذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔ (۱)

رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نرخرے کے داہنے اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔ (۲)

---

(۱) قال فی البدائع :لان الذبح هوالقربة فيعتبرمكان فعلها مكان المفعول عنه ، وان كان الرجل فی مصرواهله فی مصرآخرفكتب اليهم ان يضحوا عنه روى عن ابی يوسف انه يعتبر مكان الذبيحة فقال ينبغی لهم ان لايضحوا عنه حتى يصلی الامام الذی فيه اهله وان ضحوا عنه قبل ان يصلی لم يجزه وهوقول محمد، بدائع ج:۵ص: ۷۴، ط:سعيد. هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۶ . البحرج:۸ص:۱۷۵ . (فتجب التضحية ...... (فجر) نصب على الظرفية (يوم النحر إلى آخرأيامه) (قوله نصب على الظرفية) أی لقوله تجب ، وهذا بيان لأول وقتها مطلقا للمصری والقروی ، الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۳،۳۱۶.

(۲) والعروق التی تقطع فی الذكاة اربعة :الحلقوم وهومجرى النفس والمرى وهومجرى الطعام والودجان وهما عرقان فی جانبی الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة وان قطع اكثرها فكذلک عند ابی حنيفة وهوالصحيح لما ان للاكثرحكم الكل ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷،كتاب الذبائح، ط:رشيديه. فتح القديرج:۸ ص:۴۱۲،ط: رشيديه. البحر ج:۸ص:۱۷۰ . شامی ج:۶ ص:۲۹۴ . بدائع ج:۵ص:۴۱. فصل اما بيان شرط حل الاكل .

(ز)

زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا ناجائز اورحرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اوروہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانورحلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے(۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہوگیا ہوتو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔(۳)

---

(۱) وشرط كون الذابح مسلما...... شامی ج:٦ص:۲۹٦. هنديه ج:۵ص:۲۸۵. البحر ج:۸ ص: ۱٦۸ . بدائع ج:۵ص:۴۵،ط:سعيد. فتح القدير ج:۸ص:۴۰۷. ط:رشيديه.

(۲) وفى اليتيمة كتبت الى أبى الحسن على المرغينانى ولوكانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها فقال نعم ان كان لايخل بالاعتلاف وان كان يخل به لاتجوز التضحية بها ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۸. شامی ج:٦ص:۳۲۵.

(۳) قطع الذنب من الية الشاة قطعة لايؤكل المبان ، وأهل الجاهلية كانوا ياكلونه فقال ﷺماابين من الحى فهوميتة ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۱ ،الباب الثالث فى المتفرقات .

زندہ بچہ نکلا

☆......اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گذرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے، اور گر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کئے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔(۱)

☆......اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا جائز اور حرام ہے، لہذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

(۱،۲) فان خرج من بطنها حيا ، فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم ، فإن لم يذبحه حتى مضت ايام النحريتصدق به حيا فان ضاع أوذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فإن بقى عنده وذبحه للعام القابل اضحية لايجوز، وعليه اخرى لعامه الذى ضحى . ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح والفتوى على هذا ،شامی ج:۶ ص:۳۲۲ .هندیه ج:۵ص:۳۰۱ .الباب السادس فى بيان ما يستحب فى الاضحية ، بدائع ج:۵ ص:۷۸. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية .

(۳) ومن المشائخ من يذكرلهذا الفصل اصلا ويقول كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع ،فتاوى هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۹ .ط:رشيديه . شامی ج:۶ ص:۳۲۳ .ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد و يسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان يضحى و يسلخ قبل ان يبرده.هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ۳۰۰ .بدائع ج:۵ص:۸۰،اما الذى يرجع الى آلة التضحية، البحرج:۸ ص: ۱۷۰ . شامی ج: ۶ ص: ۲۹۶ .

زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کوعید کی نماز ہوگئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کوذبح کرے (۱)اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کوعید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے جانور کوذبح کرے۔(۲)

سر الگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔(۳)

سودخور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سودخور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایسا آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کو اجتماعی

---

(۱) والوقت المستحب للتضحية فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس وفی حق اهل المصربعد الخطبة ،فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵. بدائع :ج۵ص:۷۳،اما الذی يرجع الی وقت التضحية، البحر ج:۸ ص: ۱۷۵. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) واذا ترک الصلوة يوم النحربعذراوبغيرعذرلاتجوزالاضحية حتی تزول الشمس ، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۳ البحرج:۸ص:۱۷۶.شامی ج:۶ ص: ۳۱۸

(۳) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولايباين الراس ولوفعل يكره ،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۲۸۷.ط:رشيديه . شامی ج:۶ص:۲۹۶.البحرج:۸ص:۱۷۰.فتح القديرج:۸ص:۴۱۵. ط:رشيديه. کره النخع وهوان يبلغ بالسکين النخاع و توکل الذبيحة وقيل ان يکسرعنقه قبل ان يسکن من الاضطراب وکل ذلک مکروه لانه تعذيب الحيوان بلاضرورة ،فتاوی هنديه ج: ۵ص: ۲۸۸.ط:رشيديه. البحرج:۸ ص: ۱۷۰،ط:سعيد.

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے، لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔(۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆......جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے(۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،ردالمحتارج:۵ص:۹۹، ط:سعيد.وج:۶ص:۳۸۵. هنديه ج:۵ص:۳۴۹. ......(وان كان شريک الستة نصرانيا أومريدا اللحم لم يجزعن واحد) منهم لأن الاراقة لاتتجزأ ،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۶. وكذاإذاكان أحدهم عبدا أومدبرا ويريد الاضحية ؛لأن نيته باطلة ،لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فيمتنع الجواز أصلا بدائع ج:۵ ص: ۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) الجدى اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزيران اعتلف اياما فلابأس لانه بمنزلة الجلالة ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۰.ط:رشيديه . باب مايوكل من الحيوان ومالايوكل .شامى ج:۶ ص:۳۰۶.

(۳) ويجوزبالجماء التى لاقرن لها وكذا مكسورة القرن كذا فى الكافى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.شامى ج:۶ص:۳۲۳.

(۴) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا فى البدائع ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط: رشيديه .شامى ج:۶ص:۳۲۳. البحرج:۸ص:۱۷۶.بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذى يرجع الى محل التضحية فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۴،ط:رشيديه.

☆......اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

☆......اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

(ش)

شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

---

(۱) (قوله ويضحى بالجماء) هى التى لاقرن لها خلقة وكذا العظماء التى ذهب بعض قرنها بالكسر أوغيره ، فان بلغ الكسر إلى المخ لم يجز ،شامى ج:٦ص:٣٢٣. فتاوى هنديه ج:٥ ص:٢٩٧، ط:رشيديه . البحرج:٨ص:١٧٦. بدائع ج:٥ص:٧٦، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. فتح القدير ج: ٨ص: ٤٣٣،رشيديه.

(٢) وان بلغ الكسر المشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين ،فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٧.ط:رشيديه ، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب .شامى ج:٦ص:٣٢٣.

(٣) اما الذى يرجع إلى من عليه التضحية فمنها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها ؛لأن الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ، قال النبى ﷺ لاعمل لمن لانية له ، بدائع ج:٥ص:٧١،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔(۱)

شرکت سے علیحدہ ہوجانا

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی ،اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہوگیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہوگیا تو قربانی ہوجائے گی۔(۲)

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہوجائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی (۳)،اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔(۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆...... بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہوجائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆...... جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کرلوں گا، یہ بھی

(۱) ولوذبح الباقون بغیراذن الورثة لایجزیهم لانه لم یقع بعضها قربة لعدم الاذن منهم فلم یقع الکل قربة ضرورة عدم التجزی ،هندیه ج:۵ص:۳۰۵.ط:رشیدیه . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸ .

(۲) والتقدیربالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،عالمگیری ، کتاب الاضحیة ،الباب الثامن ج:۵ص:۳۰۴. کفایت المفتی ج:۸ ص:۱۹۲، دارالاشاعت. ولو اشتری بقرة یرید أن یضحی بها ، ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیه لأنه بمنزلة سبع شیاه حکما إلا أن یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴.بدائع ج:۶ ص: ۷۲،ط:سعید.

(۳) وفقیرشراها لها لوجوبها علیه بذلک حتی یمتنع علیه بیعها ،تنویرالابصارمع الدر المختارشامی ، کتاب الاضحیة ، ج:۶ص: ۳۲۱ط :سعید.

(۴) لأن بعضها لم یقع قربة ، الدرمع الرد، کتاب الاضحیة ،ج:۶ص:۳۲۶.

(۵) ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة......وان فعل ذلک قبل ان یشتری کان احسن ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴.شامی ج:۶ص:۳۱۷.

جائز ہے(۱)، لیکن اگر اس نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کرلیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن راجح جواز ہے۔(۲)

شرکت کا جانور

شرکت میں دئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔(۳)

شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کر لینا اور پیسہ نہیں دیا، اوراس نے حصہ شامل کرلیا، جب قربانی ہو چکی تو اس لینے والے نے انکار کردیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اوراس پرضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔(۴)

شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

---

(۱) ولواشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها ...... الا ان يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلايكره ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۲. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) ولواشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم؛ لأنه بمنزلة سبع شياه حكما ،هنديه ج:۵ص:۳۰۴.ط:رشيديه،كوئته . بدائع ج:۵ص:۷۲،سعيد.شامي ج:۶ص:۳۱۷.

(۳) ويظهران العارية كالوديعة لكونها مضمونة بالدين وكذا المشتركة ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۳۱. يعنى انها امانة لظهوران نصيب شريكه امانة فى يده فلاتجزى كالوديعة ولايخفى ان المراد شاة واحدة مشتركة بخلاف شاتين بين رجلين ضحيا بهما فانه يجوز،ردالمحتارج:۶ص:۳۳۱،ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۷، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.هنديه ج:۵ص:۳۰۳.

(۴) فتاوى محموديه ج:۴ص:۲۹۷.

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

شریک کرنا

☆……کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کرسکتا ہے۔(۲)

☆……اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کرسکتا ہے، اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کرسکتا۔(۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کرسکتا ہے۔(۴)

---

(۱) وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وأبی یوسف وان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لایجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا.شامی ج:٦ص: ۳۱۵. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸ .ط:سعید.

(۲) فی الهندیه :ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرك فیها ستة یکره ویجزیهم لانه بمنزلة سبع شیاه حکما الا ان یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلک قبل أن یشتریها کان أحسن وهذا اذا کان موسرا، هندیه ،الباب الثامن ، ج:۵ ص: ۳۰۴.ط:رشیدیه .شامی ج:٦ ص:۳۱۷،ط:سعید.

(۳) فی الهندیه :وان کان فقیرامعسرا فقد أوجب بالشراء فلایجوزأن یشرك فیهاوکذا لو اشرك فیها ستة بعد ماأوجبها لنفسه لم یسعه لانه اوجبها کلها لله تعالی وأن اشرك جاز ویضمن ستة اسباعها،ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشیدیه.الباب الثامن فیمایتعلق بالشرکة شامی. ج:٦ص:۳۱۷

(۴) فی الهندیه : ولوذبح ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده لیس هذا فی ظاهرالروایة فقال الحسن بن زیاد فی کتاب الاضحیة ان کان اولاده صغارا جازعنه وعنهم جمیعا فی قول ابی حنیفة =

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابۂ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہ نامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاوی موجود ہیں۔ (۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

(ص)

صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا

☆...... کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

= وابی یوسف وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وابی یوسفؒ و ان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لاتجوزعنه ، ولاعنهم فی قولهم جمیعا ج: ۵ ص:۳۰۲، الباب السابع فی التضحیة عن الغیر، ط:رشیدیه . وفیه ایضا ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته إلا باذنه ،هندیه ج:۵ص:۲۹۳ ط:رشیدیه .شامی ج:٦ ص:۳۱۵، ط: سعید.

(۱) ومنها ان یکون مسلما او کتابیا فلاتؤکل ذبیحة اهل الشرک والمرتد لانه لایقرعلی الدین الذی انتقل الیه ، هندیه ج:۵ ص:۲۸۵ .شامی ج:٦ ص:۲۹٦ .البحرالرائق ج:۸ ص: ۱٦۸ . بدائع الصنائع ج:۵ ص:۴۵، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .فتح القدیر ج:۸ ص: ۴۰۷. ط:رشیدیه.

(۲) ماہنامہ بینات جلد نمبر: ۵۰ جمادی الاولی، خصوصی شیعہ نمبر، ۱۴۰۸ھ ۔ ۱۹۸۸ء۔

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے۔ ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت۔ احسن الفتاوی ج:۷ ص:۵۰۹۔

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مرگیاتو اس سے قربانی ساقط ہوگئی،قربانی کے لئے وصیت کرنااورورثاء کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنالازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگرکوئی صاحب نصاب قربانی کےایام میں انتقال کرگیااوراس نےاس سال کی قربانی نہیں کی ،تو اس سے قربانی کاوجوب ساقط ہوجائے گا۔(۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگرکسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کوقربانی کےایام میں دوقربانیاں کرنی ہونگیں ،ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی ،اوردوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی ۔(۳)

صاحب نصاب پرقربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پرقربانی واجب ہے،اورقربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے''**عن ابی ہریرۃؓ أن رسول الله ﷺ قال:من کان له سعة ولم یضح فلایقربن مصلانا.ابن ماجه ابواب الاضاحی ج:اص:۲۲٦** قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کووسعت ہےاوروہ قربانی نہ کرےتوہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہرہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے ،پس اگرایک گھرمیں دوشخص

(۱،۲) فی الهندیه : ولومات الموسرفی أیام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الاضحیة ج:۵ ص:۲۹۳.الباب الاول ، ط:رشیدیه .البحرج:۸ص:۱۷۴.شامی ج:٦ص:۳۱٦.

(۳) وفی الشامیة:واعلم أنه قال فی البدائع :ولونذرأن یضحی شاة وذلک فی ایام النحر موسرفعلیه أن یضحی شاتین عندنا شاة بالنذروشاة بایجاب الشرع ابتداء إلا اذاعنی به الاخبارعن الواجب علیه فلایلزمه إلا واحدة ج:٦ص:۳۲۰، ۳۳۲.ط: سعید.البحرج: ۸ ص:۱۷۵.هندیه ج:۵ص:۲۹۳.

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہو تو ایک پر۔(۱)

صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا، تو اس سے قربانی ساقط ہوجائے گی۔(۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالی کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کر دینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

(۱) البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۶۴.فصل اما شرائط الوجوب .ط:سعید.

(۲) فلوکان غنیا فی أول الایام ، فقیرا فی آخرها لاتجب علیه ، الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۵ ،۳۱۹.عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲.ولوافتقرفی ایام النحرسقطت عنه وکذا لومات ولو بعدها لم تسقط ،البحرج:۸ص:۱۷۴.

(۳) ولوترکت الضحیة ومضت أیامها تصدق بها حیة وفی الشامیة (قوله تصدق بها حیة) لوقوع الیاس عن التقرب، بالاراقة، وان تصدق بقیمتها اجزاءه ؛لأن الواجب التصدق بعینها وهذا مثله فیما هو المقصود.الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۰.کفایت المفتی ج:۸ص: ۲۵۲.

(۴) فی البحر:ولم تجب الابملک النصاب فدل ان وجوبها بالقدرة المیسرة ؛لأن اشتراط النصاب لاینافی وجوبها بالممکنة کما فی صدقة الفطر،ج:۸ص:۱۷۴.ط:ایچ ایم سعید. و فی تنویر الابصار :وشرائطها الاسلام والاقامة والیسار الذی یتعلق به صدقة الفطر ،شامی =

صدقہ کردینے سے قربانی ادانہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کر کے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگا دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادانہیں ہوگی۔ صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔ (۱)

ضرورت اصلیہ

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔ (۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج:٦ ص: ۳۱۲. ط:ایچ ایم سعید. هندیه ج:۵ ص: ۲۹۲. ط:رشیدیه.

(۱) ومنها ان لایقوم غیرها مقامها حتی لوتصدق بعین الشاة أوقیمتها فی الوقت لایجزیه عن الاضحیة لان الواجب تعلق بالاراقة ،والأصل ان الوجوب اذا تعلق بفعل معین انه لایقوم غیره مقامه کما فی الصلاة والصوم وغیرهما ،بدائع ج:۵ص:٦٦، فصل اما کیفیة الوجوب .شامی ج:٦ص: ۳۲۰.

(۲) قال المحقق قوله وفسره ابن ملک ای فسر المشغول بالحاجة الاصلیة حیث قال وهی مایدفع الهلاك عن الانسان تحقیقا کالنفقة ودورالسکنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج الیهالدفع الحراوالبرداوتقدیراکآلات الحرفة واثاث المنزل ودواب الرکوب وکتب العلم لاهلهاشامی ج:۲ص: ۲٦۲ .البحر ج:۲ص:۲۰٦،ط:سعید.هندیه ج: ۱ ص:۱۷۳،ط:رشیدیه

نہیں ہے۔(۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

عضو تناسل

مذبوحہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفی السراج ودلت المسألة ان الملاهی کلها حرام ویدخل علیهم بلا اذنهم لانکار المنکرقال ابن مسعود صوت اللهووالغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات قلت وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر،شامی ج:۶ص:۳۴۸، ۳۴۹ .

(۲) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلثة الا من صدقة جاریة اوعلم ینتفع به اوولد صالح یدعوله ، مشکوة ص:۳۲،کتاب العلم ، ط:قدیمی کتب خانه .

(۳) وفی البدائع :الا انه لم یدخل فیهالیلة العاشرة من ذی الحجة لانه استتبعها النهار الماضی وهویوم عرفة بدلیل ان من أدرکها فقد ادرك الحج کما لوادرك النهاروهویوم عرفة . ج:۵ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ط:سعید.

(۴) فی الدرالمختار:وکره تحریما وقیل تنزیها والاول اوجه من الشاة سبع ،الحیاء و الخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکرللاثرالوارد فی کراهة ذلک. شامی ج:۶ص: ۷۴۹،مسائل شتی .ط:سعید.

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆...... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہوسکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆...... بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہوسکتے ہیں۔(۲)

☆......عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل "جانوروں کی عمریں" عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

---

(۱) فی الهنديه : وكذلک ان أراد بعضهم العقيقة عن ولد وولد له ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشيديه. كذافي الشامية ج:۶ ص:۳۲۶.ط:سعيد.البحر ج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۷۲.

(۲) فی الهنديه : ولوأرادوا القربة الاضحية أوغيرها من القرب أجزاهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا اووجب على البعض دون البعض،ج:۵ص:۳۰۴. فيه ايضا :وكذلک ان أراد بعضهم العقيقة عن ولد الخ ج:۵ص:۳۰۴

(۳) حواله بالا.شامی ج:۶ ص:۳۲۶.البحر ج:۸ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۷۲

(۴) فی الهنديه :ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ستة اشهروالثنى ابن سنة الخ ج:۵ ص: ۲۹۷،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

ہوتی، اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اسپر عمل کرنے کا احتیاطاً حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آسکتا ہے، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آجانا ممکن ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا یکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نو دن کا ہوگا، اب اگر اس کے پکے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کرسکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہوکر آٹھ نو دن زائد ہوچکی ہے، لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جاسکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے ''مسنۃ'' کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہوسکتے ہیں، لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا، جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دو دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے، کفایت المفتی۔ ج:۸ص:۲۱۷، ط: دارالاشاعت.

عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقیم عورت صاحب نصاب ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔(۱)

عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلاشبہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز

(۱) (وأما شرائط الوجوب) منها اليساروهومايتعلق به وجوب صدقة الفطر دون مايتعلق به وجوب الزكاة، هنديه، كتاب الاضحية، ج:۵ص: ۲۹۲، ط: رشيديه. شامى ج:۶ص: ۳۱۲، ط: سعيد. البحر الرائق ج:۸ص: ۱۷۴، ط: سعيد.

ہے،(۱) البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں،اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے،اس لئے بلاضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں (۲)۔

عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)،لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے،کودنے سے عیب دار ہوگیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔(۴)

عیب دار ہوگیا

☆...... اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا،پھر وہ جانور عیب دار ہوگیا تو صاحب نصاب آدمی پرضروری ہوگا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بےعیب جانور کی قربانی کرے۔(۵)

☆......اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا،پھر وہ جانور عیب دار ہوگیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے،فقیر کے لئے اس

(۱) فی الهندیه :والمرأة المسلمة والکتابية فی الذبح کالرجل ،ج:۵ص:۲۸۶.البحر ج: ۸ ص:۱۶۸ .فتح القدیر ج:۸ص:۲۰۷ .ط:رشیدیه.

(۲) فیه ایضا: والحاصل أن کل مافیه زیادة ألم لایحتاج الیه فی الزکاة مکروه ،کذا فی الکافی هندیه ،ج:۵ص:۲۸۸.

(۳) فی الهندیه :وأما صفته فهوان یکون سلیما من العیوب الفاحشة کذا فی البدائع الخ ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۵ ط:سعید.شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۴) ولوقدم أضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها أجزاه الخ هندیه ج:۵ص:۲۹۹. ط:رشیدیه .البحر ج:۸ص:۱۷۷. بدائع ج:۵ ص:۷۶. فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۵.

(۵) ولواشتراها سلیمة ثم تعیبت بعیب مانع کما مرفعلیه اقامة غیرها مقامها ان کان غنیا و ان کان فقیراجزاه ذلک وکذا لوکانت معینة وقت الشراء لعدم وجوبها علیه بخلاف الغنی . شامی ج:۶ص:۲۰۷ .هندیه ج:۵ص:۲۹۹ .البحر ج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۶. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

کی جگہ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب ونقص پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہوتو اگر قربانی منت ونذر کی ہوتو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر ومنت کی نہ ہوتو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کردینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلاً ٹانگ ٹوٹی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کر سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) أیضا

(۲) ولواشتری رجل اضحیة وهی سمینة فعجفت عنده حتی صارت بحیث لواشتراها علی هذه الحالة لم تجزئه إن کان موسرا ، وان کان معسرا اجزأته إذ لاأضحیة فی ذمته ، فان اشتراها للأضحیة فقد تعینت الشاة للأضحیة حتی لوکان الفقیرأوجب علی نفسه اضحیة لاتجوزهذه ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۹.بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۳) ولوقدم أضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها مقامها أجزأه ، ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵.ط: رشیدیه. بدائع ج:۵ ص: ۷۶.البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعید.

(۴) قال رحمه الله :ولایذبح قبل الصلوة ویذبح غیره یعنی لایجوز لاهل المصران یذبحوا الاضحیة قبل ان یصلوا صلوة العید ویجوزلاهل القری والبادیة ان یذبحوا بعد صلاة الفجر قبل ان یصلی الامام صلاة العید والاصل فی ذلک قوله ﷺ من ذبح قبل صلاة الامام فلیعد ذبیحته ومن ذبح بعد صلاة الامام فقد تم نسکه ، وأصاب سنة المسلین ،قال صاحب النهایة :=

عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔ (۱)

عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی امسال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔ (۲)

عیسائی کا ذبیحہ

''یہود کا ذبیحہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(غ)

غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہیں تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحب نصاب امیر بن گیا تو اب اس

= هذا يشير الى ماذكر فى المبسوط حيث قال لايجزيه لعدم الشرط لالعدم الوقت قال عليه السلام أول نسكنا فى هذا اليوم الصلوة ثم الاضحية الخ البحر ج:۸ ص:۱۷۵، ط: سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۳، فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب. فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۰. هنديه ج:۵ ص:۲۹۵. شامی ج:۶ ص:۳۱۸.

(۱) فقال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل ان يصلى اونصلى فليذبح مكانها اخرى وفى رواية قال ﷺ يوم النحرثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل ان يصلى فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه، مشكوة ج:۱ ص:۱۲۹. ط:قديمی كتبخانه.

(۲) ذكر الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثنى منه ابن سنة ...... وذكر القاضى فى شرحه مختصر الطحاوى ...... فى الثنى من الشاة والمعزما تم له حول وطعن فى السنة الثانية ، بدائع ج:۵ ص:۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب. هنديه ج:۵ ص:۲۹۷. الباب الخامس، ط:رشيديه. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷، ط:سعيد. شامی ج:۶ ص:۳۲۲. ط:سعيد

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۱)

غریب قربانی کے ایام میں امیر ہوگیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہوگیا اور وہ صاحب نصاب ہوگیا تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔(۲)

غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خریدلیا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔(۳)

غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

☆......اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدلیا ہے، تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہوجائے گی (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مرگیا یا گم ہوگیا تو یہ واجب ساقط ہوجائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) وعلى هذا يخرج ما إذا لم يكن أهلا للوجوب فى أول الوقت ثم صار أهلا فى آخره بأن كان كافرا أوعبدا أوفقيرا أومسافرا فى اول الوقت ثم صار أهلا فى آخره فانه يجب عليه ...... ولوضحى فى أول الوقت هوفقيرفعليه أن يعيد الاضحية وهوالصحيح، هنديه. ج:۵ ص: ۲۹۳ .البحرج:۸ص:۱۷۴ .بدائع ج:۵ص:۶۵.

(۲)ولايشترط أن يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لوكان فقيرا فى اول الوقت ثم أيسرفى آخره تجب عليه ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۴.فصل اما شرائط الوجوب،ط:سعيد.

(۳) وفقيرشراها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها ، الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۱. وفى الشامية :لأن شراءه يجرى مجرى الايجاب وهوالنذربالتضحية عرفا ،ج:۶ ص:۳۲۱.

(۴) أيضا

(۵) والفقيرلوسرق شاته ولم يشتراخرى ليس عليه اخرى والغنى يجب عليه اخرى =

اوراگرغریب آدمی نے پہلا جانورگم ہونے کے بعد دوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مل گیاتو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرناواجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانورخریدتاجائے گاسب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔(۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگرکسی نے کسی کے جانورکوغصب کر کے قربان کرڈالاتو قربانی اداہوجائیگی البتہ غاصب پرضروری ہوگا کہ مالک کوجانور کی قیمت اداکردے۔(۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جوجانورناپاکی،غلاظت کھاتا ہےاس کے باندھنے (پابندرکھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائزنہیں ہے،البتہ اگر چندروز کے لئے باندھ کرچارہ وغیرہ کھلایاجائے کھلا اورآزادپھرنے نہ دیں تاکہ گندگی اورغلاظت میں منہ نہ ڈالےتو اس کی قربانی درست ہے،اگراونٹ ہےتو چالیس روز،گائے بھینس بیل وغیرہ کوبیس روزاوربکرا بکری کودس روزبندرکھ کرچارہ کھلایاجائے۔(۳)

= لان الوجوب على الفقيربالشراء والشراء يتناول حقه المعين فوجب التضحية به، فسقط والواجب بهلاک المعين ، خلاصة الفتاوى ج:۴ص:۳۱۸ .البحرج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعيد

(۱) واذا اشترى الغنى اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى فى ايام النحر كان له ان يضحى بايتهما شاء ولوكان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحى بهما ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط:رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۶ .فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.

(۲) فى المنتقى لوغصب اضحية غيره فذبحها عن نفسه وضمن القيمة لصاحبها اجزأه ماصنع لانه ملكها بسابق الغصب، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۳.ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص:۱۷۹ .بدائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

(۳) ولاتجوزالجلالة وهى التى تاكل العذرة ولاتاكل غيرها فان كانت الجلالة ابلا تمسک اربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقريمسک عشرين يوما والغنم عشرة ايام ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۸،ط:رشيديه . البحرج:۸ص:۱۷۶ .ط:سعيد.شامى ج:۶ص:۳۲۵.بدائع ج: ۵ ص: ۴۵ ،فصل اما بيان شرط حل الاكل ،ط:سعيد.

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

"کافر کو گوشت دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے(۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔(۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔(۳)

فساد ہوگیا

اگر کسی شہر میں فساد ہوگیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہوگیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کرلی تو درست ہے۔(۴)

---

(۱) وحل ذبيحة مسلم وكتابى لقوله تعالى "وطعام الذين اوتوالكتاب حل لكم" والمراد به ذبائحهم لان مطلق الطعام غيرالمزكى يحل من اى كافرولافرق فى الكتابى بين ان يكون ذميا او حربيا ،البحرج:۸ص:۱۶۸ .هنديه ج:۵ص:۲۸۵ .بدائع ج:۵ص:۴۵ .شامى ج:٦ ص:۲۹٦ .

(۲) لامجوسى ووثنى ومرتد ومحرم وتارك التسمية عمدا يعنى لاتحل ذبيحة هولاء ، شامى ج:٦ص:۲۹۸ .البحرج:۸ص:۱۶۸ ،ط:سعيد. كتاب الذبائح .هنديه ج:۵ص: ۲۸۵ .بدائع ج:۵ص:۴۵ .فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان ،ط:سعيد.

(۳) ولواشترى شاة للاضحية يكره ان يحلبها اويجزصوفها فينتفع به لانه عينها للقربة فلايحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،هنديه ج:۵ص:۳۰۰ .ط:رشيديه . والصحيح ان الموسروالمعسرفى حلبها وجزصوفها سواء ،فتاوى هنديه ج: ۵ ص:۳۰۱ . شامى ج:٦ص:۳۲۹ .البحرج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:۷۸ .ط:سعيد.

(۴) وفى الواقعات لوان بلدة وقعت فيها فترة ولم يبق فيها وال ليصلى بهم صلاة العيد، فضحوا بعد طلوع الفجرجاز و هوالمختارلان البلدة صارت فى حق هذا الحكم كالسواد =

فقیر آخری وقت میں مالدار ہوگیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہوگیا۔ تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدلیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدلیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہوجاتی ہے۔ (۲)

(ق)

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔ (۳)

= وعلیه الفتوی ،هندیه ج: ۵ ص:۲۹۵ .ط:رشیدیه .البحرج:۸ص:۱۷۶ .بدائع ج:۵ ص: ۷۴ .فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعید.

(۱) ولوضحی فی أول الوقت وهوفقیرثم أیسرفی آخرالوقت فعلیه ان یعید الاضحیة عندنا ، بدائع ج:۵ص:۶۵ ،فصل اما کیفیة الوجوب .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۳، کیفیة الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحیة . شامی ج:۶ص:۳۱۹، کتاب الاضحیة .ط:سعید.

(۲) فلوقال کلامانفسیا لله علی ان اضحی بهذه الشاة فاشتری شاة بنیة الاضحیة وان المشتری غنیا لاتصیرواجبة ...... وان کان فقیرا فی ظاهرالروایة تصیرواجبة بنفس الشراء ، هندیه ج:۵ص:۲۹۴ .ط:رشیدیه.شامی ج:۶ص:۳۲۰.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ .ط: سعید.

(۳) وعن زید بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ یارسول الله ماهذه الاضاحی قال سنة ابیکم ابراهیم علیه السلام قالوا فما لنا یارسول الله قال بکل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه ، مشکوة ص: ۱۲۹ .قدیمی کتبخانه .ای طریقته التی امرنا باتباعها قال تعالی ان اتبع =

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

= ملة ابراهيم حنيفا فهي من الشرائع القديمة التى قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج:۳ ص: ۳۱۴.باب الاضحية .الفصل الثالث ط: امداديه . واما الذى يجب على الغنى دون الفقيرفما يجب من غيرنذرولاشراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة واحياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين أمره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش فى هذه الايام فداء عن ولده ومطيه على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج:۵ص:۶۲ . فتجب التضحية اى اراقة الدم من النعم قال فى الجوهرة والدليل على انها الاراقة لوتصدق بين الحيوان لم يجزوالتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب ،شامى ج:۶ص: ۳۱۳. بدائع ج:۵ص:۶۶ .فصل اما كيفية الوجوب.

(۱) خطبات حكيم الاسلام ج:۲ص:۴۴۶،سنت حضرت خليل ،كتبخانه مجيديه ،ملتان .

(۲)احكام و تاريخ قربانى مصنفه مفتى محمد شفيع صاحبؒ ص:۳۴.ط:ادارةالمعارف.

قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرھویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی ۔(۱)

قربانی دوسری جگہ کرنا

☆......اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں ، مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے ، اس کی خدمت کر کے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے(۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳)اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے ، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے ، اور پڑوسی ،عزیز واقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

(۱) قال مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمرو ﷺ قال :الأضحی یومان بعد یوم الاضحی ، وقال مالک:أنه بلغه عن علی بن ابی طالب ؓ مثل ذلک ،موطامالک ج:۲ص:۴۹۷، ط:میرمحمد کتبخانه .وفی شرح التنویرشاۃ اوسبع بدنۃ فجریوم النحرإلی آخرأیامه ، وھی ثلاثة افضلھا اولھا ، الدرمع الرد، کتاب الاضاحی ج:۶ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۵،۷۴، فصل اما الذی یرجع الی وقت التضحیة،ط: سعید.ھندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ، ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة، ط:سعید.

(۲) ان الرجل اذا کان فی مصرواھله فی مصرآخرفکتب الیھم لیضحوا عنه فانه یعتبرمکان التضحیة فینبغی ان یضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته فی المصرالذی یضحی عنه فیه ، ھندیه ج :۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع البحرج:۸ص:۱۷۵ .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) والافضل ان یذبح اضحیته بیده ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسه وان کان لایحسنه فالافضل ان یستعین بغیرہ ولکن ینبغی ان یشھدھا بنفسه ، ھندیه ج:۵ ص:۳۰۰ .الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۹.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ط: سعید. البحرج:۸ص:۱۷۹ .ط:سعید.

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بنا پر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلاً دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے لئے قربانی کا انتظام کرنا یا وہاں کے لوگ زیادہ غریب اورمحتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو وہاں قربانی کرانے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کر کے دوسرا کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کر دینا ضروری ہے۔(۲)

قربانی کا جانور گم ہوگیا

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہوگیا، تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۳)

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه و اصدقائه ویدخر الثلث ویطعم الغنی والفقیر جمیعا،فتاوی هندیه، ج: ۵ ص:۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .فتح القدیر ج:۸ص: ۴۳۶. ط: رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص: ۸۱.فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة.

(۲) ولوباع الاضحیة جازویشتری بقیمتها اخری ویتصدق بفضل ما بین القیمتین ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲.الباب السادس فی بیان مایستحب فی الاضحیة ،ط:رشیدیه . البحر ج:۸ص:۱۷۵ .

(۳) (قوله فعلی الغنی غیرها لاالفقیر) أی ولو کانت المیتة منذورة بعینها لما فی البدائع ان المنذورة لوهلکت أوضاعت وتسقط التضحیة بسبب النذر، غیرانه ان کان موسرا تلزمه أخری بایجاب الشرع ابتداء لابالنذر،شامی ج:٦ص:۳۲۵، کتاب الاضحیة . البحرالرائق ج: ۸ص:۱۷۵ . کتاب الاضحیة ط :سعید.

☆......اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔(۱)

☆......اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اور وہ گم ہوگیا پھر اس نے دوسرا جانور لیکر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربان کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہوجاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔(۲)

قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کرلیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خرید لیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کرلیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر تعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) واذا اشترى الغنى اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى فى ايام النحر كان له ان يضحى بايتهماشاء ،البحر ج:۸ص:۱۷۵. فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط:رشيديه. فالافضل ان يضحى بهما فان ضحى بالاولى اجزأه ولاتلزمه التضحية بالاخرى .بدائع ج:۵ ص:۶۶. ط: سعيد.

(۲) ولو كان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحى بهما ، هنديه ، ج:۵ ص:۲۹۴،الباب الثانى بدائع ج:۵ص:۶۶ .فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج:۸ ص:۱۷۵ . ط:سعيد

(۳) ولونذران يضحى شاة وذلک فى ايام النحروهوموسرفعليه ان يضحى بشاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء الااذا عنى به الاخبارعن الواجب عليه فلايلزمه الا واحدة =

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک وتعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کرر ہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کر دیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، غیبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔ (۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منی میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جاسکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ وتابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، **والبدن جعلناها**

= ......وكذا لوكان معسرا ثم ايسر فى ايام النحر لزمه شاتان ، شامی ج:٦ ص: ٣٢٠، ٣٣٢. بدائع ج:٥ ص:٦٣ .فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعيد. اما الذى يجب على الغنى والفقير فالمنذور به...... يستوى فيه الغنى والفقير ...... (قوله ولوفقير) لان الفقير اذا اشتراها له يلزمه التصدق بعينها بلا نذر،شامی ج:٦ ص: ٣٢٠ .ط:سعيد.

(۱) احکام وتاریخ قربانی، مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب ص:۱۸، ادارۃ المعارف ،کراچی.

لکم من شعائر اللّٰہ لکم فیھا خیر. سورہ حج آیت: ۳٦. (۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کے چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کردے۔ (۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ص: ۲۳. ط: ادارۃ المعارف.

(۲) احکام و تاریخ قربانی ص: ۲۲. ط: ادارۃ المعارف.

(۳) (فروع) فی القنیة: اشتری بلحمھا ماکولا فأکلہ لم یجب علیہ التصدق بقیمتہ استحسانا، شامی ج: ٦ ص: ۳۲۸. ط: سعید. ولایحل بیع شحمھا واطرافھا وراسھا وصوفھا ووبرھا وشعرھا و لبنھا الذی یحلبہ منھا بعد ذبحھا بشئ لایمکن الانتفاع بہ ...... ولایعطی اجر الجزار والذابح منھا فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنا نفذ عند ابی حنیفة ومحمد رحمھما اللّٰہ تعالی، وعند ابی یوسف رحمہ اللّٰہ تعالی لاینفذ مما ذکرنا ویتصدق بثمنہ. واللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح حتی لایبیعہ بما لاینتفع بہ الابعد الاستھلاک ولوباعھا بالدراھم یتصدق بھا جاز لانہ قربة کالتصدق، بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. فتاوی ھندیہ ج: ۵ ص: ۳۰۱. ط: رشیدیہ. شامی ج: ٦ ص: ۳۲۹. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۷. ط: رشیدیہ. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. ط: سعید.

بعد قربانی کا حکم ختم ہوجاتا ہے۔(۱)

قربانی کاوقت

☆......قربانی کاوقت :شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کوعید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہوجائے گی ،لیکن قربانی کرنے کاسب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن ۔(۲)

قربانی کاوقت دیہات میں :(جہاں جمعہ اورعیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے ۔(۳)

☆...... جہاں جمعہ اورعیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنادرست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے(۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پرنماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی ۔(۵)

---

(۱) واذا ذبحها فی وقتها جازله ان یحلب لبنها ...... وینتفع به لان القربة اقیمت بالذبح و الانتفا ع بعد اقامة القربة مطلق کالاکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱، ط:رشیدیه .شامی ج: ۶ ص:۳۲۹.ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۹،ط:سعید. فتح القدیرج: ۸ص:۴۳۷.ط: رشیدیه.

(۲) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشروالحادی عشروالثانی عشراولها افضلها و آخرها ادونها ویجوزفی نهارها ولیلها بعدطلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۲،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اماوقت الوجوب،ط: سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۳) والوقت المستحب للتضحیة فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس . هندیه ج:۵ ص: ۲۹۵.ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۳.شامی ج:۶ص:۳۱۸.البحرج: ۸ص:۱۷۵. ط: سعید.

(۴) والوقت المستحب فی حق اهل المصربعد الخطبة ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۲. بدائع ج:۵ص:۷۳، ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۵) ولوذبح والامام فی خلال الصلوة لاتجوزوکذا اذا ضحی قبل ان یقعد قدرالتشهد ، فتاوی هندیه الباب الثالث فی وقت الاضحیة ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۵.

☆......اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھا لے۔ (۱)

☆......بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہو گیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆......دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کر سکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔ (۳)

☆......پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہو گئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔ (۴)

☆......اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔ (۵)

---

(۱) وحیلة المصری اذا اراد التعجیل ان یبعث بها الی خارج المصرفی موضع یجوز للمسافران یقصرفیضحی فیه کما طلع الفجرلان وقتها من طلوع الفجر، البحرج:۸ص: ۱۷۵، ط:سعید. شامی ج:۲ ص:۳۱۸.هندیه ج:۵ص:۲۹۷.فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۱. ط: رشیدیه.

(۲) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشرو الحادی عشروالثانی عشر...... بعد طلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر......فان اخرفالمستحب ان لایاکل منه و یتصدق بالکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث، ط:رشیدیه .

(۳) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشروالحادی عشروالثانی عشراولها افضلها وآخرها ادونهاویجوزفی نهارها ولیلها بعد طلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر، هندیه ج:۵ص:۲۹۵، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۶۵.فصل اما وقت الوجوب. شامی ج:۲ ص: ۳۱۸. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۲.ط:رشیدیه.

(۴) اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی رجل بعد ماانصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۳.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:رشیدیه. البحرج:۸ص:۱۷۵.

(۵) اذا ترک الصلوة یوم النحربعذراوبغیرعذرلاتجوز الاضحیة حتی تزول الشمس، =

قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

☆.....قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں، قربانی درست ہے۔(۱)

☆.....اگر قربانی کے لئے جانور کو لٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔عنایہ علی فتح القدیر۔ج:۸ص:۴۳۵.(۲)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

= فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ، ط:رشیدیه .

(۱) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت فی المكان الذی يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها علی مكانها اجزأه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه.البحر ج:۸ص: ۱۷۷.فتح القدير ج: ۸ص:۴۳۵.بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعيد.

(۲) وكذلك ان انفلتت عنه البقرة فاصيبت عينها فذهبت والقياس أن لاتجوز.....وجه الاستحسان ان هذا مما لايمكن الاحتراز عنه لان الشاة تضطرب فتلحقها العيوب من اضطرابها،هندیه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس فی بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه . بدائع ج: ۵ص:۷۶.

(۳) وروی عنهما ايضا ان الرجل اذا كان فی مصر واهله فی مصر آخر فكتب اليهم ليضحوا عنه فانه يعتبر مكان التضحية فينبغی ان يضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته فی المصر الذی يضحی عنه فيه وعن ابی الحسن انه لايجوز حتی فی المصرين جميعا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی، مثلاً پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا بارہویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆...... اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کردیں گے تو بہتر ہوگا۔(۲)

☆...... اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کردینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الاضحية ، هنديه ج:۵ ص:۲۹۳، کتاب الاضحية. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفية الوجوب ط:سعيد. ولوكان موسرا فی ایام النحرفلم یضح حتى مات قبل مضى ايام النحرسقطت عنه الاضحية حتى لايجب عليه الايصاء ،هنديه ج:۵ص:۲۹۷ .الباب الرابع ،ط:رشيديه.

(۱،۲) وان مات احد السبعة المشتركين فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ، البحرج:۸ص:۱۷۸. الدرمع الردج:۶ص:۳۲۶، ط: سعيد. وقال الورثة اى الكبارمنهم نهايه هذا وجه الاستحسان قال فی البدائع ؛ لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه ، ردالمحتارج:۶ ص: ۳۲۶ ، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص: ۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳)ان الشراء من الفقير للأضحية بمنزلة النذر،بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۲ ،فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۵ .فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۵، الباب الثامن .

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆......جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے اپنے جسم کے کسی عضو وجزء سے بال وناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆......قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشروارادبعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفی روایة فلایاخذن شعرا ولایقلمن ظفرا وفی روایة من رای ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائی ، ج:۲ص:۲۰۱، ط: قدیمی کتبخانه. مشکوة ص:۱۲۷،ط: قدیمی کتبخانه.وظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة والاولی ان یقال المضحی یری نفسه مستوجبة العقاب وهوالقتل ولم یؤذن فیه ففداه بالاضحیة وصارکل جزء منهما فداء کل جزء منه فلذلک نهی عن مس الشعروالبشرلئلا یفقد من ذلک قسط مّا عند تنزل الرحمة و فیضان النورالالهی لیتم له الفضائل ویتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتیح باب الاضحیة ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط:امدادیه .

سے زائد گھریلو سامان ہوجسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

☆.....قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہوجائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۲)

☆.....قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہوجائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۳)

☆.....جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔(۴)

☆.....تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

---

(۱) وشرائطها اى شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به وجوب صدقة الفطرولم يذكرالعقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا وبالمؤجل لا، بان ملك مائتى دراهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس اومتاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولوعقاريستغله فقيل تلزم لوقيمته نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولو العقار وقفا فان وجب له فى ايامها نصاب تلزم وصاحب الثيا ب الاربعة لوساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، كتاب الاضحية .فتاوى هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۴.

(۲) ولايشترط ان يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لوكان فقيرا فى اول الوقت ثم ايسرفى آخره تجب عليه ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۲،الباب الاول.ط:رشيديه . بدائع ج:۵ ص: ۶۴.

(۳) ان الاضحية لها وقت مقدر كالصلوة والصوم والعبرة للوجوب فى آخره من كان غنيا آخره تلزمه ، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۵، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۶۵. ط:سعيد.

(۴) فان كان فيها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتا درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث فان له فرسان اوحماران ان احدهما يساوى مائتين فهونصاب ،هنديه ج:۵ص:۲۹۳.=

قیمت کے برابر ہیں اسکے مالک پر قربانی واجب ہوگی ۔ (۱)

قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالی کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالی کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گوارا نہ ہوا، اس لئے اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کردو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کردیا۔ (۲)

قربانی کی قضاء

☆......اگر قربانی کے دن گذر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ ، اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی ، زکوۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسا ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی ۔ (۳)

☆......اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سال نہ کی ہوں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔ (۴)

=الباب الاول ،، کتاب الاضحية.

(۱) يجب ربع العشرفی عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما ، البحر ج:۲ ص: ۲۲۸ ،ط:سعيد.شامی ج:۲ص:۲۹۸ بدائع ج:۲ص:۲۰.ط:سعيد.

(۲) خطبات حکیم الاسلام ج:۲ ص:۴۴۴. کتبخانه مجيديه ،ملتان . احکام وتاریخ قربانی ،مفتی محمد شفیعؒ ص:۲۲ ،ط:ادارة المعارف.

(۴،۳) ومنها انها تقضی اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة فان كان قد اوجب التضحية على نفسه شاة بعينها فلم يضحها حتى مضت ايام النحرفيتصدق بعينها سواء كان موسرا اومعسرا وكذا اذا اشترى شاة ليضحي بها فلم يضح حتى مضى الوقت، فتاوى هنديه ج:۱ ص:۲۹۴،کتاب الاضحية ، الباب الاول . ط:رشيديه ،وايضا ج:۵ص:۲۹۶.شامی ج:۶ص:۳۲۰.بدائع ج:۵ص: ۶۸، فصل اما كيفية الوجوب.

قربانی کی نذر ماننی

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے،تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہوجاتی ہے خواہ نذر ماننے والافقیر ہویا مالدار،دونوں پرقربانی واجب ہوجائے گی۔(۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانورذبح کرکے قربانی کرناضروری ہے،اس کے بدلہ میں رقم صدقہ کرنا،حج کرانا،کسی غریب کوامداد کردینا کافی نہیں (۲)،ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گالیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳)اور قربانی کے ایام گذر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کردینالازم ہوگا۔(۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کراوردودھ دوہکرخوداستعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) قال فی البدائع اماالذی یجب علی الغنی و الفقیرفالمنذوربه ان قال لله علی ان اضحی شاة ...... فتلزم بالنذرکسائرالقرب والوجوب بالنذریستوی فیه الغنی والفقیر،بدائع ج:۵ ص: ۶۱ . ردالمحتارج:۶ص:۳۲۰، ط:سعید.

(۲) منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت من غیرعین ففی ای وقت ضحی من علیه الواجب کان مؤدیا للواجب سواء کان فی اول الوقت اوفی وسطه اوآخره ، فتاوی هندیه ج:۱ ص:۲۹۳، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب .

(۳) ومنها انه لایقوم غیرها مقامها فی الوقت حتی لوتصدق بعین الشاة اوقیمتها فی الوقت لایجزئه عن الاضحیة ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة الباب الاول فی تفسیرها ورکنها الخ ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۶ .شامی ج:۶ص:۳۱۲.

(۴) ولوترکت التضحیة ومضت ایامها تصدق بها حیة وان تصدق بقیمتها اجزأه ایضا لان الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مثله فیما هوالمقصود، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۰.بدائع ج:۵ص:۶۸ . فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.

صدقہ کردینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوگیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت "بسم الله الله اكبر" کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولوحلب اللبن قبل الذبح أوجزصوفها يتصدق به ، ولاينتفع به كذا فی الظهيرية ، وإذا ذبحها فی وقتها جازله أن يحلب لبنها ويجزصوفها وينتفع به؛لأن القربة اقيمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالأكل كذا فی المحيط ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱، الباب السادس ، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۸، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.شامی ج:۶ص:۳۲۹، ط:سعيد. تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۳۷، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۲) عن ابی هريرةؓ مرفوعا ،رواه ابن ماجة ص:۲۲۶. باب الاضاحی واجبة هی ام لا، ط: قديمی كتبخانه. كنزالعمال ج:۵ص:۱۰۷ .رقم الحديث :۱۲۲۶۱،ط:مؤسسة الرسالة .

(۳) عن محمد فی المنتقی اذا اشتری شاة ليضحی بها واضمرنية التضحية عند الشراء تصيراضحية ، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۴، الباب الثانی ،ط:رشيديه .

(۴) قال البقالی المستحب ان يقوم بسم الله الله اكبربدون الواو ، فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸، كتاب الذبائح،الباب الاول .البحرج:۸ص:۱۶۹ .شامی ج:۶ص:۳۰۱،ط:سعيد.

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں ، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلاضرورت بدلنا مکروہ ہے(۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلاً وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی ، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی ۔(۲)

قربانی کے جانور

☆.....قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم : اونٹ نر و مادہ ۔ دوسری قسم : بکرا، بکری ، مینڈھا، بھیڑ ، دنبہ نر و مادہ ، تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ ۔(۳)

---

(۱) (قوله لوجوبها فی الذمة فلاتتعين) والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة إلى ان يقام غيرها مقامها فلايحل له الانتفاع بها مادامت متعينة ولهذا لايحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها ، بدائع ، ويأتی قريبا انه يكره ان يبدل بها غيرها فيفيد التعين ايضا ، شامی ج:٦ ص:٣٢٩.وبعدعشرة اسطر...... ويكره ان يبدل بها غيرها أی إذا كان غنيا، شامی ج:٦ ص:٣٢٩. وإذا اشترى شاة يريد الاضحية فی ضميره ففی ظاهر الرواية لاتصير اضحية حتى يوجبها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ان ينظران كان المشتری غنيا لايصيرواجبا فی الروايات كلها لانها واجبة فی ذمته فلاتحتاج إلى التعيين الخ طحطاوی على الدرج:٤ص:١٦٢. بدائع ج:٥ص:٦٢، ٦٦،فصل اما كيفية الوجوب، ط:سعيد. البحرج:٨ص:١٧٥،ط:سعيد.

(۲) ولواشترى رجل اضحية وهی سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لواشتراها على هذه الحالة لم تجزئه ان كان موسرا ، ولواشترى اضحية وهی صحيحة العينين ثم اعورت عنده وهوموسر...... لاتجزی عنه وعليه مكانها اخرى ، فتاوی هنديه ج:٥ص:٢٩٩، الباب الخامس فی بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .البحرج:٨ص:١٧٧،ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم اوالابل اوالبقرويدخل فی كل جنس نوعه والذكروالانثى منه والخصی والفحل...... والمعزنوع من الغنم والجاموس نوع من =

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اور ان کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں۔ (۱)

☆......گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے قولاً وفعلاً وتقریراً ثابت نہیں۔ (۲)

قربانی کے جانور میں شریک کرنا

☆......کسی نے قربانی کیلئے بڑا جانور خریدا، اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کرلیں گے اور اس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں کچھ اور لوگ شریک ہو گئے تو یہ درست ہے۔ (۳)

اور اگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

= البقر، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج: ۵ص: ۶۹ . فصل اما محل اقامة الواجب ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۱) ولایجوزفی الاضاحی شیٔ من الوحشی فان کانت متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام فان کانت اهلیة تجوز،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷. البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۶۹.ط: سعید

(۲) وقیل ان ولدت الرمکة من حماروحشی حمارا لایوکل وان ولدت فرسا فحکمه حکم الفرس، وان ضحی بظبیة وحشیة انست اوببقرة وحشیة انست لم تجز، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۶۹. وقیل اذا نزاظبی علی شاة اهلیة فان ولدت شاة تجوزالتضحیة وان ولدت ظبیا لاتجوز،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص:۶۹.و التضحیة بالدیک والدجاجة فی ایام الاضحیة ممن لااضحیة علیه لاعساره تشبیها بالمضحین مکروه لانه من رسوم المجوس ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه . (قوله فیکره ذبح دجاجة ودیک) ای بنیة الاضحیة والکراهة تحریمیة کمایدل علیه التعلیل ، طحطاوی علی الدرج:۴ص:۱۶۰.

(۳) ولواشتری بقرة یرید حین اشتراها ان یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلک قبل ان یشتریها کان احسن .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴،الباب الثامن ، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص: ۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہے تو درست ہے۔(۱)
(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔(۲)

☆...... اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کر لیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے، اور اگر قربانی کے ایام گذر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔(۳)

قربانی کے دن میں شک ہوگیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہو جائے تو قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کر لے، اگر تیسرے دن تک مؤخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کر دینا بہتر ہے۔(۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے

☆...... پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولواشتری بقرة یریدان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیهم لانهم بمنزلة سبع شیاه حکما ،وهذا اذا کان موسرا، وان کان فقیرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلایجوز ان یشرك فیها، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا ، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) وکذا لواشرک فیها ستة بعد مااوجبها لنفسه لم یسعه لانه اوجبها کلها لله تعالی وان اشرک جازویضمن ستة اسباعها ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴،الباب الثامن، ط:رشیدیه . بدائع ج: ۵ ص:۷۲،ط:سعید.

(۴) واذا شک فی یوم الاضحی فالمستحب ان لایؤخرالی الیوم الثالث فان اخریستحب ان لایاکل منه ویتصدق بالکل ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة، ط:رشیدیه .

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی ،تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عید گاہ میں عید کی نماز ہوجانا کافی ہے۔(۱)

☆......اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہوچکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆......قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆......اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کردیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے (۳)۔

---

(۱) وفی الاضاحی للزعفرانی اذا ضحی رجل من الناحیة التی صلی فیها اومن الناحیة الاخری جاز،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۶،الباب الرابع، ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۵. اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی رجل بعدما انصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث،ط:رشیدیه : البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) ولوضحی بعد ماصلی اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة اجزأه استحسانا لانها صلوة معتبرة ، البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۵.شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۳) وفی الکبری مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصرفذبحها هناک فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الرابع ،ط:رشیدیه .البحر ج:۸ ص: ۱۷۶، ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸،ط:سعید.

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کرسکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف مما لک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

مثلاً پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا اے میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب یں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کراسکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے (۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظّمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (۳)

---

(۱) مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصرفذبحها هناک فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه ولوکان قد عاد الی المصروعلم الوکیل بقدومه لم تجز الاضحیة عن الموکل بلاخلاف الخ ، هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان، ط: رشیدیه . البحر ج:۸ ص:۱۷۶ . شامی ج:۶ ص:۳۱۸، ط:سعید.

(۲) عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللهﷺ بالمدینة عشرسنین یضحی، هذا حدیث حسن ، ترمذی ج:۱ ص:۲۷۷، ابواب الاضاحی ، ط:سعید. وفی مرقاة المفاتیح: ای کل سنة فمواظبته دلیل الوجوب ،مرقاة ج:۳ ص:۳۱۴، باب الاضحیة ، ط:مکتبه امدادیه ، ملتان .

(۳) قال فی البدائع : قوله عزوجل فصل لربک وانحرقیل فی التفسیرصل صلوة العید =

قربانی والا وفات پا گیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہوگیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے، اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔ (۱)

قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا (۲)، اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں، تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہو جائے گی اور ثواب ملے گا اور قرض کی رقم ادا کر دینا اس پر لازم ہوگا۔ (۳)

قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قصائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا

= وانحر البدن بعدها ومطلق الامر للوجوب فی حق العمل ومتی وجب علی النبی ﷺ یجب علی الامة لانه قدوة للامة روی عنه علیه السلام :من لم یضح فلایقربن مصلانا وهذا خرج مخرج الوعید علی ترک الاضحیة ولاوعید الا بترک الواجب، بدائع ج:۵ص:۶۲. کتاب التضحیة.

(۱) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة ،وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد،کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۶. البحرج:۸ص:۱۷۷ ، ط:سعید.تکمله فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵، کتاب الاضحیة ، ط: رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.هندیه ج:۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة .

(۲) (واما شرائط الوجوب) منها الیسار...... (واما حکمها) فالخروج عن عهدة الواجب فی الدنیا والاصول إلی الثواب بفضل الله تعالی فی العقبی ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) ولوکان علیه دین بحیث لوصرف فیه نقص نصابه لاتجب ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲، و فقیر شراها لها لوجوبها علیه حتی یمتنع علیه بیعها،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۱. البحرج:۸ ص: ۱۶۸ .هندیه ج:۵ص؛۲۸۵. بدائع ج:۵ص:۴۵.فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.

جائز ہے۔(۱)

قصاب کی اجرت

☆......قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

قصابی کا پیشہ

قصابی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابۂ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

---

(۱) وشرطه كون الذابح مسلما الخ ...... (الدرمع الرد ج:٦ ص:۲۹٦، كتاب الذبائح ،ط: سعيد.

(۲) ولواجرلايجوز وعليه ان يتصدق بالاجر، (هنديه ج:۵ ص:۳۰۱، الباب السادس فى بيان مايستحب فى الاضحية والانتفاع بها، شامى ج:٦ ص:۳۲۹،ط:سعيد. ولاان يعطى اجرالجزاروالذابح منها، هنديه ج:۵ ص:۳۰۱، ط:رشيديه .شامى ج:٦ ص:۳۲۸. البحر ج:۸ ص:۱۷۸ .بدائع الصنائع ج:۵ ص:۸۱ .فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية .

(۳) عن ابى مسعود الانصارى ؓ قال كان رجل يقال له ابوشعيب وكان له غلام لحام. الحديث بخارى ج:۲ ص:۸۱۷، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه،ط:قديمى كتبخانه.وفى الحديث من الفوائد جوازالاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطيق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها ، فتح البارى ج:۹ ص:۵۶۰ ،رقم الحديث :۵۴۳۴،ط:السعودية. باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه

شرکاء کی قربانی درست ہوجائے گی لیکن اس شریک کی جس نے قضا کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضاء قربانی ادانہیں ہوگی، اورکل جانور کا گوشت صدقہ کردینالازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔(۱)

قیدی

☆......اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرناواجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو کہکر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے، بہر حال قربانی کرنی ضروری ہے۔(۲)

☆...... اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہوچکی ہے، اوراولاد ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیدار کو تقسیم کرنے کے بعد ہر اولاد صاحب نصاب ہوجاتی ہے، ہر ایک بالغ اولاد کو اپنے اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے اگر کسی ایک بھائی کی طرف

---

(۱) وشمل مالوكان أحدهم مريدا للاضحية عن عامه واصحابه عن الماضى تجوزالاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وعليه التصدق بلحمها وعلى الواحد ايضا؛لأن نصيبه شائع ،شامى ج:٦ ص:٣٢٦، كتاب الاضحية .

(۲،۳)وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار،(واليساربان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها الخ الدرمع الرد،كتاب الاضحية، ج:٦ ص:٣١٢.هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ، الباب الاول فى تفسيرها .البحرالرائق ج:٨ص:١٧٤ ، كتاب الاضحية ، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص:٦٤، فصل اما شرائط الوجوب،ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ ص: ٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱)،اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی ۔(۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی ،اور اگر ایسا نہیں ،اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی ۔(۳)

کافر کو گوشت دینا

☆...... کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے،اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆...... کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆......قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے ۔(۴)

---

(۱) ومن الجائزان يستغرق الواجب جميع ماله فيؤدى الى الحرج فلابد من اعتبار الغنى وهو ان يكون فى ملكه مائتادرهم اوعشرون دينارا أوشئ تبلغ قيمته ذلک سوى مسكنه ومايتأثث به و كسوته وخادمه و فرسه وسلاحه ومالايستغنى عنه الخ بدائع ج:۵ص:٦۴، كتاب الاضحية ،فصل اما شرائط الوجوب،ط: سعيد. تجب على حرمسلم موسرمقيم عن نفسه ، البحر ج:۸ص: ۱۷۳. هنديه ج:۵ص:۱۹۲.

(۲) وشرائطها اى شرائط وجوبها ولم يذكرالحرية ......ولاالعقل والبلوغ لما فيهمامن الخلاف ، شامى ج:٦ص:۳۱۲.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۱۹۲.الباب الاول .

(۳) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاث ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب ، هنديه ج:۵ص:۲۹۳، كتاب الاضحية ،الباب الاول ط:رشيديه .

(۴) ويهب منها ماشاء للغنى والفقيروالمسلم والذمى كذا فى الغياثية ، هنديه ج:۵ ص: =

کان

☆......جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں، اس کی قربانی درست نہیں (۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

☆......اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔شامی (۳)

☆......جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کی طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ بہتر نہیں۔(۴)

کافر

اگر کوئی کافر ایام قربانی بلکہ بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

= ۳۰۰، الباب الخامس فی محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .

(۱) ولاتجوز العمیاء ......واللتی لااذن لهافی الخلقة ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.البحرالرائق ج:۶ ص: ۱۷۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۲) ذکرنا فی الجامع الصغیران کان الذاهب کثیرا یمنع وجوازالتضحیة وان کان یسیرا لایمنع واختلف اصحابنا بین القلیل والکثیرفعن ابی حنیفةؒ اربع روایات :وروی محمد فی الاصل وفی الجامع انه اذا کان ذهب الثلث اواقل جازوان کان اکثرلایجوزوالصحیح ان الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیروعلیه الفتوی ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . شامی ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۵.البحر ج:۸ص:۱۷۷.

(۳) (والسکاء) التی لااذن لها خلقة ،ولولها اذن صغیرة خلقة اجزأت زیلعی ،الدر مع الرد ج:۶ص:۳۲۴، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ،ط:سعید.

(۴) تجزیٔ الشرقاء مشقوقة الاذن طولا، والخرقاء مثقوبة الاذن ،والمقابلة ماقطع من مقدم اذنها شیٔ وترک معلقا ، والمدابرة مافعل ذلک بموخرالاذن من الشاة ، شامی ج:۶ ص: ۳۲۵، کتاب الاضحیة ط:سعید.البحر ج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

مسلمان ہوگیا اور وہ مالدار صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے اگر قربانی کا وقت باقی ہے ورنہ قربانی کا وقت گذر جانے کے بعد ایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۱)

کانا

کانے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

کپورے

جانور کے خصیے (کپورے) کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوحہ جانور کے خصیے حرام ہیں۔(۳)

کتب خانہ

☆......اگر کتب خانہ ایسے آدمی کے پاس ہے جو خود تعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کے مطالعہ کے لئے کتابیں رکھی ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔

☆......اور اگر "کتب خانہ" کا مالک خود تعلیم یافتہ ہے، اور کتابیں مطالعہ کے لئے رکھی ہیں تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۴)

(۱) حتی لو کان کافرا فی اول الوقت ثم أسلم فی آخره تجب علیه، عالمگیری ج:۵ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیة، الباب الاول. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب، ط: سعید.

(۲) ولاتجزئ العمیاء والعوراء وهی ذاهبة احدی العینین بکماله، (المحیط البرهانی، الفصل الخامس فیمایجوزمن الضحایا ومالایجوز، ج:۸ص:۴۶۶، المجلس العلمی ادارة القرآن. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحر ج:۸ص:۱۷۶. شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۳) وکره تحریما وقیل تنزیها، والاول اوجه من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر......للأثر الوارد فی کراهة ذلک، الدر مع الرد ج:۶ ص: ۷۴۹، مسائل شتی ط:سعید.

(۴) وان کان له مصحف قیمته مائتادرهم وهوممن یحسن ان یقرء منه فلااضحیة علیه سواء =

☆......اگر ''کتب خانہ'' کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یا دنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔(۲)

کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔(۳)

کرایہ پر دی ہوئی چیز

اگر کرایہ پر دی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

= کان یقرء منه اویتهاون ولایقرأ وان کان لایحسن ان یقرء منه فعلیه الاضحیة ،هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .ط:رشیدیه .

(۱) وشرائطها : الاسلام والاقامة والیسارالذی یتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفی الشامیة :(قوله والیسار) بان ملک مائتی درهم أوعرضا یساویها غیرمسکنه وثیاب اللبس أومتاع یحتاجه إلی ان یذبح الاضحیة، شامی ج:٦ ص: ۳۱۲.هندیه ج:۵ص: ۲۹۲، الباب الاول .

(۲)فتجب التضحیة ......علی حرمسلم مقیم ...... موسر ......عن نفسه لاعن طفله ......شاة ...... (أوسبع بدنة) وهی الابل والبقرالخ الدرمع الردج:٦ ص:۳۱۳، ۳۱۵.بدائع ج:۵ص: ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة. البحرج:۸ص: ۱۷۴ .تکمله فتح القدیرج:۸ص: ۴۲۹، ط:رشیدیه .

(۳) واما حکمها فطهارة المذبوح وحل اکله من الماکول وطهارة غیرالماکول للانتفاع لا بجهة الاکل ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸٦، کتاب الذبائح ،الباب الاول .ط:رشیدیه .کفایت المفتی ج:۸ ص:۲٦۲

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پر دی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

کسان

اگر ''کسان'' کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔(۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

---

(۱) أولها الغنى ، والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه و خادمه وثيابه التى يلبسها واثاث البيت فالغنى فى الاضحية ماهو الغنى فى صدقة الفطر ،فتاوى قاضى خان على هامش الهندية ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۲. شامى ج:۶ص:۳۱۲. تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۵. بدائع ج:۵ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۴.ط:سعيد.

(۲) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاثة ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب .فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۳،الباب الاول. ط:رشيديه .

(۳) واما صفته فهوان يكون سليما من العيوب الفاحشة . ولاتجوز العمياء والعوراء البين عورها والعرجاء البين عرجها وهى التى لاتقدران تمشى برجلها الى المنسك والمريضة البين مرضها ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس، ط:رشيديه .

(۳) فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگرچہ بیع صحیح ہے۔(۳)

کھال اتارنا

☆...... جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرلیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے، یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کر لی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

☆...... جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱) ویتصدق بجلدها او یعمل منه نحو غربال و جراب ولاباس بان یشتری به ماینتفع بعینه مع بقائه استحسانا ، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۱، الباب السادس، ط:رشیدیه .شامی ج:۶ ص:۳۲۸.

(۲،۳) ولایبیعه بالدراهم لینفق الدراهم علی نفسه وعیاله ......ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جاز لانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له یفید کراهة البیع واما البیع فجائز لوجوب الملک والقدرة علی التسلیم ،البحر ج:۸ ص: ۱۷۸، ط:سعید.

(۴) ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدرما یبرد ویسکن من جمیع اعضائه وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یضحی ویسلخ قبل ان یبرد، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰. ط: رشیدیه ، کوئٹه .

(۵) ویکره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ینخعها وهوان ینحرها حتی یبلغ النخاع وان یسلخها قبل ان تبرد ، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح ،ط :رشیدیه .

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اور زخم وغیرہ نہ ہو اور تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے، لہذا جو لوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کردیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔ باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

کھال عوض میں دینا

☆......ملازم، امام، موذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۳)

☆......اگر مذکورہ افراد زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو بلاعوض دینا درست ہے۔(۴)

☆......قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۵)

---

(۱) وتجزی المجزورة وهی التی جزصوفها ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . وفیها تناثرشعر الاضحیة فی غیروقته یجوزاذاکان لها نقی أو مخ کذا فی القنیة ج:۲ص:۴۰ بحواله امدادالفتاوی ج:۳ص:۵۹۷.

(۲) زوال السنة ص:۲۳.واغلاط العوام ص:۱۳۹، ط:زمزم ببلشر. وکذلک بیع اللحم فی الشاة الحیة لأنها انما یصیرلحما بالذبح والسلخ فکان بیع المعدوم فلاینعقد ، بدائع ج: ۵ ص: ۱۳۹. فصل اما الذی یرجع الی العقود علیه ط:سعید.ومنها ان یکون مقدورا التسلیم عند العقد ، فان کان معجوزالتسلیم عنده لاینعقد ،بدائع ج:۵ص:۱۴۷.فصل اما الذی یرجع الی المعقود الیه.

(۳،۴) ویتصدق بجلدها أویعمل منه ، شامی ج:۶ص:۳۲۸.البحر ج:۸ص:۱۷۸. اورتصدق میں بلاعوض تملیک ضروری ہے۔

(۵) ولاان یعطی اجرالجزاروالذابح منها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱.ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۸۱.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلی جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ھبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہو جائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ھبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا، ہاں غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔ (۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار ہوں گے۔ (۳)

---

(۱) ویجوز الانتفاع بجلدها ......بان یتخذها فرشا اوفروا اوجرابا اوغربالا ......وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن أیضا. فتاوی بزازیة علی هامش الهندیة ج:٦ ص:۲۹۴ ط:رشیدیه . السادس فی الانتفاع .بدائع ج:۵ ص:۸۱ .شامی ج:٦ ص:۳۲۸.

(۲) ویتصدق بجلدها اویعمل منه ، شامی ج:٦ ص:۳۲۸. البحر ج:۸ ص:۱۷۸.

(۳) وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن ،فتاوی بزازیه علی هامش الهندیة ج:٦ ص:۲۹٦، ط:رشیدیه .

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر وغریب اور یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء محتاج معذور وغیرہ ہیں۔(۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆......قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دیکر مکمل طور پر مالک بنا دیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

(۱) أیضا

(۲) وهومصرف ایضا لصدقة الفطروالكفارة والنذروغيرذلک من الصدقات الواجبة، شامی ج:۲ص:۳۳۹، باب المصرف . (فان بيع اللحم أوالجلدبة) ای بمستهلک (أو بدراهم تصدق بثمنه) الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۸، ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لااباحة. الدرمع الرد ، باب المصرف ج:۲ص:۲۵۰.البحر ج:۲ص:۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعید . تتارخانية ج:۲ص:۲۷۲، ط:ادارة القرآن.

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔ (۱)

☆......اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاد کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کردے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کردینا لازم ہوگا۔ (۲)

کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔ (۳)

کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونکہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔ (۴)

(۱،۲) وحیلة التکفین بها التصدق علی فقیرثم هویکفن فیکون الثواب لهما وکذا فی تعمیر المسجد وتمامه فی حیل الاشباه ، الدرمع الرد ج:۲ص:۲۷۱، ۳۴۵. البحرج:۲ص: ۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعید.تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۲.ط:ادارة القرآن.

(۳) (والجرباء السمینة) فلومهزولة لم یجز؛لأن الجرب فی اللحم نقص ، الدرمع الرد،ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. .هندیه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۴)(کره تحریما)وقیل تنزیها والأول أوجه (من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر،الدرمع الردج:۶ص:۷۴۹. مسائل شتی ،ط: سعید.

گابھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خرید ابعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرسکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کرسکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی، مزید معلومات کے لئے ''حاملہ جانور'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید (۲) اور حدیث شریف (۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

---

(۱) کفایت المفتی مع تغییر ج:۸ ص:۱۸۹، کتاب الاضحیة والذبیحة ،دارالاشاعت.

(۲) قال تعالی :ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین (الانعام :۱۴۴)

(۳) عن عائشةؓ أن النبی ﷺ دخل علیها وحاضت بسرف قبل أن تدخل مکة وهی تبکی فقال مالک :أنفست ؟قالت نعم ، قال :ان هذا امرقد کتبه الله علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیرأن لاتطوفی بالبیت ،فلما کنا بمنی اتیت بلحم بقر، فقلت ماهذا قالوا ضحی رسول الله ﷺ عن ازواجه بالبقر،(بخاری شریف ج:۲ ص:۸۳۲، ط:قدیمی . عن جابرقال نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة ، ترمذی ج:۱ ص:۲۷۶، أبواب الاضاحی، باب فی الاشتراک فی الاضحیة ، ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ، البحرالرائق ج:۸ ص:۱۷۴.تکملہ فتح القدیر ج:۸ ص:۴۲۹،ط:رشیدیه

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندوؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی بھیڑ، بھینس اور اونٹ قربان کریں تا کہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپا نہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی، تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائرِ اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہو نا جائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔(۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔(۳)

---

(۱) والفتنة أشد من القتل، البقرة آیت: ۱۹۱.

(۲) ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان، المائدة آیت: ۲.

(۳) واذا ذبح الشاة من قبل القفا فان قطع الاکثر من هذه الاشياء قبل ان تموت حلت وان ماتت قبل قطع الاکثر من هذه الاشياء لاتحل ويكره هذا الفعل لانه خلاف السنة وفيه زيادة ايلام ،فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۸۷،كتاب الذبائح ،الباب الاول .ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ .كتاب الذبائح ط:سعيد.

گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہو جائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہو جائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی، نفل ہو جائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔ (۱)

گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

(۱) ومنها انه تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه.بدائع ج:۵ ص: ٦٦، فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.شامى ج:٦ص:۳۱۲، ط:سعيد. وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية للعام الذى صار دينا عليه وبعضهم الاضحية الواجبة عن عامه ذلك جازالكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلك و تكون تطوعا عمن نوى القضاء عن العام الماضى ولايكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط لمامضى. هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن،ط:رشيديه .البحرج:۸ص: ۱۷۸.ط: سعيد.

آپ ﷺ نے فرمایا" ہمارے لئے بھی اور رتمام مسلمانوں کیلئے بھی" الترغیب والترھیب ج:۲ص:۳۹۳۔(۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا، اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہوگیا، تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہوگیا تو اس کا کھانا درست ہے، مکروہ نہیں، البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے، جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علی یا فاطمة قومی واشهدی اضحیتک اما ان لک بأول قطرة تقطرمن دمها مغفرة لکل ذنب اما انه یجاء بها یوم القیامة بلحومها ودمائها سبعین ضعفا حتی توضع فی میزانک هی لآل محمد والناس عامة، کنزالعمال، ج:۵ص:۱۰۲، رقم الحدیث: ۱۲۲۳۷، ط: مؤسسة الرسالة . بدائع ج:۵ص:۷۹.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. البحر ج: ۸ ص:۱۷۹. شامی ج:۶ ص: ۳۲۸.

(۲) ولوقدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزأه، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشیدیه .البحرج:۸ ص: ۱۷۷. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵.بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۳) ولواودع رجل رجلا شاة فضحی بها المستودع عن نفسه یوم النحرفاختارصاحبها القیمة ورضی بهافاخذها فانهالاتجزی المستودع عن اضحیته،فتاوی هندیه ج:۵ص: ۳۰۳، ط:رشیدیه .قال فی الشرنبلالیة المراد بالودیعة کل شاة کانت امانة فلاتجزی کالودیعة، رد المحتارج:۶ص:۱ ۳۳ ط:سعید.

(۴) ویستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولایباین الرأس ولوفعل یکره ،هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۰.قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله من اجزاء =

گوشت

☆.....قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔(۱)

☆.....نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے علاوہ باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔(۲)

گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆.....بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں، تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا(۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔(۴)

☆.....اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو

= الحیوان .البحر ج:۸ص:۱۷۰ .

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره جمیعا ویهب منها ماشاء للغنی و الفقیر والمسلم.....فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس.ط:رشیدیه .البحر ج:۸ص:۱۷۸ .

(۲) والحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحر والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار، ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۷، ط:سعید. واما فی الاضحیة المنذورة سواء کانت من الغنی اوالفقیرفلیس لصاحبها ان یأکل ولاان یوکل الغنی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه .

(۳)ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة ،قال فی البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوزتملیکه مجازفة .الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۷، بدائع ج:۵ص:۶۷ ،فصل اما کیفیة الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۴ .ط:سعید.

(۴) الا اذا ضم معه من الاکارع او الجلد بان یکون مع احدهما بعض اللحم مع الاکارع ومع الآخر البعض مع الجلد. الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۷، ۳۱۸. البحر ج:۸ص: ۱۷۴ .ط:سعید.

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

☆......اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲)، لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔ (۳)

☆...... بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔ (۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ (۵)

(۱، ۲) حتی لواشتری لنفسه ولزوجته واولاده الكباربدنة ولم يقسموها تجزيهم ...... والظاهرانها لاتشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت ،وحاصله ان المراد بيان شرط القسمة ان فعلت لاانها شرط ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٧،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) وفی فتاوی الخلاصة:تعليق القسمة على ارادتهم.ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٧، ط:سعيد.

(۴)(۳)ويقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فيها معنى المبادلة ،قال فی البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليک واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة .الدرمع الرد ج:٦ص:٣١٧، بدائع ج:٥ص:٦٧ ،فصل اماكيفية الوجوب. البحر ج:٨ص:١٧٤.ط:سعيد.

(۵) فتاوی محموديه ج:٢ص:٣١٦.طحطاوی علی مرقی الفلاح ج:١ص:٨٣. (واما حكمها) فطهارة المذبوح وحل أكله من الماكول ، هنديه ج:٥ص:٢٨٦. والحاصل ان التی لاياكل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعينها بعد ايام النحروالتی ضحی بهاعن الميت بامره على المختار، ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٧، ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٦٢، كتاب التضحية ،ط:سعيد.

گوشت صدقہ کردینالازم ہے

قربانی اگرنذر یاوصیت کی ہے،تو اس کا تمام گوشت فقراءاورمساکین میں صدقہ کردیناضروری ہے،قربانی کرنے والایااس کے اصول وفروع اور مالدارلوگ اس کا گوشت نہیں کھاسکتے ، اس کے علاوہ ہرقسم کی قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والااورامام رشتہ دارکھاسکتے ہیں،فقیروغنی سب کھاسکتے ہیں ۔(۱)

گوشت فروخت کردیا

اگرکسی قربانی کرنے والے نےقربانی کا گوشت فروخت کردیاتو اس کی قیمت کے برابررقم صدقہ کرناضروری ہے ۔(۲)

گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکر ایک جانورخریدا، پھرمعلوم ہواکہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے،تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کا حصہ کوئی اورقربانی کرنے والاخرید لے،اس کے بعدقربانی کریں، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہوجائے گی، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کرناضروری ہےورنہ قربانی درست نہیں ہوتی ۔(۳)

---

(۱) نذران یضحی ولم یسم شیئا علیه شاة ولاياكل منها وان اكل عليه قيمتها،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵ط:رشيديه . ان وجبت بالنذرفليس لصاحبها ان ياكل منها شئا ولاان يطعم غيره من الاغنياء سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق وليس للمتصدق ان ياكل صدقته ولايطعم الاغنياء ،شامى ج:٦ص:۲۲۷ . فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشيديه .

(۲) واللحم بمنزلة الجلد فى الصحيح حتى لايبيعه بمالاينتفع به ......ولوباعهابالدراهم ليتصدق بها جازلانه قربة كالتصدق ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۱.الباب السادس. البحرج:۸ص:۱۷۸.

(۳) اذا شارک المتقرب من لايريد القربة لم تجزعن القربة ولوكان احد الشركاء ذميا كتابيا اوغير كتابى وهويريد اللحم ......لم يجزئهم عندنا......والمسلم لواراد اللحم لايجوز =

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆......اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔ (۱)

☆...... اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔ (۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

= عندنا، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.الدرمع الرد ج:٦ ص: ۳۲٦، ط: سعید. وقد علم ان الشرط قصد القربة من الکل ردالمحتار ج:٦ ص:۳۲٦. ط: سعید.وان کان کل واحد منهم صبیااو کان شریک السبع من یرید اللحم...... لایجوز للآخرین ایضا،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۴، ط:رشیدیه .الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا.

(۱) ولوکان احد الشرکاء غیر کتابی وهویرید اللحم لم یجزیهم عندنا...... والمسلم لواراد اللحم لایجوزعندنا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴،الباب الثامن .ط:رشیدیه .

(۲)اذا شارك المتقرب من لایرید القربة لم تجزعن القربة وان کان کل واحد منهم صبیا......او کان شریک السبع من یرید اللحم ......لایجوزللآخرین ایضا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة ،ط:رشیدیه .

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

گونگے کا ذبح

گونگے کا ذبح کیاہوا جانورحلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے ، کیونکہ گونگا آدمی "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر "کوترک کردینے میں معذور ہے۔(۲)

گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگرایک گھر میں متعدد افراد ہیں اورسب صاحب نصاب ہیں ،اورسب پرایک ایک حصہ قربانی کرناواجب ہےتو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی ،یاایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)،ایسی صورت میں ہرفرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنالازم ہوگا چاہے ہرایک الگ الگ چھوٹا جانور لے لے یاایک بڑے جانور میں

---

(۱) ویستحب أن یاکل من اضحیته ، ویطعم منها غیره ، والافضل ان یتصدق بالثلث ، ویتخذ الثلث ضیافة لأقاربه واصدقائه ویدخرالثلث ، ویطعم الغنی والفقیرحمیعا الا ان یکون الرجل ذاعیال وغیر موسع الحال ، فان الافضل له حینئذ ان یدعه لعیاله ویوسع علیهم به ، هندیه ج:۵ص:۳۰۰.

(۲) فتحل ذبیحتهما ولوالذابح ...... (اواخرس) مسلما اوکتابیا لان عجزه عن التسمیة لایمنع صحة ذکاته کصلوته ،الدرمع الردج:۶ص:۲۹۷، ۲۹۸، ط:سعید.

(۳) فتجب التضحیة علی مسلم ......موسریسارالفطرة عن نفسه لاعن طفله علی الظاهر،الدر مع الردج:۶ص:۳۱۳، ۳۱۵، ط:سعید. فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۲، کتاب الاضحیة ، ط: رشیدیه . ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکباروامراته الا باذنه ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳. ولوضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده ...... ان کان اولاده صغارا جازعنه و عنهم جمیعا وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل وان فعل بغیرامرهم اوبغیر امر بعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا ؛لأن نصیب من لم یامر صارلحما فصارالکل لحما ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲،الباب السابع فی التضحیة عن الغیر ط:رشیدیه .

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرگھر میں متعدد افراد ہو یاایک فرد کے متعدد اولاد ہو اورسب صاحب نصاب ہوں توان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرناواجب ہے کیونکہ بڑے کے ذمہ صرف اپنی قربانی ہے۔

سات افراد شامل ہو جائیں ۔(۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں ۔(۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولا یا فعلا گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی ،طوفان ، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا ۔(۴)

---

(۱) یجب ان یعلم ان الشاة لاتجزی الا عن واحد وان کانت عظیمة والبقروالبعیریجزی عن سبعة اذا کانوا یریدون به وجه الله تعالی ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن ط: رشیدیه .

(۲) واما الهتماء :وهی التی لااسنان لها، فإن کانت ترعی وتعتلف جازت وإلا لا، هندیه ج:۵ ص:۲۹۸. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۷۶ .فتاوی شامی ج:۶ ص:۳۲۴. تکمله فتح القدیر ج:۸ ص:۴۳۴،ط: رشید یه.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفی کل جنس نوعه و الذکروالانثی منه الخ ،هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:ماجدیه، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة ، ط:سعید.شامی ج:۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ ص:۶۹ فصل فی محل اقامة الواجب ط: سعید .

(۴) اذا ترك الصلوة یوم النحربعذراوبغیرعذرلاتجوزالاضحیة حتی تزول الشمس،و تجوز الاضحیة فی الغد وبعد الغد قبل الصلوة لانه فات وقت الصلوة بزوال الشمس فی الیوم الاول والصلوة فی الغد تقع قضاء ، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ط:رشیدیه .

لاغر جانور

☆...... اتنا دبلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہوں یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جاسکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

☆......اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے(۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

لباس

عید کے دن مرد وعورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آچکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔(۴)

لنگڑا

☆...... جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

(۱) ولاتجوزالعرجاء البین عرجها وهی التی لاتقدران تمشی برجلها الی المنسک و المریضة البین مرضها، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۷۵، ط: سعید.

(۲) لاالمهزولة التی لامخ فی عظامها وتجوزبالثولاء الجرباء السمینتین فلومهزولتین لاتنفی لایجوزاذا ذهب مخ عظمها فان کانت مهزولة فیها بعض الشحم جاز، ردالمحتار ج: ٦ ص:۳۲۳، ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۳) واعلم ان الکل لایخلوعن عیب والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة فما جوزهها جوزمع الکراهة ،ردالمحتار ج:٦ص:۳۲۳،بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۷.

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆......ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہو اس کی قربانی درست ہے(۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

(م)

مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہوگیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہوگیا، اور قربانی کے اخیر دن تک وہ

---

(۱) ولاالعرجاء ای التی لایمکنها المشی برجلها العرجاء انما تمشی بثلاث قوائم ،رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعید.هندیه ج:۵ص:٢٩٧،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص: ٧۵ .ط:سعید.

(۲) حتی لوکانت تضع الرابعة علی الارض وتستعین بها جاز،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعید

(۳)ولاالعرجاء التی لاتمشی الی المنسک ای المذبح ،الدرمع الردج:٦ص:٣٢٣، ط: سعید .بدائع ج:۵ص:٧۵.

(۴) فتاوی رحیمیه ج:١٠ ص:۵٢، کتاب الاضحیة .

(۵) ویجوزالتی بها کی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:٢٩٧، ط:رشیدیه .الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢۵ ط :سعید.

(٦) والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٣،ط:سعید. =

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی، اس جانور کوفروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کرسکتا ہے، اوراگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہوجائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے، بہرحال قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۱)

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کوثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین اوراپنے پیرومرشداوراساتذہ کی طرف سے کریں۔(۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے۔(۳)

= بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .هنديه ج:۵ص:۲۹۷ .

(۱) فتاوی محموديه ج:۲ص:۳۲۳، وفی الهندية يعتبرآخرأيام النحر فی الفقروالغنی و الموت والولادة ، ج:۵ص:۲۹۲ ، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان .

(۲) قال فی البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه وقد صح ان رسول اللهﷺ ضحی بكبشين احدهما عن نفسه والاخرعمن لم يذبح من امته ،ردالمحتارج:۲ص:۳۲۲، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) فان كان متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام ،حتی لوكانت البقرة وحشية والثوراهليا لم تجزوقيل اذا نزا ظبی علی شاة اهلية فان ولدت شاة تجوزالتضحية وان ولدت ظبيا لاتجوزفتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۲۹،فصل اما محل اقامة الواجب،ط:سعيد.

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔(۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے۔(۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتى يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا .(۳)

---

(۱) وفى الينابيع :والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبى ، والذى يجن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحى عنه وليه من ماله فى الروايات المشهورة وروى أن الأضحية قبل ان يضحى بها لاتجب فى مال المجنون ، البحر ج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعيد.

(۲) ويضحى بالجماء والخصى والثولاء اى المجنونة ،الدرمع الرد ج:۵ص:۳۲۳. هنديه ج:۵ص:۲۹۸، الباب الخامس فى بيان محل كيفية الواجب . تكملة فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۴، ط:رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶. ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذى يرجع الى وقت التضحية .

(۳) رواه الترمذى ج:۱ص:۲۷۵، ابواب الاضاحى باب ماجاء فى افضل الاضحية ، ط:سعيد. مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثانى ط:قديمى كتب خانه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولادِ آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہوکر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔(۲)

مریل جانور

اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمريضة البين مرضها، الدرمع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثه الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه والذكروالانثى منه، هنديه ج:٥ ص:٢٩٧، ط:ماجديه، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب . البحرج:٨ ص:١٧٧، كتاب الاضحية ط:سعيد. شامى ج:٦ ص:٣٢٢، كتاب الاضحية، ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٩، فصل فى محل اقامة الواجب، ط:سعيد. و فى اصول التوحيد للامام الصفاروالتضحية بالديک والدجاجة فى ايام الاضحية ممن لااضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا فى الخلاصة، عالمگیری ج:٥ ص:٣٠٠، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب .

درست نہیں، البتہ اگر اتنا دبلا نہیں صرف کمزور ہے با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

''بت'' کے نام پر چھوڑا ہوا جانور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھیچھڑ، سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مسافر

☆...... مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۳)

☆...... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کرسکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆...... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آ گیا یا مقیم ہوگیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمهزولة التى لامخ فى عظامها ،الدرمع الرد ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعيد. فلومهزولتين لاتنقى لايجوز اذا ذهب مخ عظمها...... فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنقى اى لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال ،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٣، ط: سعيد.بدائع ج:٥ ص:٧٥،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.هنديه ج:٥ ص:٢٩٨، ط: رشيديه.

(۲) ولايعطى اجر الجزار منها لانه كبيع، لان كلامنهما معاوضة لانه انما يعطى الجزار بمقابلة جزره، والبيع مكروه فكذا مافى معناه، فان جزه تصدق بها اى فان فعل تصدق بالاجرة اى فيما لو آجرها ،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٨، ٣٢٩، ط:سعيد.بدائع ج:٥ ص:٨١،ط:سعيد.

(۳، ۴) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافر لاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها، رد المحتار ج:٦ ص:٣١٢، ط:سعيد.هنديه ج:٥ ص:٢٩٢،الباب الاول .بدائع ج:٥ ص:٦٣،=

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدلیا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (۲)

مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام ومؤذن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔ (۳)

مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

مسلمان کا ذبیحہ

☆...... مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحہ کے

= فصل اما شرائط الوجوب.

(۱) ولاتشترط الاقامة فی جمیع الوقت حتی لو کان مسافرا فی اول الوقت ثم اقام فی آخره تجب علیه .هندیه ج:۵ص: ۲۹۲، الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۶۱۵ .ط:سعید.

(۲) فان اشتری شاة للاضحیة ثم سافرله ان یبیعها ولایضحی بها ومن المشائخ من فصل بین الموسروالمعسر......وان کان معسرا ینبغی ان تجب علیه ، فتاوی هندیه ج:۵ص: ۲۹۲، ط: رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب.

(۳) فان بیع اللحم أوالجلدبه أی بمستهلک أوبدرهم تصدق بثمنه،الدرمع الردج:۶ ص: ۳۲۸، ویتصدق بجلدها الخ الدرمع الردج:۶ص:۳۳۸، وایضا فی شرح التنویر :ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لااباحة ،الدرمع الرد ج:۲ص:۳۴۴،باب المصرف. البحر ج:۲ ص:۲۴۳، باب المصرف، ط:سعید.تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۲،ط:ادارة القرآن.بدائع ج:۲ ص: ۳۹،ط:سعید.

(۴) وبالاقتداء یجب علی المرأة والمسافر،فتاوی هندیه ج:۱ص:۱۵۲، الباب السابع عشرفی صلوة العیدین ممایتصل بذلک تکبیرات ایام التشریق ط:رشیدیه .

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆...... ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔(۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کر لی تو ثواب ملے گا(۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(۶)

(۱، ۲) واماشرائط الذکاة منهاان یکون مسلما...... فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۵، کتاب الذبائح الباب الاول فی رکنه وشرائطه ،ط:رشیدیه . الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۶، کتاب الذبائح .

(۳) احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۱۰، کتاب الاضحیة والعقیقة ،ط:سعید.

(۴) ولاتجوزالتضحیة المهزولة التی لامخ فی عظامها،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۲۳، ط: سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۸،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.

(۵) امداد المفتین ج:۲ص:۶۸۵ .

(۶) اولها الغنی والغنی فیها من له مائتا درهم أوعرض یساوی مائتی درهم سوی مسکنه وخادمه وثيابه التی یلبسها واثاث البیت ،فالغنی فی الاضحیة ماهوالغنی فی صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجدیه . عالمگیری ج: ۵ =

مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆......قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

☆......اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جب تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

مکان کرایہ پر دیا ہے

☆......اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔ (۳)

= ص:۲۹۲.شامی ج:٦ص:۳۱۲.البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحية.تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:٦۴ ،فصل اماشرائط الوجوب.

(۱) ولواخرج الاضحية من المصرفذبح قبل صلوة العيد قالوا ان خرج من المصرمقدار مايباح للمسافرقصرالصلوة فى ذلک المكان جازالذبح قبل صلوة العيد والالا، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹٦، كتاب الاضحية الباب الرابع فيمايتعلق بالمكان والزمان ،ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۴ ،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.روى الحسن عن أبى يوسف يعتبرالمكان الذى يكون فيه الذبح ولايعتبرالمكان الذى يكون فيه المذبوح عنه وانما كان كذلک لان الذبح هوالقربة فيعتبرمكان فعلها لامكان المفعول عنه،بدائع ج:۵ص:۷۴، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد.

(۲) ولوكان الرجل بالسواد واهله بالمصرلم تجزالتضحية عنه الا بعد صلوة الامام ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹٦ ،الباب الرابع، ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۴،ط:سعيد.

(۳) اولها الغنى والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه =

☆......اپنا گھر چاہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہوا اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

مکروہ

☆......جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا(۲)، جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(۴)

☆......جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔(۶)

☆......کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۷)

= وخادمه وثيابه التى يلبسها و اثاث البيت ،فالغنى فى الاضحية ماهو الغنى فى صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .هنديه ج:۵ص: ۲۹۲. شامى ج:۶ص:۳۱۲.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،كتاب الاضحية.تكمله فتح القد ير ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴ ،فصل اما شرائط الوجوب .

(۱) أيضا

(۲) ويكره جرها برجلها الى المذبح ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۰ .

(۳) الحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه ،فتاوى هنديه ج:۵ص :۲۸۸، ط:رشيديه . الدرمع الرد ج:۲ص:۲۹۶.البحر ج:۸ص:۱۷۰ .ط:سعيد.

(۴) أيضا

(۵) أيضا

(۶) واذاذبحها بغيرتوجه القبلة حلت ولكن يكره ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۸، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۶۰ .

(۷) ويكره بغير الحديد وبالكليل من الحديد ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .

☆...... جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆...... جانور کولٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......ایک جانور کودوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......اس طرح سختی سے جانور کوذبح کرنا کہ سرالگ ہوجائے یاحرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(۴)

☆......گردن کےاوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......ذبح کے بعد جانور کوٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یاچمڑا اتارنا مکروہ ہے۔(۶)

ملازم

اگر ملازم نصاب کامالک ہےتو اس پر قربانی واجب ہے،سرکاری اورغیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کاحکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کامالک نہیں جوتنخواہ ملتی ہےوہ ماہانہ خرچ ہوجاتی ہے یاماہانہ کچھ بچت ہوجاتی ہےلیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہےتو

(۱) ویکرہ ان یحد الشفرۃ بین یدیہ ،فتاوی ھندیہ ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیہ.بدائع ج:۵ ص:۶۰،ط:سعید.

(۲) ویکرہ ان یضجعھا ویحد الشفرۃ بین یدیھا،فتاوی ھندیہ ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیہ . بدائع ج:۵ص:۶۰ .

(۳) (قولہ وکل تعذیب بلافائدۃ) منہ ذبح واحدۃ بحضرۃ اخری . طحطاوی علی الدر ج:۴ ص:۱۵۲، کتاب الذبائح .شامی ج:۶ ص:۲۹۶ .ھندیہ ج:۵ص:۲۸۸.

(۴) وکرہ النخع وقطع الرأس النخع وھوان یصل الی النخاع وھوخیط ابیض فی جوف عظم الرقبۃ وفی قطع الرأس زیادۃ تعذیب فیکرہ ، البحرج:۸ص:۱۷۰، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۵) وکرہ الذبح من القفا وفی الذبح من القفا زیادۃ الم فیکرہ ، البحرج:۸ص:۱۷۰، ط: سعید.

(۶) ویکرہ ان یکسررقبتھا قبل ان تسکن من الاضطراب ویکرہ ان یسلخ قبل ان یبرد، البحرج:۸ص:۱۷۰، کتاب الذبائح ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۰،ط:سعید.وکرہ کل تعذیب بلافائدۃ مثل (قطع الرأس والسلخ قبل أن تبرد) ای تسکن عن الاضطراب ، الدرمع الردج:۶ص:۲۹۶.

اس پر زکوۃ اور قربانی واجب نہیں ۔(۱)

منت مانی

☆......اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے ۔(۲)

☆...... اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے ۔(۳)

منٰی میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منی سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منی میں قربانی کرنیکا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی (۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الخ الدرمع الرد، كتاب الاضحية ، ج:٦ ص:٣١٢، ط: سعيد. عالمگیری ج:٥ ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ،الباب الاول فی تفسيرها. بدائع ج:٥ ص:٦٣ ، فصل فی شرائط الوجوب ، ط:سعيد. البحر ج:٨ ص:١٧٣ ، كتاب الاضحية ، ط: سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ ص:٤٢٥، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۲) قال فی البدائع :اما الذی يجب علی الغنی والفقير فالمنذور به بان قال لله علی ان اضحی شاة اوبدنة فتلزم بالنذر كسائر القرب والوجوب بالنذر يستوی فيه الغنی والفقير، رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ ص:٦١، كتاب التضحية ، ط:سعيد .

(۳) قال فی البدائع ولو نذران يضحی شاة وذلک فی ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحی بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء ،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٣ ، كتاب التضحية ، ط:سعيد.

(۴) والدليل عليه ماروی ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحر منها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلوة والسلام ثم اعطی المدية سيدنا عليا رضی الله عنه فنحر الباقين ، بدائع ج:٥ ص:٧٩، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية، ط:سعيد. البحر الرائق ج:٨ ص:١٧٩ ، ط:سعيد.

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

مہر اور قربانی

☆......اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحى كل سنة بشاتين ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵. بدائع ج:۵ص:۷۹، ط:سعيد. عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين املحين ذبحها بيده وسمى وكبرووضع رجله على صفاحهما ، مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثانى قديمى كتبخانه. رواه ابوداود ج:۲ص:۳۰باب مايستحب من الضحايا. والترمذى ج:۱ ص:۲۷۵،باب فى الاضحية بكبشين.

(۲) والمرأة بالمؤجل لا، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۴، ط: سعيد.وفى الهنديه: واما المؤجل الذى سمى بالفارسة (كابين) فالمرأة لاتعتبرموسرة بذلك وبالاجماع ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا ، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. وفى الهندية : والمرة تعتبرموسرة بالمهراذا كان الزوج مليا فى المعجل الذى يقال له بالفارسية (دست بيمان) هنديه ج:۵ص:۲۹۲.

(۴) قال فى البدائع : لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه ويحج عنه ، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶،ط:سعيد ......فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة ،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد. =

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دوطریقے ہیں۔(۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچادے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔(۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دوصورتیں ہیں، اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کردینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھا سکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔(۳)

= وعن حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت له ماهذا فقال ان رسول الله ﷺ اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه ،رواه ابوداود ج:۲ص:۲۹، ط:حقانیه . والترمذی ج:۱ص:۲۷۵،باب فی الاضحیة بکبشین ،ط:سعید.مشکوة ص:۱۲۸،الفصل الثانی ،ط:قدیمی کتبخانه .

(۱) قال ابن الملک یدل علی ان التضحیة تجوزعمن مات ،مرقاة المفاتیح ،ج:۳ص:۳۰۹، باب الاضحیة ، ط:امدادیه ،ملتان .

(۲) وان کان احد الشرکاء ممن یضحی عن میت جاز،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .ط:سعید.

(۳) (قوله عن میت) أی لوضحی عن میت وارثه بأمره ألزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها، وإن تبرع بها عنه له الأکل؛لأنه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ،شامی ج:۶ص: ۳۲۷، ۳۳۵، قبیل کتاب الحظروالاباحة ، ط:سعید.

میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہوتو ہرایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشنا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا، گنجائش ہوتو مردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے، اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔(۱)

میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرنا افضل ہے، اوراس کا ثواب میت کو پہچانا افضل ہے، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مال ادا کیا جاتا ہے، اور قربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ فدا کرنا بھی، اس لئے قربانی کرنا افضل ہے۔(۲)

میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کرسکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ھبہ کردیں، اوروہ قربانی کا ایک حصہ جس کے نام پر کرنا چاہے تھے، کردے، اس سے

(۱) عن جابرقال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین ....ذبح بیده وقال بسم الله والله اکبراللهم هذا عنی وعمن لم یضح من امتی ،مشکوة ص:۱۲۸، باب فی الاضحیة ،وفی روایة: اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به رواه مسلم ، مشکوة ص:۱۲۷ .قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) شراء الاضحیة بعشرة اولی من أن یتصدق بألف ؛لأن القربة التی تحصل باراقة الدم لاتحصل بالصدقة ، خلاصة الفتاوی ج:۴ص:۳۲۰،کتاب الاضحیة .

قربانی بھی ہو جائے گی، اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔(۱)

نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار ہے، نصاب کا مالک ہے، تو ان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) فلاتجوزالشاة والمعزإلا عن واحد وان كانت عظيمة تساوى شاتين ممايجوزان يضحى بهما .سمينة ،هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس .اورفتاوی رحیمیہ میں ہے :(سوال :۸۲) چھ آدمیوں نے مل کرقربانی کے بڑے جانور میں اپنا اپنا واجب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہوکرآنحضرت ﷺ کے لئے نفل قربانی کی نیت کرلی تو یہ درست ہے یانہیں؟

الجواب :ان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم ،درمختارمع الشامى ج:۶ص:۳۲۶.

روایت مذکورہ فقہیہ سے استحسانا جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دار فوت ہوگیا تو اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگیا اور اس حصہ کے مالک بن گئے اورانہوں نے اس ساتویں حصہ کے مالک ہونے کی حیثیت سے قربانی کی اجازت دے دی تو اس کی قربانی درست ہوگئی، اسی طرح صورت مسؤلہ میں چھ ساتھیوں نے ساتواں حصہ خرید کرحضور ﷺ کے لئے کردیا تو درست ہونا چاہیے، دوسرے علماء سے بھی دریافت کرلیا جائے۔ ج:۱۰ص:۵۷، کتاب الاضحیۃ، دارالاشاعت ۔اوپر جوحکم لکھا گیا ہے وہ قیاس ہے اورفتاوی رحیمیہ کی بات استحسان ہے لہٰذا ان دونوں قول میں تعارض نہیں ہے۔مؤلف.

(۲) (ويضحى عن ولده الصغيرمن ماله) صححه فى الهداية (وقيل لا) صححه فى الكافى قال: وليس للأب أن يفعله من مال طفله ورجحه ابن الشحنة ،قلت :وهوالمعتمد لما فى متن مواهب الرحمن من أنه أصح مايفتى به ، وعلله فى البرهان بأنه إن كان المقصود الاتلاف، ؛ فالأب لايملكه فى مال ولده كالعتق أوالتصدق باللحم ، فمال الصبى لايحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فليحفظ ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۶.وج:۶ ص:۳۳۵. ط:سعيد.

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کرسکتا ہے، اور "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔(۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگر چہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تاکہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔(۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ

---

(۱) وفی الولد الصغیرعن أبی حنیفة روایتان فی ظاهرالروایة یستحب ولایجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیه ،کتاب الاضحیة ،فصل فی صفة الاضحیة ووقت وجوبها ج:۳ص:۳۴۵، ط:ماجدیه.هندیه ج:۵ص:۲۹۳، شرائط الوجوب.بدائع ج:۵ ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب.تکمله فتح القدیر ج:۸ص: ۴۲۸. شامی ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۴.

(۲) ...... (فتحل ذبیحتهما ،ولو) الذابح (مجنوناأوامرأة أوصبیایعقل التسمیة والذبح) و یقدر. وفی الجوهرة :لاتؤکل ذبیحة الصبی الذی لایعقل والمجنون ، والسکران الذی لایعقل ،الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۷.

(۳) وشرط کون الذابح مسلما ،الدرمع الردج:۶ص:۲۹۶ .بدائع ج:۵ص:۴۵،فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .هندیه ج:۵ص:۲۸۵،ط:رشیدیه.

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔(۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

---

(۱) والنحر:فری الأوداج ، محله آخرالحلق ، ولونحرمایذبح وذبح ماینحریحل لوجود فری الأوداج ولکنه یکره ؛لأن السنة فی الابل النحروفی غیرها الذبح ،ألاتری ان الله تعالی ذکرفی الابل النحروفی البقروالغنم الذبح ، فقال سبحانه وتعالی : "فصل لربک وانحر" قیل فی التاویل أی :انحرالجزور، وقال الله عزشانه ان الله یأمرکم أن تذبحوا بقرة ، وقال تعالی وفدیناه بذبح عظیم ، بدائع ج:۵ ص: ۴۱.فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان. ان اصحاب النبی علیه الصلاة والسلام ورضی الله عنهم کانوا ینحرون الابل قیاما معقولة الید الیسری الخ بدائع ج:۵ص:۴۱، والاسهل فی الابل النحرلخلولبتها عن اللحم واجتماع اللحم فیماسواه من خلفها ، بدائع ج:۵ص:۴۱. هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح . البحرج:۸ص:۱۷۱. شامی ج:۶ص:۳۰۳، کتاب الذبائح .

(۲) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشروارادبعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفی روایة فلایاخذن شعرا ولایقلمن ظفرا وفی روایة من رائی ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائی ، ج:۲ص:۲۰۱، ط: قدیمی کتبخانه.مشکوة ص:۱۲۷،ط:قدیمی کتبخانه.وظاهرکلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة والاولی ان یقال المضحی یری نفسه مستوجبة للعقاب وهوالقتل ولم یؤذن فیه ففداه بالاضحیة وصارکل جزء منهما فداء کل جزء منه فلذلک نهی عن مس الشعروالبشرلئلا یفقد من ذلک قسط ماعند تنزل الرحمة و فیضان النورالالهی لیتم له الفضائل ویتنزه عن النقائص، مرقاة المفاتیح باب الاضحیة ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط:امدادیه .

(۳) ولاتجزئ الجدعاء وهی مقطوعة الانف ، هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه .الدرمع الردج:۶ص:۳۲۴، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعید.

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کر لی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی ،قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے،اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

(۱) فتجب التضحية على حرمسلم موسريسارالفطرة عن نفسه لاعن طفله ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۵، ط:سعيد. وجميع ماذكرنا من الشروط يستوى فيها الرجل والمرأة لان الدلائل لاتفصيل بينهما ، بدائع ج:۵ ص:۶۴ ، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. واما شرائط الوجوب منهااليساروهومايتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الاضحية ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۹۲ ، ط:رشيديه . لہذا اگر مرد صاحب نصاب ہے اور وہ اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہ گئی ۔ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضائها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ، هنديه ج:۵ ص: ۲۹۴، ط:رشيديه .

(۲) وياكل من لحم الاضحية هذا فى الاضحية الواجبة والسنة سواء ...... اذا لم تكن واجبة بالنذروان وجبت به فلاياكل منها شيئا ولايطعم غنيا سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق ، والحاصل ان التى لايؤكل منها هى المنذورة ابتداء ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۷، ط:سعيد.وفى الهنديه :واما فى الاضحية المنذورة سواء كان من الغنى اوالفقيرفليس لصاحبها ان ياكل ولايؤكل الغنى ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .

نشان

جس جانورکوزمین جوتنے اور مارنے سے بدن پرزخم یانشان پڑگیاہواس کی قربانی درست ہے،البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔(۱)

نصاب قربانی

''قربانی کس پرواجب ہے'' کےعنوان کودیکھیں۔

نیت

☆......قربانی صحیح ہونے کے لئےقربانی کی نیت سے جانورخریدنایاذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرناضروری ہے،ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانورخریدا،عین ذبح کےوقت قربانی کرنے والے کونیت کاخیال نہ رہاتو قربانی ہوجائے گی۔(۳)

نیت درست نہیں

اگرقربانی کے جانورمیں شریک افرادمیں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی،نہ ہی واجب اداکرنے کی نیت کی،بلکہ گوشت کھانے،یاشادی کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو

---

(۱) کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال اوالجمال علی الکمال یمنع الاضحیة ومالایکون بهذه الصفة لایمنع ،ظاہر ہے کہ زخم کا یہ عیب پوری منفعت کوختم نہیں کرتالہذا یہ قربانی کومانع نہیں۔
فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشیدیه .وفی الشامیة :والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة ،ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۳، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعید.

(۲) اذا اشتری شاة ینوی بها الاضحیة وعن محمد فی المنتقی اذا اشتری شاة لیضحی بها و اضمر نیة التضحیة عند الشراء تصیراضحیة کما نوی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۴،ط: رشیدیه.

(۳) ذبح المشتراة لها بلانیة الاضحیة جازت اکتفاء بالنیة عند الشراء ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشیدیه . الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذر.

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔(۱)

نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی، اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہوجائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔(۲)

نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں، قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی سماعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے، اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔ پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وان کان کل واحد منهم صبیا اوکان شریک السبع من یرید اللحم ...... لایجوز للآخرین ...... والمسلم لواراد اللحم لایجوزعندنا ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشیدیه.وهکذا فی البدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط: سعید. وردالمحتارج:۶ص:۳۲۶، ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعید.

(۲) قد علم ان الشرط قصد القربة من الکل وشمل مالوکان احدهم مریدا للأضحیة عن عامه عن الماضی تجوزالاضحیة عنه ونیة اصحابه باطلة وصاروا متطوعین وشمل مالوکانت القربة واجبة علی الکل اوالبعض اتفقت جهاتها اولاکاضحیة واحصار...... لان المقصود من الکل القربة وکذا لواراد بعضهم العقیقة عن ولد قد ولد له من قبل لان ذلک جهة التقرب بالشکرعلی نعمة الولدفقد اراد القربة ، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶، ط:سعید. فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا،البحرج:۸ص:۱۷۷ .وفی البدائع :ان الجهات و ان اختلفت صورة فهی فی المعنی واحد لان المقصود من الکل التقرب الی الله ، بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ، ط:سعید.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل اوالبقرفی کل جنس نوعه =

(و)

واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہو سکتے ہیں۔(۱)

وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور ناتجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(۲)

وصیت

☆......اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہو سکے تو اس وصیت کی رو سے ولی یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔(۳)

= و الذکروالانثی منہ، ھندیہ ج:۵ص:۲۹۷.الباب الخامس فی بیان محل اقامۃ الواجب ، ط:رشیدیہ.البحر ج:۸ص:۱۷۷،کتاب الاضحیۃ ، ط: سعید. شامی ج:٦ص:۳۲۲، کتاب الاضحیۃ ،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:٦۹ ، فصل فی محل اقامۃ الواجب ، ط: سعید. کفایت المفتی ج:۸ص:۱۹۱.

(۱) ولوارادوا القربۃ الاضحیۃ اوغیرھا من القرب اجزأھم سواء کانت القربۃ واجبۃ اوتطوعا اووجبت علی البعض دون البعض ، بدائع ج:۵ص: ۷۱، ط:سعید. فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب .

(۲) احسن الفتاوی ج:٦ص:۴۹۷، کتاب البیوع ،ط:سعید.

(۳) ولواوصی بان یشتری بقرۃ بجمیع مالہ ویضحی بھاعنہ فمات ولم تجزالورثۃ فالوصیۃ جائزۃ بالثلث بلاخلاف ویشتری بالثلث شاۃ ویضحی بھا عنہ ،ھندیہ ج:۵ص:۳۰٦، الباب التاسع فی المتفرقات ، ط:رشیدیہ .ولواوصی ان یضحی عنہ فی عام من ثلث مالہ جاز، فتاوی بزازیہ علی ھامش الھندیہ ج:٦ص:۲۹۵، ط:رشیدیہ .

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆......اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔(۲)

وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

---

(۱) من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعید.فتاوی خانیه علی هامش الهندیه ج:٦ ص:٢٩٥، ط:رشیدیه . قال فی البدائع ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسوالله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عمن لایذبح من امته ...... فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصیبه للقربة ، بدائع ج:۵ ص:٧٢، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعید رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعید.

(۲) والمختارانه ان بأمرالمیت لایأکل منها والا یاکل ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦، و الحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء ......والتی ضحی بها عن المیت بأمره علی المختارشامی ج:٦ ص:٣٢٧، ط:سعید.فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:٦ ص:٢٩٠، السابع فی التضحیة عن الغیرط:رشیدیه .

نہ کرے وہ میری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے ۔یعنی وہ اللہ تعالی کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں ۔(۱)

وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگر کوئی شخص وکیل بن کر لوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس پر ہر شخص کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوگا اگر کسی کی رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

اگر وکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے لیکن اجرت کی رقم ابتدا ہی سے متعین کرنا ضروری ہے ۔(۲)

ولیمہ

☆......بعض نے قربانی کے لئے اور بعض نے ولیمہ کے واسطے ایک ہی بڑے جانور میں حصہ خریدا ہو تو یہ جائز ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں ۔

☆......ولیمہ مسنونہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی ۔(۳)

---

(۱) من وجد سعة لأن يضحى فلم يضح فلايحضر مصلانا ،مشکوۃ ،باب فی الاضحیة ، ص: ۱۲۷ . ابن ماجه ص:۲۲٦ ، ابواب الاضاحی ،ط:قدیمی کتب خانه . بدائع الصنائع ج:۵ ص: ٦۴ ،فصل اما فی شرائط الوجوب. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۳ .ط :سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۴۵، ط:دارالاشاعت ، کتاب الاضحیة .

(۳) ولوارادوا القربة الاضحية اوغيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا ، وسواء اتفقت جهات القربة اواختلفت ،كذا اذا اراد احدهم الوليمة وهی ضيافة التزويج و ينبغی ان يجوزلانها تقام شكرا لله تعالی علی نعمة النكاح وقد وردت السنة بذلک عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولوبشاة ، فاذا قصد بها الشكرواقامة السنة فقد اراد بها التقرب الی الله. بدائع الصنائع ج:۵ص: ۷۱،۷۲، فصل فی شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد.فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۴ الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فی الضحايا ، ط: رشيديه . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷ ، ط:سعيد. ردالمحتار ج:٦ ص:۳۲٦،ط:سعيد.

ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، لہذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

یہود کا ذبیحہ

اگر یہود ونصاری اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائنس پرست اور نجوم رست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود ونصاری کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود ونصاری ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور جوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال وافعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود ونصاری کو ''اہل کتاب'' کہنا صحیح نہیں، اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

---

(۱) ولایجوزفی الأضاحی شئ من الوحش ، عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة ، باب :۵ وان ضحی بظبیة وحشیة انست وببقرة وحشیة انست لم تجز، عالمگیری ج: ۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة ،باب :۵ بدائع الصنائع ج:۵ص: ۶۹ ،فصل اما فی محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷ ،ط:سعید.شامی ج:۶ص: ۳۲۲.ط:سعید.

(۲) وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم. سورة المائدة آیت:۵

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے (۱)۔ اور نصاری کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱) روی ابن الجوزی بسنده عن علی رضی الله عنه قال :لاتأكلوا من ذبائح نصاری بنی تغلب فإنهم لم يتمسكوا من النصرانية بشئ إلا شربهم الخمر، رواه الشافعی رحمه الله بسند صحيح عنه، تفسیر المظهری ج:۳ص:۳۴، سورة المائدة ،آیت:۵